Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 9

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

2 جمادی الثانی 1438 ہجری قمری 2/امان 1396 ہجری شمسی 2 مارچ 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 24 فروری 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے
وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دُنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائیگی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کیلئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کرینگے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی، وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔

(روحانی خزائن، جلد 20، الوصیت، صفحہ 308)

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کے حال جانتا ہے اس لئے ہمارے دِکھاوے کے عمل اُس کے ہاں قبول نہیں ہوتے
مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی عبادتوں اور اپنی دعاؤں کو خالص کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں، استغفار پر زور دیں، صدقہ اور خیرات کی طرف توجہ کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مورخہ 24 فروری 2017، بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل دنیا کے جو حالات ہیں سب کے علم میں ہیں۔ ہر جگہ فساد اور فتنہ برپا ہے۔ اسلام مخالف قوتیں ان حالات کا ذمہ دار مسلمانوں کو ٹھہراتی ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ بعض مسلمان گروہ اور تنظیمیں اسلام کے نام پر ایسی حرکات کر رہی ہیں جو ظلم و بربریت کے علاوہ کچھ نہیں اور اسلام کی تعلیم کا اس سے دُور کا بھی واسطہ نہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک منصوبہ بندی کے تحت مسلمانوں کے اندر یہ حالات پیدا کئے گئے ہیں اور کئے جا رہے ہیں۔ اسلام کو نقصان عموماً خود غرض مسلمانوں اور منافقین نے ہی پہنچایا ہے جو اپنے مفادات کے لئے ایسی طاقتوں کا آلہ کار بنتے رہے ہیں۔ بہر حال دنیا کے عمومی حالات خراب ہیں۔ بعض مسلمانوں کے غلط عمل کی وجہ سے اسلام مخالف طاقتوں کو اسلام کو بدنام کرنے کا خوب موقع مل رہا ہے۔ ظاہر ہے ہم احمدی مسلمان بھی اس وجہ سے اس کا نشانہ بنتے ہیں۔ گو ہمیں جاننے والے جانتے ہیں کہ احمدیت کی تعلیم اور عمل محبت پیار اور بھائی چارے کے علاوہ کچھ نہیں لیکن عام لوگ ہمیں بھی اسی طرح خیال کرتے ہیں جیسا کہ میڈیا نے عام تصور مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں پھیلایا ہوا ہے۔ بعض ملکوں کی قوم پرست تنظیمیں اور پارٹیاں کوئی بات سننا ہی نہیں چاہتیں اور صرف منفی رویے اور سوچیں اور اس کے مطابق عمل پر ہی زور ہے۔ اس مخالفت کا جرمنی کے مشرقی حصہ میں بھی سامنا ہے اور ہالینڈ میں بھی جہاں عنقریب انتخابات ہونے والے ہیں۔ اسی طرح یورپ کے اَور ملکوں میں بھی رائٹسٹ اب زور پکڑ رہے ہیں اور امریکہ کا حال تو سامنے ہی ہے اور پھر احمدی نہ صرف مسلمان ہونے کی حیثیت سے بلکہ مسلمان ممالک میں بھی احمدی ہونے کی حیثیت سے ان سختیوں سے گزر رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ہم نے آنے والے منادی کو جو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آیا مان لیا۔ پاکستان میں تو ظالمانہ قانون کی وجہ سے مولوی کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے اور مولوی کے ڈر سے عدالتیں بھی انصاف نہ کرنے پر مجبور ہیں لیکن اب الجزائر میں بھی عدالتوں نے یہی رویے اپنا لئے ہیں کہ نام نہاد مولوی کے ڈر سے معصوم احمدیوں کو جیل میں غلط الزام لگا کر بھیجا جا رہا ہے۔ اس وقت بھی وہاں سولہ احمدی احمدیت کی وجہ سے جیل کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ ایسے میں ایک احمدی کو کیا کرنا چاہئے۔ ہمارے پاس نہ دنیاوی حکومت ہے نہ ہی دنیاوی دولت اور تیل کا پیسہ ہے۔ ہاں ایک چیز ہے جس کی طرف دنیا کے ہر احمدی کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اور وہ ہے عبادات صدقات اور استغفار کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا۔ یہی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لاتی ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے رحم کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ انسان کے اندر بے شمار کمزوریاں ہوتی ہیں بسا اوقات ہم دنیاوی کاموں کی مصروفیت کی وجہ سے اپنی عبادتوں کی ادائیگی کا بھی حق ادا نہیں کرتے۔ کوئی ذاتی مشکل آئے تو صدقے کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے ورنہ نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے اور اس کے رحم کو جوش دلانے والا اور دشمنوں اور مخالفین کی کوششوں کو ناکام و نامراد کرنے والا بننا ہے تو ہمیں ان باتوں کی طرف بہر حال توجہ دینی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی بخشش کو حاصل کرنے والے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں توبہ اور استغفار اور صدقات قبول کرتا ہوں تو یہ اس لئے کہ تم توبہ اور استغفار کی طرف توجہ دو تا کہ تمہاری مشکلات دُور کروں تمہاری بے چینیاں دُور کروں تمہیں اپنے قریب کروں، تمہارے گزشتہ گناہوں کو معاف کروں تمہیں صحیح عبد بننے کی توفیق عطا کروں تم پر اپنا رحم کروں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ ہُوَ یَقۡبَلُ التَّوۡبَۃَ عَنۡ عِبَادِہٖ وَیَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰہَ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ یعنی کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں صدقہ صدق سے لیا گیا ہے جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دیتا ہے تو معلوم ہوا خدا تعالیٰ سے صدق رکھتا ہے سچائی کا تعلق رکھتا ہے۔ دعا کے ساتھ قلب پرسوز و گداز اور رقت پیدا ہوتی ہے۔ دعا میں ایک قربانی ہے۔ صدق اور دعا اگر یہ دو باتیں میسر

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

میں اس بات کی اہمیت پر بھی زور دینا چاہتا ہوں کہ جس حد تک ممکن ہو سکے آپ اور آپ کی فیملی mta کے پروگرام دیکھا کریں آپ نہ صرف میرے خطباتِ جمعہ بلکہ میرے خطابات اور تقاریر جو میں مختلف مواقع اور تقریبات میں کرتا ہوں بغور سنا کریں

پیغام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ منعقدہ ستمبر 2016

پیارے افراد جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ 16، 17 اور 18 ستمبر 2016ء کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم کامیابی سے نوازے اور اس جلسہ میں شریک ہونے والوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ اس منفرد مذہبی اجتماع سے روحانی فائدہ اٹھائیں اور بے شمار برکات حاصل کریں۔

میں نے اپنے خطبات میں بارہا اس بات کی اہمیت پر زور دیا ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کے ہر پہلو پر مکمل عمل کرتے ہوئے حقیقی احمدی بننے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ ہم احمدی آپؑ پر ایمان لائے ہیں اور آپؑ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہم نے اپنے آپ کو وقف کرنے کا عہد کیا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہم بہترین احمدی مسلمان بن کر اس زمین پر اسلام کا قابل تقلید نمونہ ہوں۔

اِن عظیم الشان مقاصد کے حصول کے لئے احبابِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریں، اپنا ذاتی جائزہ لیں اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے اور اپنے اخلاق کی بلندی کے لئے مسلسل جدو جہد کرتے رہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ہم اپنا جائزہ لیں اور اپنے رویّوں کی نگرانی کریں اور اپنے روزمرّہ کے معاملات اور اعمال میں بہتری لائیں تا کہ ہم اس بلند معیار تک رسائی حاصل کر سکیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ماننے والوں سے توقع رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھایا ہے کہ:

''وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقت نماز باجماعت کے پابند ہوں، وہ جھوٹ نہ بولیں، وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں، وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔'' (مجموعۂ اشتہارات جلد 3 صفحہ 46)

یاد رہے کہ خلافت احمدیہ کا کام ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو جاری رکھے اس لئے میں آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے کی اہمیت کو سمجھیں۔ ہر احمدی بیعت کے وقت اس بات کا عہد کرتا ہے کہ وہ شرائطِ بیعت کی پابندی کرے گا اور ہر معروف امر میں خلیفۂ وقت کی اطاعت کرے گا۔ اس لئے آپ احمدیوں کے لئے ضروری ہے کہ جب آپ خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر بیعت کریں تو بیعت کی شرائط کو پورے دل سے پورا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اگر ہر احمدی خلیفۃ المسیح کی ہدایات پر سنجیدگی سے عمل کرے گا تو اس سے اطاعت اور اتحاد کا ایک بلند معیار قائم ہوگا اور نتیجۃً تبلیغِ اسلام اور خدمتِ انسانیت کے نئے راستے کھلیں گے۔ تبلیغ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے اور اس میں کامیابی کے لئے آپ کا اپنا پاکیزہ نمونہ ایک بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اگر آپ کے اعمال اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں اور اعمال اور اقوال قرآنِ کریم کے احکامات کے تابع ہیں اور آپ اس رنگ میں لوگوں سے سلوک کرتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواہش کی ہے تو یہ رویّہ احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کے لئے نہ صرف سوئٹزرلینڈ کے رہنے والوں کے لئے بلکہ تمام دُنیا کے انسانوں کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہوگا۔

علاوہ ازیں مَیں اس بات کی اہمیت پر بھی زور دینا چاہتا ہوں کہ جس حد تک ممکن ہو سکے آپ اور آپ کی فیملی mta کے پروگرام دیکھا کریں اور دوسرے احبابِ جماعت کو بھی mta دیکھنے کی تلقین کرتے رہیں۔ روزانہ کم از کم ایک وقت مقرر کریں جس میں آپ اپنی دلچسپی کے مطابق mta کے پروگرام دیکھا کریں۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ نہ صرف میرے خطباتِ جمعہ بلکہ میرے خطابات اور تقاریر جو میں مختلف مواقع اور تقریبات میں کرتا ہوں بغور سنا کریں۔ میری اس نصیحت کے نتیجہ میں آپ کا احمدیت اور اسلام کے بارہ میں علم ترقی کرے گا بلکہ آپ کے ایمان میں بھی ایک تقویت اور تازگی آئے گی۔

آخر میں میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ''ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ وغم دور فرما دے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔'' (مجموعۂ اشتہارات جلد 1 صفحہ 342، اشتہار 7 / دسمبر 1892)

میری دعا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب دعائیں آپ کے ساتھ ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو ایک بڑی بھاری کامیابی سے نوازے اور آپ سب کو توفیق عطا کرے کہ آپ تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اپنی زندگیوں میں ایک حقیقی انقلاب لائیں اور آپ پاکیزگی، نیک رویّہ، خدمتِ اسلام اور خدمتِ خلق میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔ ☆

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 27 جنوری 2017)

اپنی عائلی زندگی میں، گھریلو زندگی میں اپنے نمونے ایسے قائم کریں جو ایک مربی کی، ایک مبلغ کی شایان شان ہوں اور جو نمونے جماعت کے سامنے جس طرح مربی نے پیش کرنے ہیں اسی طرح ان کی بیویوں کو بھی اپنے نمونے پیش کرنے چاہئیں

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14 دسمبر 2014ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اس وقت مَیں تین نکاحوں کے اعلان کروں گا جن میں سے دو تو ہمارے مربیان کے نکاح ہیں اور ایک نکاح جس میں دلہن، لڑکی واقفۂ نو ہے۔ مربیان کا کل جامعہ احمدیہ میں فنکشن تھا، جس میں Convocation تھی، جس میں ان کو سندات دی گئیں۔ یہ دونوں اسی سال فارغ ہوئے ہیں، ان کو تو کل میں نے کافی واضح کر کے ان کی ذمہ داریوں کے متعلق بتا دیا تھا کہ کیا کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اور ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے ان کو اپنے نمونے بنانے ہوں گے۔ اپنی مثالیں پیش کرنی ہوں گی۔ اور یہ مثالیں گھر کے جو رشتے ہیں ان سے شروع ہوتی ہیں۔ اپنے اہل وعیال سے، اپنے والدین سے، اپنے بہن بھائیوں سے اور اس نئے قائم ہونے والے رشتہ سے (جو میں نے پہلے کہہ دیا ہے) بیوی سے جو عائلی تعلقات ہیں ان سے ذمہ داریاں شروع ہوتی ہیں۔ ان میں یہ نمونہ دکھانے کا آغاز ہوتا ہے۔

پس اپنی عائلی زندگی میں، گھریلو زندگی میں اپنے نمونے ایسے قائم کریں جو ایک مربی کی، ایک مبلغ کی شایان شان ہوں۔ لیکن مربیان سے شادی کرنے والی لڑکیاں اور بچیاں جو ہیں ان کو بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ وہ مربی کی اور مبلغ کی بیوی بننے والی ہیں یا بننے جا رہی ہیں اور اس لحاظ سے وہ بھی چاہے واقف زندگی ہوں یا نہ ہوں لیکن مربی کی بیوی بننے کے بعد واقف زندگی بن جاتی ہیں اور ان کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہئے۔ جہاں انہیں اپنی گھریلو ذمہ داریوں کو نبھانا ہے وہاں جس جگہ بھی مربی کو کام پہ لگایا جاتا ہے، مبلغ کو کام پہ لگایا جاتا ہے، وہاں جو اس کی جماعتی ذمہ داریاں ہیں ان میں بھی ہاتھ بٹانا ہے اور جو نمونے جماعت کے سامنے جس طرح مربی نے پیش کرنے ہیں اسی طرح ان کی بیویوں کو بھی اپنے نمونے پیش کرنے چاہئیں۔ جب یہ نمونے قائم ہوں گے تو تبھی یہ گھریلو مثالیں جو ہیں جماعت میں بھی ایک عزت اور وقار قائم کرنے والی ہوں گی اور جماعت میں بھی تربیت کا ذریعہ بنیں گی۔ پس اس لحاظ سے دونوں فریقین کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے۔

لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا ایک نکاح مربی سلسلہ کا تو نہیں لیکن بچی واقفۂ نو ہے۔ ایک عام احمدی کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نکاح کے موقع پر جب دو رشتے قائم ہو رہے ہوتے ہیں تو لڑکا اور لڑکی دونوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جو تلاوت کی جاتی ہیں کافی نصیحت فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہی ہے کہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے سچائی پر قائم رہو۔ ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرو۔ ایک دوسرے کے رِحمی رشتوں، ماں باپ، بہن بھائیوں کا خیال رکھو اور آپس میں بھی محبت اور تعلق کو بڑھاؤ اور اس لئے بڑھاؤ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اس لئے بڑھاؤ کہ آئندہ نسلیں جو تمہارے سے پیدا ہونی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ نیکیوں پر قائم رہنے والی ہوں اور اللہ تعالیٰ کے دین پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والی ہوں۔ پس ان باتوں کو ہمیشہ نئے قائم ہونے والے رشتوں کو سامنے رکھنا چاہئے۔ ان الفاظ کے بعد اب مَیں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ دُرِّثمین رانا بنت مکرم داؤد احمد رانا صاحب مرحوم کا ہے جو عزیزم عبدالخبیر رضوان مربی سلسلہ کے ساتھ، تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے جو مکرم عبدالکبیر صاحب (جرمنی) کے بیٹے ہیں۔ دلہن کے بھائی مکرم بہزاد احمد رانا صاحب ان کے وکیل ہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا اور مکرم عبدالخبیر رضوان صاحب کے آہستہ بولنے پر فرمایا:

اونچا کہوناں۔ اتنی آواز ابھی نہیں نکل رہی تو میدان عمل میں جا کر کس طرح آواز نکلے گی۔

اسکے بعد حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نبافہ انعم بنت مکرم محمد امجد صاحب (بہاولپور) کا ہے جو عزیزم رضا احمد مربی سلسلہ کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے جو مکرم مظفر علی صاحب کے بیٹے ہیں۔ دلہن کے وکیل ان کے خالو محمد امجد صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا اور دریافت فرمایا: خالو اور والد دونوں کا نام امجد ہے؟ جس پر اثبات میں جواب عرض کیا گیا۔

پھر حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ دُرِّعدن بھٹی واقفۂ نو کا ہے جو مکرم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم نوید عمران مغل ابن مکرم منور احمد مغل صاحب (کارڈف) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا۔ اور پھر فرمایا: ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن، بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 3 فروری 2017 صفحہ 2)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور اس کے دین کو سمجھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مسیح موعود اور مہدی معہود کا مقام دے کر بھیجا اور دنیا کو کہا کہ اپنی سچی اور حقیقی تڑپ اور تسکین کے سامان کرنے کے لئے مسیح موعود کی بیعت میں آ ؤ، اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستوں کو حاصل کرو، اپنی عبادتوں کی حقیقت کو پاؤ، اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھو، اللہ تعالیٰ مختلف طریق سے تڑپ رکھنے والوں کی سچائی کی طرف رہنمائی فرماتا ہے اور ان کے ایمانوں میں اضافہ کرتا ہے *

جماعت احمدیہ کا ماضی بھی اور حال بھی ایسے واقعات سے بھرا پڑا ہے اور ہر روز دنیا کے کسی نہ کسی گاؤں، شہر اور ملک میں ایسے واقعات ہو رہے ہوتے ہیں جو نہ صرف ان نئے، ہدایت پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے والوں کے ایمانوں میں اضافے کا موجب بنتے ہیں اور ان میں مضبوطی پیدا کرتے ہیں بلکہ پرانے احمدیوں اور پیدائشی احمدیوں کے ایمانوں کو بھی تازہ کرتے ہیں اور ان کے ایمانوں میں اضافے کا باعث بنتے ہیں *

اللہ تعالیٰ کی طرف سے سعید فطرت اور حق کی متلاشی روحوں کی حق وصداقت کی طرف ہدایت اور راہنمائی اور تائید ونصرت کے روح پرور واقعات کا تذکرہ

مجھے کئی لوگ خط لکھتے ہیں کہ ہم نے جس طرح اللہ تعالیٰ سے تسلّی پا کر اور نشان دیکھ کر بیعت کی ہے اور احمدیت کو قبول کیا ہے ہمارے ایمان کو کوئی بھی نہیں ہلا سکتا، ہمیں کسی مزید دلیل کی ضرورت بھی نہیں ہے *

اللہ تعالیٰ مختلف ذرائع سے دین کو سمجھنے اور سچائی کے پانے کے لئے راستے کھولتا ہے، کبھی خوابوں کے ذریعہ سے اور کبھی تبلیغ کے ذریعہ سے، کبھی کسی کو جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارے میں کوئی کتاب یا لٹریچر مل جائے تو اسے پڑھ کر کبھی کوئی کسی احمدی کے اخلاق سے متاثر ہو کر احمدیت اور حقیقی اسلام قبول کرتا ہے، آج کل بہت سے لوگ ہیں جو mta کے ذریعہ بھی حقیقی اسلام کا علم پا کر احمدیت میں داخل ہوتے ہیں *

ہم میں سے ہر ایک کا یہ کام ہے کہ درد کے ساتھ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور ہر شخص تک پہنچانے کے لئے دعائیں بھی کریں اور کوشش بھی کریں یہ کام آج مسیح محمدی کے غلاموں کا ہی ہے کہ اسلام کا پیغام پہنچائیں، ہمارا کام تو اللہ تعالیٰ خود آسان کر رہا ہے۔ کسی کو خواب کے ذریعہ سے تو کسی کو کسی اور ذریعہ سے رہنمائی کر رہا ہے۔ پس اگر ہم نے حق بیعت ادا کرنا ہے تو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں بننے کی کوشش کرنی چاہئے *

خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10 فروری 2017ء بمطابق 10 تبلیغ 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

دنیا میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ دنیا داری میں انسان ڈوبتا چلا جا رہا ہے۔ دنیاوی سامانوں کے حصول کے لئے ایک افراتفری پڑی ہوئی ہے، ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ کو اور دین کو ایک ثانوی حیثیت دی جاتی ہے بلکہ ایسے دنیا دار ہیں اور ان کی تعداد بڑھ رہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہی انکاری ہیں اور دین کو نعوذ باللہ ایک لغو چیز خیال کرتے ہیں۔ لیکن ایسے وقت میں ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تلاش میں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والے دین کی تلاش میں ہیں جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو سچے مذہب اور دین کو پہچاننا چاہتے ہیں۔ سچے دین کی تلاش کر کے اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں، بے چین ہوتے ہیں۔ اور یقیناً جب ایک درد کے ساتھ نیک بندے اس کوشش میں ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کی رہنمائی فرماتا ہے، انہیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ مختلف ذریعوں سے ان کی تسکین اور حقیقی دین کو سمجھنے کے سامان کرتا ہے۔ ان کے ایمان ویقین میں اضافہ کرتا ہے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور اس کے دین کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مسیح موعود اور مہدی معہود کا مقام دے کر بھیجا اور دنیا کو کہا کہ اپنی سچی اور حقیقی تڑپ اور تسکین کے سامان کرنے کے لئے مسیح موعود کی بیعت میں آ ؤ۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستوں کو حاصل کرو۔ اپنی عبادتوں کی حقیقت کو پاؤ۔ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھو۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مختلف طریق سے تڑپ رکھنے والوں کی سچائی کی طرف رہنمائی فرماتا ہے اور ان کے ایمانوں میں اضافہ کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا ماضی بھی اور حال بھی ایسے واقعات سے بھرا پڑا ہے اور ہر روز دنیا کے کسی نہ کسی گاؤں، شہر اور ملک میں ایسے واقعات ہو رہے ہوتے ہیں جو نہ صرف ان نئے ہدایت پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے والوں کے ایمانوں میں اضافے کا موجب بنتے ہیں اور ان میں مضبوطی پیدا کرتے ہیں بلکہ پرانے احمدیوں اور پیدائشی احمدیوں کے ایمانوں کو بھی تازہ کرتے ہیں اور ان کے ایمانوں میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ اس وقت میں چند ایسے واقعات یا لوگوں کے تجربات بیان کروں گا کہ کس طرح خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے لوگوں کی ہدایت کے سامان کرتا ہے۔

امیر صاحب گیمبیا ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ نیامینا ایسٹ ڈسٹرکٹ (Niamina East Dist.) کے گاؤں کی ایک خاتون سسٹر کانی فاٹی جن کی عمر 65 برس ہے گزشتہ دس سال سے پاؤں کی تکلیف میں مبتلا تھیں اور کہیں سے بھی ان کا علاج نہیں ہو رہا تھا۔ اس تکلیف کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے بھی قاصر تھیں۔ علاج کے سلسلہ میں اپنے گاؤں سے دُور ایک جگہ ہے بن سنگ (Bansang)، اس علاقے میں گئیں جہاں اتفاق سے انہیں ایم ٹی اے پر میرا خطبہ سننے کا موقع مل گیا۔ موصوفہ جب اپنے گاؤں واپس آئیں تو خواب میں انہیں بتایا گیا کہ تم نے ٹی وی پر جس کو دیکھا تھا اسی کے پیچھے چلو کیونکہ وہ صحیح اور نجات کا راستہ تمہیں بتا رہا ہے۔ چنانچہ موصوفہ نے اس خواب کے بعد بیعت کر لی۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بیعت کرنے کی دیر تھی کہ ان خاتون کی پاؤں کی تکلیف جاتی رہی اور اس وجہ سے ان کے ایمان میں بڑا اضافہ ہوا اور اب وہ سارے گاؤں میں تبلیغ کرتی ہیں۔ لوگوں کو بتاتی ہیں کہ کس طرح ان کی تکلیف جماعت احمدیہ میں شمولیت کی برکت سے دور ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ نے بھی جس کو اس کی نیکی پر بچانا ہوتا ہے یا کسی کی کوئی نیکی پسند آتی ہے تو اس کے لئے عجیب عجیب طریق سے ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ ایک دنیا دار آدمی کہہ سکتا ہے کہ یہ گاؤں کی رہنے والی ایک جاہل اَن پڑھ عورت ہے۔ اس کے دل کا وہم ہو گا۔ لیکن جس کو اللہ تعالیٰ ایمان کی دولت دے کر پھر اس میں مضبوط کرتا ہے وہ ایسے دنیا داروں کو جاہل سمجھتے ہیں۔

اسی طرح برکینا فاسو جو مغربی افریقہ کا ایک فرانسیسی بولنے والا ملک ہے۔ صحارا کے قریب ہے بلکہ کچھ حصہ بھی اس میں شامل ہے۔ اس دُور دراز ملک میں رہنے والے ایک شخص کی اور صرف ملک ہی دور نہیں بلکہ اس ملک میں بھی ایک چھوٹے سے قصبے میں یا گاؤں میں رہنے والے کی اللہ تعالیٰ نے کس طرح رہنمائی فرمائی۔ اس بارے میں مبلغ انچارج نے لکھا کہ لیو (Leo) ریجن کی ایک جماعت کے ایک دوست سوادو (Sawadogo) صاحب نے جلسہ سالانہ جرمنی کے بعد احمدیت قبول کی۔ وہ بتاتے ہیں کہ وہ باقاعدگی سے جماعت احمدیہ کا ریڈیو سنتے تھے اور اگر کوئی جماعت کا وفد ان کے گاؤں تبلیغ کرنے آتا تو گاؤں کا بااثر فرد ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں کہ مَیں ان کا خوب خیال رکھتا اور تبلیغ کا اہتمام بھی کرواتا۔ احمدی نہیں تھے لیکن احمدیوں کے ہمدرد تھے۔ کچھ عرصہ بعد مولویوں کو اس بات کا علم ہوا تو یہ کہتے ہیں وہ مولوی میرے پاس آئے اور آ کر کہنے لگے کہ تم احمدیہ ریڈیو بالکل نہ سنا کرو اور نہ ہی احمدیوں سے میل ملاپ رکھو کیونکہ یہ تمہارے اسلام کو خراب کر دیں گے۔ کہتے ہیں کہ

مولویوں کی باتوں کی وجہ سے مَیں نے احمدیوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا اور احمدیہ ریڈیو سننا بھی بند کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد ایسا اتفاق ہوا کہ ایک سفر سے میں واپس آ رہا تھا تو نماز پڑھنے کی غرض سے ایک مسجد میں رکا۔ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا وہاں مسجد تھی۔ تو نماز شروع ہو چکی تھی اس لئے جلدی جلدی وضو کرنے لگا۔ اسی دوران ایک اور شخص مسجد میں داخل ہوا اور کہنے لگا کہ یہ احمدیوں کا گاؤں ہے اور مسجد بھی احمدیوں کی ہے۔ کہتے ہیں یہ سنتے ہی میں سوچنے لگا کہ میں کہاں پھنس گیا۔ میں تو بڑی دیر سے ان کو avoid کر رہا تھا اور پھر میں آہستہ آہستہ وضو کرنے لگا کہ نماز ختم ہو تو اپنی علیحدہ نماز پڑھوں گا۔ بہرحال ان کو نماز تو وہاں پڑھنی پڑی۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی نیکی پسند آئی ہوئی ہوگی جو مجبوراً ان کو ہماری مسجد میں نماز پڑھنی پڑی۔ بہرحال کہتے ہیں اسی رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا ہجوم ہے اور مَیں ہجوم کے اندر لوگوں کو ہٹا رہا ہوں اور ہٹا کر میں آگے جا کر دیکھتا ہوں تو وہاں ایک شخص کھڑا ہے اور ہزاروں کا مجمع اس کے اردگرد کھڑا ہے۔ مَیں کسی شخص سے پوچھتا ہوں کہ یہ کون شخص ہے جس کے اردگرد لوگ کھڑے ہیں۔ اس پر وہ آدمی جواب دیتا ہے کہ یہ وہی ہیں جن کی بات تمہیں سننی چاہئے مگر مولویوں نے تمہیں اصل راستے سے ہٹا دیا ہے۔ کہتے ہیں اسی وقت میری آنکھ کھل گئی۔ مجھ پر اس خواب کا ایسا اثر ہوا کہ میں نے احمدیوں سے دوبارہ رابطہ بحال کر لیا۔ پھر میں نے ایک دن مشن ہاؤس فون کر کے مربی صاحب کو کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ مربی صاحب نے کہا کہ فلاں دن مشن ہاؤس آ جانا۔ کہتے ہیں جب میں مقررہ دن مشن ہاؤس پہنچا تو وہاں سب لوگ ٹی وی پر کچھ دیکھ رہے تھے۔ کہتے ہیں مَیں نے بھی آگے بڑھ کر ٹی وی دیکھا تو وہ منظر دیکھ کر میں حیران رہ گیا کیونکہ ٹی وی پر بالکل وہی منظر تھا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اور پوچھنے پر مربی صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب ہے اور ہمارے خلیفہ اس سے خطاب کر رہے ہیں اس پر مَیں نے مربی صاحب سے کہا کہ فوراً میری بیعت لے لیں۔ کہتے ہیں خدا کی قسم یہی منظر اور یہی شخص میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصوف اب اپنے اہل و عیال سمیت احمدی ہو چکے ہیں اور گاؤں کے مزید افراد کو بھی تبلیغ کر رہے ہیں۔

جو شخص اس طرح کے ذاتی تجربات سے گزرا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اس کو حاصل ہوئی ہو وہ یقیناً اپنے ایمان میں مضبوطی حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ مجھے کئی لوگ خط لکھتے ہیں کہ ہم نے جس طرح اللہ تعالیٰ سے تسلی پا کر اور نشان دیکھ کر بیعت کی ہے اور احمدیت کو قبول کیا ہے ہمارے ایمان کو کوئی بھی نہیں ہلا سکتا۔ ہمیں کسی مزید دلیل کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ بعض لوگ مخالفت میں اس حد تک ڈھٹائی پر اتر آتے ہیں کہ عقل کی بات سننا ہی نہیں چاہتے۔ لیکن ایسے بھی ہیں جو تکبر میں بڑھے ہوئے نہیں، جن میں کچھ حد تک انسانیت ہے بلکہ کہنا چاہئے یا بہت حد تک انسانیت ہے تو ایسے لوگ جو ہیں جن میں تکبر نہیں ہے اور انسانیت ہے ان کی پھر اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ اگر وہ اس رہنمائی سے فائدہ اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جاتے ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ سیریا کے ایک شخص کے ساتھ پیش آیا۔ پہلے تو وہ مخالفت میں بڑھا ہوا تھا لیکن پھر حقیقت پانے کے لئے اسے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کا خیال پیدا ہوا بلکہ خیال دلوایا گیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو رہنمائی بھی حاصل ہوئی۔

احمد صاحب سیریا کے ایک شخص ہیں۔ کہتے ہیں کہ احمدیوں کے ساتھ میرے تعلقات تھے۔ اٹھنا بیٹھنا تھا۔ باہر ملتے تھے یا میرے گھر میں بھی آ جاتے تھے۔ میں بہت ساری باتیں تو مانتا تھا لیکن سب باتیں ماننے کے باوجود وفات مسیح پر آ کر میں اٹک جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں ایک لمبے عرصے سے مسیح کے آسمان سے نزول کا منتظر تھا اور مسیح کے لشکر میں شامل ہو کر بیت المقدس کو آزاد کروانے کی دیرینہ خواہش لئے ہوئے تھا۔ وفات مسیح کے بارے میں سن کر میرے مزعومہ جہاد کے سارے خواب چکنا چور ہو گئے۔ مسیح آسمان سے نہیں اترے گا تو میں جہاد کس طرح کروں گا؟ کہتے ہیں ایک روز میرے گھر میں بعض احمدی احباب بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں معتز القزق صاحب بھی تھے۔ اس دوران جو وفات مسیح کے موضوع پر بات شروع ہوئی تو میں نے کہا کہ تم احمدیوں کو خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آج کے بعد وفات مسیح کے موضوع پر مجھ سے یا میرے گھر میں بات نہ کرنا۔ اس پر قزق صاحب نے کہا کہ میری بھی ایک درخواست ہے کہ آپ خدا تعالیٰ سے اس بارے میں رہنمائی کے لئے دعا کریں۔ کہتے ہیں ان کی یہ بات مجھے بڑی پسند آئی اور میں نے اسی شام سے خدا تعالیٰ کے حضور سجدوں میں رو رو کر دعا کرنی شروع کر دی۔ جب رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ میں کسی بلند مقام کی طرف سفر کر رہا ہوں۔ راستے میں ایک بھر بھری سی زمین کا ٹکڑا آتا ہے جس پر قدم رکھتے ہی احساس ہوتا ہے کہ یہ مجھے کسی گہری کھائی کی طرف دھکیل کر لے جا رہا ہے۔ اس پریشانی کے عالم میں ایک شخص مجھے کندھے سے پکڑ کر اٹھا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ابوحسن (یہ احمد صاحب کی کنیت ہے) اب اس جگہ ہرگز نہ آنا اور یقین کر لو کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ پھر اس نے کہا کہ لو اب اپنے راستے پر چلتے رہو۔ کہتے ہیں جب میں بیدار ہوا تو اپنے احمدی بھائی سے فون کر کے کہا کہ میں نے معتز القزق صاحب کے پاس جانا ہے۔ پھر جب ہم دونوں معتز صاحب کے گھر پہنچے تو داخل ہوتے ہی دیوار پر لگی ایک تصویر کو دیکھ کر میں ٹھٹھک کر رہ گیا اور پوچھا کہ یہ کس کی تصویر ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر ہے۔ یہ سنتے ہی میں نے کہا کہ میں ابھی بیعت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ کمرے کی دیوار پر لگی یہ تصویر اسی شخص کی تھی جس نے خواب میں مجھے کندھوں سے پکڑ کر دلدل نما مٹی سے نکال کر کہا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مختلف ذرائع سے دین کو سمجھنے اور سچائی کے پانے کے لئے راستے کھولتا ہے۔ کبھی خوابوں کے ذریعہ سے اور کبھی تبلیغ کے ذریعہ سے۔ کبھی کسی کو جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارے میں کوئی کتاب یا لٹریچر مل جائے تو اسے پڑھ کر۔ کبھی کوئی کسی احمدی کے اخلاق سے متاثر ہو کر احمدیت اور حقیقی اسلام قبول کرتا ہے۔ آج کل بہت سے لوگ ہیں جو ایم ٹی اے کے ذریعہ بھی حقیقی اسلام کا علم پا کر احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔

بینن کے مبلغ سلسلہ نے لکھا کہ ایک علاقے کے چیف جو مشرک تھے ان کو تبلیغ کی گئی تو وہ احمدی ہو کر حقیقی اسلام پر عمل کرنے لگ گئے۔ جو دل شرک کی آماجگاہ تھا وہ خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بن گیا بلکہ اتنا ہی نہیں وہ علاقے کے مسلمانوں کو بھی حقیقی اسلام کی دعوت دینے والوں میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ جب ان کے علاقے میں ایک مسجد کا افتتاح ہوا تو اس موقع پر انہوں نے جو خطاب کیا اس کا کچھ حصہ انہی کی زبانی بیان کرتا ہوں۔ وہ چیف جو مشرک تھے اور پھر جو مسلمان ہو گئے کہتے ہیں کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ غیر احمدی جماعت احمدیہ کی مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ ہی تو اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں ایک سال پہلے تک مشرک تھا اور مشرکوں کا بادشاہ تھا۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ نے میری سوچ کو بدل دیا اور اسلام کا صحیح چہرہ مجھے دکھایا تو میں اسلام میں داخل ہو گیا۔ اگر جماعت احمدیہ عیسائیوں اور مشرکوں کو اسلام میں لا رہی ہے تو تمہیں اس کی کیا تکلیف ہے۔ کہتے ہیں یہ مسجد تمام لوگوں کے لئے کھلی ہے۔ اللہ کی عبادت کے لئے اگر ایک عیسائی بھی اس مسجد میں آئے گا تو اس کو روکا نہیں جائے گا۔ تم لوگ مخالفت چھوڑو اور اندر آ کر دیکھو۔ یہاں صرف محبت، امن اور بھائی چارے کا سبق ملے گا۔ جماعت احمدیہ صرف اور صرف دنیا کی بھلائی چاہتی ہے۔ موصوف کہنے لگے کہ میرا دل کرتا ہے کہ میں یہاں مسجد کے ساتھ ایک مکان بناؤں اور ہر آنے والے کو بتاؤں کہ جماعت احمدیہ ہی سچا اسلام ہے۔

ایک طرف تو وہ لیڈر، علماء ہیں جو اسلام کے نام پر فتنہ و فساد پیدا کر رہے ہیں۔ تکبر کے مارے ہوئے ہیں۔ اپنی ذاتی اَناؤں کی وجہ سے مسلمان سے مسلمان کا خون کروا رہے ہیں۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کو کسی مشرک کی کوئی نیکی پسند آتی ہے یا اس پر فضل فرماتا ہے تو اسے اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کے دعویداروں کے لئے حقیقی اسلامی تعلیم بتانے اور فتنہ و فساد سے بچنے کی تعلیم دینے کے لئے کھڑا کر دیتا ہے۔ تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فعل جو اگر انسان عاجز ہو تو کس طرح اس پر فضل فرماتا ہے۔ لیکن اگر تکبر میں بڑھا ہوا ہے تو لاکھ وہ نمازیں پڑھنے والا ہے، دعائیں کرنے والا ہے، اپنے آپ کو نیک سمجھنے والا ہے، حاجی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت نہیں ملتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں جب لوگ آتے ہیں اور حقیقی اسلام کا مزہ چکھتے ہیں تو پھر ان کی حالتوں میں کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی کس طرح رہنمائی فرماتا ہے اور قربانی میں وہ کس طرح بڑھتے ہیں، اس بارے میں ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ کیمرون کے دورہ کے دوران ایک ریٹائرڈ فوجی نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ اس فوجی کا تعلق بیمون (Bamoun) قبیلے سے ہے جہاں کے سلطان گزشتہ سال (پچھلے سال انہوں نے لکھا تھا۔ یہ واقعہ دو سال پہلے کا ہے) جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس دفعہ جب کیمرون کا دورہ کیا تو ان صاحب سے دوبارہ ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ وہ مسجد کے لئے جماعت کو ایک پلاٹ دینا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں میں اور صدر جماعت پلاٹ دیکھنے کے لئے گئے تو دیکھا کہ انہوں نے اس پلاٹ میں ایک بیسمنٹ پہلے سے بنائی ہوئی ہے۔ وہاں تعمیر ہو رہی تھی اور بیسمنٹ بنی ہوئی تھی اور وہ بیسمنٹ کے اوپر مکان تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ موصوف نے بتایا کہ میرے والد جو کہ وفات پا چکے ہیں وہ میری خواب میں آئے اور انہوں نے کہا کہ تم اس جگہ اپنا مکان نہیں بلکہ مسجد بناؤ۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ پلاٹ اور بلڈنگ جو میں نے شروع کی ہے وہ جماعت کے نام کر دوں تا کہ جماعت اس جگہ مسجد تعمیر کر سکے اور یہ پلاٹ کافی بڑا تقریباً ہزار مربع میٹر

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

ہے۔انہوں نے پلاٹ کے کاغذات بھی جماعت کے نام کردیئے ہیں۔انشاء اللہ مسجد کی تعمیر ہو جائے گی۔

پھر ایک واقعہ بیان کرتا ہوں کہ کس طرح اسلام کا درد رکھنے والے ایک دور دراز علاقے میں رہنے والے شخص کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے سنا اور اسلام کی حقیقی تعلیم کے رائج کرنے کے لئے ایک احمدی مبلغ کو اس کے پاس بھیجا۔ اس کو بیان کرتے ہوئے آئیوری کوسٹ کے ایک معلم ہیں وہ لکھتے ہیں کہ آئیوری کوسٹ ابنگرو (Abengourou) ریجن کے ایک دور افتادہ گاؤں یاؤکورو (Yadukro) سے سعیدو صاحب بیان کرتے ہیں کہ ان کے گاؤں میں اسلام ان کے دادا کے ذریعہ آیا تھا۔لیکن آہستہ آہستہ لوگ اسلام سے دور ہو گئے یہاں تک کہ اسلام برائے نام رہ گیا جیسے عام مسلمانوں کا حال ہے۔سعیدو صاحب کہتے ہیں کہ میں اکثر دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرمائے کہ گاؤں کے لوگ اسلام کی اصل تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ کہتے ہیں رمضان المبارک 2016ء کے آغاز میں یہ دعا کرتے کرتے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بہت درد سے میں نے دعا کی۔اس کے ایک دو روز بعد ہی جماعت احمدیہ کے مبلغ ہمارے گاؤں آئے اور جماعت کا تعارف کرایا۔ کہتے ہیں یہ بات میرے لئے بہت ایمان افروز تھی کہ ہمارے دور افتادہ گاؤں میں بھی کوئی داعی الی اللہ اس طرح اسلام کے احیائے نَو کا پیغام لے کر آیا ہے۔مبلغ سلسلہ کے اس دورے کے دوران گاؤں کے 55/افراد نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔سعیدو صاحب کہتے ہیں اس طرح جماعت احمدیہ کی بدولت آج ہم اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔

ذرا غور کریں ایک طرف تو ترقی یافتہ ملکوں میں رہنے والے لوگ ہیں جو دین کو بھلا کر دنیاوی چیزوں کے لئے بے چین ہیں اور دوسری طرف افریقہ کے علاقے میں ایک دور دراز گاؤں کا رہنے والا ایک شخص جس کے گاؤں تک پکی سڑک بھی شاید نہیں جاتی، جو دنیا کی آسائشوں سے بھی محروم ہے لیکن ایک تڑپ دل میں رکھے ہوئے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تڑپ تڑپ کے یہ دعا کرتا ہے کہ اسلام کی تعلیم یہاں ختم ہو رہی ہے کسی کو بھیج جو ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم پر دوبارہ قائم کرے، اس کے بارے میں بتائے۔اور پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے مسیح محمدی کا ایک غلام اس علاقے تک پہنچتا ہے اور ان کو اسلام کے بارے میں بتاتا ہے کیونکہ آج دنیا کو اگر کوئی حقیقی اسلام سکھا سکتا ہے تو وہی سکھا سکتا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا اور آپ کے ذریعہ سے اسلام کی حقیقت کو پہچانا۔

پس ہم میں سے ہر ایک کا یہ کام ہے کہ درد کے ساتھ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور ہر شخص تک پہنچانے کے لئے دعائیں بھی کریں اور کوشش بھی کریں۔ کہنے کو تو بہت سے ادارے ہیں، بعض گروہ ہیں، تنظیمیں ہیں جو اسلام کے نام پر کام کر رہی ہیں، تبلیغی جماعت بھی ہے، لیکن تقریباً ہر ایک اپنے ذاتی مفادات کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔مخالفت میں ایک دوسرے پر ہر وقت کفر کے فتوے دینے کو بھی تیار رہتے ہیں۔انہوں نے کیا اسلام کی خدمت کرنی ہے؟ یہ کام آج مسیح محمدی کے غلاموں کا ہی ہے کہ اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ ہمارا کام تو اللہ تعالیٰ خود آسان کر رہا ہے۔ کسی کو خواب کے ذریعہ سے تو کسی کو کسی اور ذریعہ سے رہنمائی کر رہا ہے۔ پس اگر ہم نے حق بیعت ادا کرنا ہے تو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ہمیں بیعت کے بعد کیسا ہونا چاہئے؟ کیا بننا چاہئے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے“۔(یعنی ان باتوں میں حصہ دار ہونا، ان برکات میں حصہ دار ہونا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رکھی گئی ہیں۔) فرمایا کہ ”اُسی وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جاوے۔منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے۔ان کو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا اس لئے ظاہری لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ان کے کام نہ آیا تو ان تعلقات کو بڑھانا ضروری امر ہے۔“ فرمایا کہ ”......محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو اُس انسان (یعنی مرشد) کے ہمرنگ ہو طریقوں میں اور اعتقاد میں۔“ (جس کو مانا ہے جیسا وہ ہے ویسے خود بننے کی کوشش کرو۔) فرمایا ”......عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہئے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے“ (کہ میں کس طرح زندگی گزار رہا ہوں۔) (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 5۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ نئے آنے والوں کو بھی ایمان و ایقان میں بڑھائے۔اعتقادی اور عملی لحاظ سے وہ ترقی کرنے والے ہوں۔ جو ایمان کی چنگاری اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں جلائی ہے، لگائی ہے احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرنے کے بعد وہ اس میں بڑھتے چلے جائیں۔ شیطان کبھی بھی انہیں ورغلانے والا نہ ہو۔اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے۔اور ہم جو پرانے اور پیدائشی احمدی ہیں ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اپنے ایمانوں کو بڑھانے اور ہر وقت اس میں جلا پیدا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے تعلق میں بڑھنے کی بھی ہمیں توفیق دے۔کبھی کوئی کسی نئے آنے والے کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنے اور ہم ہمیشہ دنیا کو سیدھا راستہ دکھانے والے ہوں۔اس بات پر خوش نہ ہوں کہ ہم پرانے احمدی ہیں بلکہ بیعت کا مقصد پورا کرنے والے ہوں۔ دنیاوی سامان ہمارا مطمح نظر نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔اور ہم جلد از جلد حقیقی اسلام کو دنیا میں پھیلتا ہوا دیکھیں تا کہ دنیا کو بتا سکیں کہ تم جسے دنیا کے لئے نقصان دہ چیز سمجھتے ہو وہی حقیقت میں تمہارے لئے اور دنیا کے لئے نجات کا راستہ ہے۔

✡...✡...✡ ✡...✡...✡

درخواستِ دُعا

خاکسار اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی، بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات، ہر شر سے محفوظ رہنے اور ہمیشہ خدمت سلسلہ سے وابستہ رہنے نیز اگلے ماہ مارچ میں وادی کشمیر میں بہت سے جماعتی بچے اور بچیاں مختلف امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں، جملہ احمدی بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر احمد مشتاق نمائندہ بدر وادی کشمیر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

ارشاد حضرت امیر المومنین
”ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/ اکتوبر 2016)
طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام
”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)
طالبِ دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ آسیا کریکت صاحبہ (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرمہ آسیا کریکت صاحبہ کے سفر احمدیت کی داستان کا ایک حصہ پیش کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس روحانی سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔اپنی بیعت کے بعد کے بعض حالات کا ذکر کرتے ہوئے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

عرب احمدی خواتین سے رابطہ

بیعت کے بعد شروع شروع میں تو میرا فرانس کے عرب احمدیوں کے ساتھ کوئی رابطہ نہ تھا۔الجزائر کے ایک احمدی سے تعارف ہوا تو اس نے مجھے فرانس میں رہنے والی بعض عرب احمدی خواتین کے فون نمبرز ارسال کردیئے۔ یوں میرا اکثر عرب احمدی بہنوں کے ساتھ فون کے ذریعہ تو رابطہ ہو گیا لیکن دُور دور رہنے کی وجہ سے ہماری آپس میں ملاقات نہ ہوسکی۔

ہلاک ہونے سے بچ گئی

بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہت سے رؤیائے صالحہ کے ذریعہ ایمان ویقین کو میرے دل میں راسخ فرمادیا اور مجھے تسکین واطمینان کی نعمت سے مالامال فرمادیا۔ایک رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں اپنے ملک الجزائر گئی ہوں۔ گو جہاز کا ریٹرن ٹکٹ میرے پاس ہے لیکن الجزائر پہنچ کر اس فلائٹ سے واپس آنے کا ارادہ تبدیل کرلیتی ہوں۔ کچھ دیر کے بعد دیکھتی ہوں کہ یہ فلائٹ آسمان کی فضاؤں میں محو پرواز ہے۔میں اس کی طرف دیکھ کر کہتی ہوں کہ اگر میں ارادہ نہ بدلتی تو پروگرام کے مطابق اس وقت اس فلائٹ میں ہی سفر کررہی ہوتی۔ابھی مَیں یہ سوچ ہی رہی ہوتی ہوں کہ جہاز بسرعت زمین کی طرف گرنا شروع ہو جاتا ہے اور آن کی آن میں ایک دھماکہ کے ساتھ زمین پر گر کر تباہ ہوجاتا ہے اور اس میں سوار تمام مسافر جاں بحق ہو جاتے ہیں۔اس وقت میں بیساختہ کہتی ہوں کہ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں اس جہاز میں سوار نہ تھی وگرنہ میرا بھی یہی انجام ہونا تھا۔اسی وقت خواب میں ہی میری خالہ کا فون آتا ہے۔ایسے لگتا ہے کہ انہیں علم تھا کہ میں نے اسی فلائٹ سے سفر کرنا تھا جو گر کر تباہ ہوگئی ہے، چنانچہ وہ میری والدہ صاحبہ سے میرے بارہ میں پوچھتی ہیں تو والدہ صاحبہ جواب دیتی ہیں کہ آسیا اس جہاز میں نہیں گئی اس لئے موت سے محفوظ رہی۔

میں نے خواب سے بیدار ہو کر اس کی یہی تعبیر کی کہ میں مروّجہ افکار کے حامل لوگوں کی ہمرکاب تھی اور ان کے ساتھ چلتے رہنے کے تمام سامان موجود تھے پھر بھی میں نے ان کے ساتھ رہنا گوارا نہ کیا، اوران کے مرکب سے اتر کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے سفینۂ نجات میں سوار ہوگئی اور پھر وقت نے ثابت کردیا کہ میرا فیصلہ درست تھا کیونکہ اگر میں سابقہ عقائد کے حامل لوگوں کے ہمراہ بیٹھی رہتی تو ضرور ہلاک ہوجاتی۔

’’پڑھو،لکھو،اوردعا کرو‘‘

اس کے بعد میں نے ایک اور رؤیا دیکھا جس میں میری بعض اہم امور کی طرف راہنمائی تھی۔میں نے دیکھا کہ مَیں گھر کی بالکونی میں بیٹھی ہوں اور وہاں پر تین یا چار نہایت ہی خوبصورت رنگوں والے پرندے آجاتے ہیں۔ان میں سے ایک میرے گھر میں داخل ہوتا ہے اور پھر باہر آکر دیوار پر بیٹھ جاتا ہے۔کچھ دیر کے بعد یہ پرندہ ایک نوجوان کا روپ دھار لیتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ ’’پڑھو،لکھو اور دعا کرو‘‘۔پھر اسی اثناء میں ایک آواز سنی کہ’روزے رکھو‘۔ اُس وقت تک مَیں نے جماعت کا لٹریچر مفصّل طور پر نہیں پڑھا تھا اور مجھے علم نہ تھا کہ جماعت کا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے۔اور اس رؤیا میں میرے لئے پیغام تھا کہ سلسلہ کی کتب پڑھو اور ان کے ذریعہ تبلیغ کرو اور نتائج کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا مانگو۔یہی فتح کی کلید اور کامیابی کا راستہ ہے۔چنانچہ جب مَیں نے سوچا کہ جو نور اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی شکل میں مجھے عطا فرمایا ہے مجھے اس کی روشنی اپنے عزیز واقارب تک بھی پہنچانی چاہئے تو میں نے انہیں احمدیت کی تبلیغ کرنے کا فیصلہ کیا۔اس کے لئے مَیں نے اپنے رؤیا پر عمل کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنا شروع کیا اور مختلف دلائل کے نوٹس لکھنے شروع کردیئے نیز دعاؤں سے اپنی کوششوں کے پودے کی آبیاری کرتی رہی۔

رشتہ داروں کو تبلیغ

اس دوران مَیں نے اپنے عزیز واقارب کو احمدیت کی تبلیغ کرنا شروع کردی۔ان میں میری خالہ بھی ہیں جن کی عمر ساٹھ سال ہے۔گو وہ فرانس میں ہی رہتی ہیں لیکن میرے گھر سے تقریباً 500 کلومیٹر دُور۔ان سے ملاقات تو بہت دیر کے بعد ہوتی ہے لیکن میں نے ان کے ساتھ فون کے ذریعہ ہی رابطہ کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے علوم سے آگاہ کیا اور پھر اس کے بعد تقریباً روزانہ ہی مختلف موضوعات پر جماعت کی تعلیم بتاتی رہتی ہوں۔وہ اکثر میری بات سنتی اور اس پر غور کرتی ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حق وہدایت کی طرف ان کی راہنمائی فرمائے ۔آمین۔اس کے ساتھ ساتھ میں نے اپنی دیورانی کو بھی تبلیغ کرنی شروع کی۔عمومی عقائد کے بارہ میں بتانے کے علاوہ میں نے اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ پڑھ کر سنائیں، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب اس نے یہ کہنا شروع کردیا ہے کہ مَیں دل سے احمدی ہوں۔لیکن بعض مخصوص حالات کی وجہ سے وہ اس کا اعلان نہیں کرنا چاہتی اور انہی حالات کے باعث باضابطہ بیعت کرنے سے خائف ہے۔

لیکچر برموضوع: حقیقتِ دجّال

ایک روز مَیں اپنی اسی دیورانی کے ساتھ بچوں کے ایک پارک میں گئی جہاں ہمارا تعارف ایک مراکشی عورت سے ہوا۔ باتوں باتوں میں دنیا کے حالات اور دین اسلام اور مسلمانوں کی حالت بھی زیر بحث آئی اور پھر دجّالی فتنہ کی طرف بات کارخ پھر گیا۔پھر جب میں نے دجال کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ تشریح بیان کی تو اس عورت کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور اس نے مجھے کہا کہ ہم عرب مسلمان عورتیں ہر سوموار اور جمعرات کو اجلاس کرتی ہیں جس میں باری باری سب مختلف علمی وتربیتی موضوعات پر تقاریر کرتی ہیں اور یوں سب استفادہ کرتے ہیں۔چونکہ اگلا اجلاس میرے گھر میں ہورہا ہے اس لئے مَیں آپ کو اس اجلاس میں شامل ہونے کی دعوت دیتی ہوں۔اس نے تمام عورتوں کو میرے بارہ میں کسی قدر مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہوئے بتایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سب عورتیں آگئیں یہاں تک کہ ان میں سے ایک عورت نے مجھے بتایا کہ وہ باوجود اطلاع کے پہلے کبھی ایسے اجلاسات میں حاضر نہیں ہوئی اور آج خصوصًا میرا لیکچر سننے کے لئے آئی ہے۔میرا لیکچر دجال کے موضوع پر تھا۔میں نے اجلاس میں جانے سے قبل دجال کے موضوع پر جماعت کی طرف سے لکھی جانے والی کتاب پڑھ لی تھی اور اللہ تعالیٰ سے کامیابی کے لئے دعا کی تھی۔

میری دیورانی بھی میرے ساتھ تھی ۔اجلاس میں پہنچ کر معلوم ہوا کہ عورتوں کی اکثر تعداد مراکش سے ہے جو سلفی طرزفکر کی حامل تھیں۔میں نے دجّال کے موضوع پر لیکچر شروع کیا تو سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے چہروں کے رنگ بھی بدلنے لگے۔دجّال کی علامات کی تشریح کو جہاں بعض نے پسند کیا وہاں بعض نے کہا کہ دجال سے مراد ایک قوم ہونا دُور کی بات ہے اور یہ غلط استدلال ہے کیونکہ دجّال ایک شخص ہے جس کو خارق عادت قُویٰ دیئے جائیں گے۔

میرے لیکچر کے دوران اکثر عورتیں پوچھتی رہیں کہ تم یہ تشریح کہاں سے لائی ہو؟ میں نے سوال کا جواب دیئے بغیر مضمون مکمل کیا اور پھر آخر پر جب یہ بتایا کہ یہ جماعت احمدیہ کی تشریح ہے تو سنتے ہی اکثر عورتوں کے تیور بدل گئے۔اور بعض نے باآواز بلند میرے ساتھ لفظی جنگ شروع کردی۔ ایک نے کہا کہ دجال بہت بڑی قوت اور طاقت کا حامل ہوگا اور وہ بہت سے عجیب کام دکھائے گا جنہیں لوگ معجزات سمجھ کر اس کی طرف مائل ہوجائیں گے۔میں نے کہا کہ افسوس کہ معجزات کی جو صورت تمہارے ذہنوں میں سمائی ہوئی ہے وہ حقیقت سے کوسوں دور ہے۔میں آپ سے کہتی ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی ہے اور اس امّت سے آنے والا مسیح آچکا ہے۔میں نے اس کی بیعت کی ہے اور میرا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔اور میری آپ کو بھی دعوت ہے کہ آؤ اور اس امام کی بیعت کرلو۔یہ سن کر انہوں نے مختلف حدیثوں اور تفسیر ابن عباس وغیرہ کے حوالے سے مجھ پر سوالوں کی بوچھاڑ کردی۔جبکہ مَیں آیات قرآنیہ سے ان کا جواب دے رہی تھی۔اور جب میں وہاں سے نکلی تو ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے میں کسی میراتھن سے واپس لوٹی ہوں۔ باوجود ناگواری کے اظہار کے انہوں نے کسی قدر احترام سے ہی میرے ساتھ بات کی۔میرے دلائل اتنے مضبوط تھے کہ اس کا کوئی معقول جواب تو وہ نہ دے پائیں تاہم انہوں نے مختلف پیرائے میں مجھ پر بہت سے حملے کئے اور اللہ نے مجھے ان سب کا جواب دینے کی توفیق عطا فرمائی۔

دلائل کی قوت کی تصدیق

لیکچر کے اگلے روز مجھے اس عورت کا فون آیا جس نے مجھے لیکچر کے لئے اپنے گھر میں بلایا تھا۔اس نے بتایا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک جہاز بڑی شدت کے ساتھ بمبارمنٹ کررہا ہے اور میں ڈرتے ہوئے دوڑتی جاتی ہوں۔ پھر کیا دیکھتی ہوں کہ جہاز سے ایک بم میرے گھر کے دروازے پر آگرتا ہے اور اسے توڑ دیتا ہے۔میں نے اس کی تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ بموں سے مراد وہ دلائل ہیں جو میں نے تمہارے گھر میں پیش کئے ہیں اور ان دلائل کی وجہ سے تمہارے گھر میں ہونے والی مجلس کی ہر عورت پر اثر ہوا ہے گویا رو کیں توڑ کر ان تک پیغام پہنچانے کی ایک راہ نکل آئی ہے۔اس نے کہا کہ تم نے ہمیں ایک راہ دکھائی ہے اور ہم اس بارہ میں مزید تحقیق کریں گے۔

مقابلہ

اس عرصہ میں خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا اور مجھے رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔فالحمد للہ علیٰ ذالک۔میں نے انٹرنیٹ پر باقاعدہ تبلیغ اور احمدیت پر اعتراض کرنے والوں کو جواب دینے کا کام شروع نہیں کیا تھا اور نہ ہی ذہن میں ایسا کوئی پروگرام تھا، ایسے میں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک گھر میں ہوں جہاں احمدی احباب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ایسے محسوس ہوتا ہے کہ میں ایک دوسری ٹیم کے ساتھ کسی مقابلہ میں شریک ہوں۔جب دوسری ٹیم کی جانب سے ایک پتھر ہمارے گول کی طرف پھینکا جاتا ہے تو میں اس کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر ان کے گول کی طرف پھینک دیتی ہوں اور وہ ان کے گول میں داخل ہوجاتا ہے۔بعد میں جب میں نے سوشل میڈیا پر بعض معترضین کے مزاعم کا ردّ شروع کیا تو میرے ساتھ احمدیوں کا ایک گروہ شامل ہوگیا۔اس وقت مجھے یہ رؤیا یاد آگیا۔یقیناً ہر اعتراض کسی پھینکے ہوئے پتھر سے کم نہیں ہے لیکن اس کا مدلّل جواب یقیناً گول کردینے کے برابر ہے۔

رضائے الٰہی کی تمنا

آخر میں ایک ایسا رؤیا پیش ہے جو میں نے بیس سال کی عمر میں دیکھا تھا۔میں نے دیکھا کہ میں لوگوں کے گروہ کے ساتھ ہوں جو کسی کے ساتھ استہزاء کا سلوک کررہے ہیں۔ پھر ایسے لگتا ہے جیسے وہ قریش کے لوگ ہیں۔پھر اچانک ایک چورس تصویر ظاہر ہوتی ہے جس سے ایسا نور نکلتا ہے جیسے وہ سورج ہو۔اس تصویر پر کچھ لکھا ہوا ہوتا ہے لیکن مجھے معلوم نہیں ہوسکتا کہ وہ قرآن کریم کی کوئی آیت ہے یا حدیث ہے۔یہ کلام ایک مہیب آواز میں پڑھا جاتا ہے۔میں ان لوگوں کی مجلس سے نکل کر اس تصویر کے عقب میں چلی جاتی ہوں۔گویا ایسے محسوس ہوتا ہے کہ مجھے ان لوگوں کا ایک شخص سے استہزاء کرنا پسند نہیں آتا اور میں اس بناء پر ان سے علیحدہ ہوجاتی ہوں۔ایسی حالت میں جیسے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز سنتی ہوں کہ:’’مَیں تم سے راضی ہوں۔‘‘ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتی ہوں کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا سب سے سیدھا راستہ ہے۔ مَیں سمجھتی ہوں کہ اس مبارک جماعت میں شمولیت میرے خدا تعالیٰ کے قرب کی منازل طے کرنے اور اس کی رضا کو پانے کے سفر کی ابتدا ہے۔

اسی طرح مَیں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کو پھیلانا اور اس کی تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس فرض کی کما حقہٗ ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ ☆......☆

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 20 جنوری 2017)

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Sabba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

حضرت مسیح ناصریؑ کے تین سو سال بعد عیسائیت کو ترقی نصیب ہوئی تھی لیکن ہمارے حالات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری کے زمانے سے بہت پہلے اِنشاءاللہ تعالیٰ احمدیت کو ترقی حاصل ہو جائے گی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 9 دسمبر 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انکار کرنے والوں کا کیا طرز عمل بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، انبیا کا انکار کرنے والوں کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ نشانات دیکھ کر بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں نشان دکھاؤ۔ ان کے حد سے بڑھنے کی وجہ سے ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ بند کر دیتا ہے پھر وہ سچائی کو پا ہی نہیں سکتے اور اللہ تعالیٰ انہیں ہی عبرت کا نشان بنا دیتا ہے۔

سوال: سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں کسوف و خسوف کے نشان کا مولویوں نے کس طرح انکار کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، جب یہ نشان پورا ہوا تو یہی لوگ جو اس نشان کو مانگتے تھے اپنی بات سے پھر گئے۔ نشان سے انکار نہیں کر سکے کیونکہ وہ تو ظاہر ہو گیا تھا لیکن ضد آڑے آ گئی۔ جب یہ نشان پورا ہوا تو ایک مولوی نے پنی رانوں پر ہاتھ مار کر کہا کہ اب دنیا گمراہ ہو گئی۔

سوال: کسوف خسوف کے علاوہ اور کون سے نشانات کا حضور انور نے ذکر فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعودؑ کی تائید میں طاعون کا نشان بھی ہے، نہریں نکالے جانے کا نشان بھی ہے۔ نئی آبادیاں ہونے کا نشان بھی ہے۔ پہاڑ چیرے جانے کے نشان بھی ہیں۔ کتابوں اور اخبارات کی اشاعت کے نشانات بھی ہیں۔ نئی سواریاں ہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ کے نشان دیکھ کر لوگوں نے کیا اعتراضات کرنے شروع کیے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ آپ نے معجزے پر معجزہ دکھایا مگر بعض ایسے لوگ آئے جنہوں نے کہا کہ یہ تو 'ق' صحیح طور پر نہیں بول سکتے یہ کہاں سے مسیح موعود ہو سکتے ہیں؟ آپ نے آیت پر آیت دکھائی مگر ایسے لوگ آئے جنہوں نے کہا انہوں نے بیوی کے لئے زیور بنائے ہیں۔ یہ بادام روغن استعمال کرتے ہیں۔ انہیں ہم کس طرح مان سکتے ہیں؟

سوال: جو لوگ حضرت مسیح موعودؑ سے نشان مانگتے تھے، حضور انہیں کیا جواب دیتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، کئی لوگ حضرت مسیح موعودؑ کے پاس آ کر کہتے کہ کوئی نشان دکھائیں تو آپ فرماتے کیا پہلے نشانات سے تم نے کوئی فائدہ اٹھایا کہ اَور چاہتے ہو؟ جب پہلے ہزاروں نشانات سے تم نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا تو کسی اَور سے کس طرح اٹھاؤ گے۔

سوال: وہ کون سا نشان ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ وہ ہر روز پورا ہوتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایک دعا سکھاتا ہے کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ۔ دوسری جگہ فرمایا يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ پھر فرمایا يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ یہ 26 سال پہلے کی پیشگوئی ہے جو اَب تک بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے۔ جماعت کا ہر روز بڑھنا، مالی قربانی میں لوگوں کا بڑھنا، آپ کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے اور ایک نشان ہے یہ لیکن اسے ہی نظر آتا ہے جس کی آنکھ بِینا ہو۔ اندھوں کو نظر نہیں آتا۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اس رؤیا کی کیا تعبیر بیان فرمائی کہ آپ نظام الدین کے گھر میں داخل ہوئے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپؑ نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں نظام الدین کے گھر میں داخل ہوا ہوں۔ اس رؤیا کا مطلب ہے کہ احمدیہ جماعت ایک دن نظام دین بن جائے گی اور دنیا کے اور تمام نظاموں پر غالب آ جائے گی۔ انشاء اللہ۔

سوال: اس رؤیا میں مذکور غلبہ کس طرح ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، اس یہ غلبہ کے متعلق رؤیا میں آپ فرماتے ہیں کہ ہم اس گھر میں کچھ حسنی طریقے سے داخل ہوں گے اور کچھ حسینی طریقے پر داخل ہوں گے۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کو بتایا گیا کہ نظام الدین کے مقام پر جماعت پہنچے گی تو سہی مگر کبھی صلح اور آشتی کی طرف جانا پڑے گا اور کبھی حسینی طریق اختیار کرنا پڑے گا جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے دشمن کے سامنے مرجانا ہے مگر اس کی بات نہیں ماننی۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو جماعت کی ترقی اور غلبے کے متعلق کیا خوش خبری دی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ تمہاری جماعت اس قدر ترقی کرے گی کہ باقی اقوام اس طرح رہ جائیں گی جس طرح آجکل پرانی خانہ بدوش قومیں ہیں۔ انشاء اللہ وہ دن بھی ضرور آئے گا جب یہ نظارے بھی نظر آئیں گے۔

سوال: اس ترقی کے نظاروں کو دیکھنے کے لیے حضور انور نے ہمیں اپنے اندر کیا روح پھونکنے کی تلقین فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہمیں اپنے اندر بھی اور اپنی نسلوں کے اندر بھی دین کی روح پھونکنے کی ضرورت ہے جس سے ہمیں اللہ تعالیٰ یہ نظارے دکھائے۔ جہاں تائیدات ہوں وہاں مخالفتیں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن یہ مخالفتیں خوفزدہ نہیں کرتیں بلکہ ایمان کو مضبوط کرتی ہیں۔

سوال: ربوہ میں جو پولیس نے چند کارکنان کو پکڑا اس پر ربوہ کے احمدیوں نے کس ایمانی مضبوطی کا مظاہرہ کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بعض لوگوں نے مجھے خط لکھا کہ ہم ان باتوں سے ڈرنے والے نہیں بلکہ ہمارے ایمان مضبوط ہیں اور ہم ہر مشکل کا مقابلہ کریں گے اور قربانی دیں گے۔ یہی وہ روح ہے جو مومن میں ہونی چاہئے۔

سوال: حضور انور نے احمدیوں کو کیا دعا کرنے کی تلقین کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: احمدیوں کو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو محفوظ رکھے اور ان ظالموں کے چنگل سے بچائے۔ الجیریا میں بھی احمدیوں پر حکومت کی طرف سے بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی محفوظ رکھے اور ان کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے۔ وہاں کی حکومت کو بھی عقل دے کہ وہ بھی ان احمدیوں کی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں جو پُرامن اور قانون کے پابند ہیں۔

سوال: سب سے خطرناک مخالفت کون سی ہوتی ہے؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: کہ "دنیا میں سب سے خطرناک مخالفت شرکاء کی ہوتی ہے۔ پنجابی میں تو مشہور ہے کہ "شراکت دا دانہ سر دُکھدے وی کھانا" تو سب سے بڑی مخالفت اعزاء اور اقرباء کی ہوتی ہے کیونکہ وہ برداشت نہیں کر سکتے کہ انہی میں سے کھڑا ہو کر ایک شخص دنیا میں بڑائی اور عزت حاصل کرے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو آپ کے ایک رشتہ دار نے مخالفت میں کیا حرکت کی؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے تو یہ دعویٰ کیا کہ میں ساری دنیا کے لئے حَکم بنا کر بھیجا گیا ہوں لیکن آپ کے ایک رشتہ دار نے دعویٰ کیا تو چوہڑوں کے امام ہونے کا دعویٰ کیا۔ حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا کہ بادشاہِ انگلستان پر بھی فرض ہے کہ مجھے مانے۔ لیکن جب تھانیدار نے اس سے پوچھا کہ تم نے کوئی دعویٰ کیا ہے؟ تو اس نے کہا میں نے تو کوئی دعویٰ نہیں کیا کسی نے جھوٹی رپورٹ کر دی ہوگی۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ کے رشتہ دار کس طرح آپ کی مخالفت کیا کرتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ کا بائیکاٹ کیا گیا۔ لوگوں کو آپ کے گھر کا کام کرنے سے روکا جاتا۔ کمہاروں کو روکا گیا۔ صفائی سے روکا گیا۔ ہمارے عزیز ترین بھائی، حضرت مسیح موعودؑ کی بھاوج اور دیگر عزیز رشتہ دار حتی کہ آپ کے ماموں زاد بھائی علی شیر، یہ سب طرح طرح کی تکلیفیں دیا کرتے تھے۔

سوال: گجرات سے آنے والے مہمانوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے حق میں کس ایمانی جرأت کا نمونہ دکھایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا گجرات سے سات بھائی قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود کا باغ دیکھنے گئے۔ راستے میں آپؑ کے ماموں زاد بھائی باغیچہ لگوا رہے تھے۔ انہوں نے ان سے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ گجرات سے۔ انہوں نے کہا میں ان کے ماموں کا لڑکا ہوں اور میں خوب جانتا ہوں یہ ایسے ہیں اور ویسے ہیں۔ ان میں سے ایک نے بڑھ کر ان کو پکڑ لیا اور اپنے بھائیوں کو آواز دی کہ جلدی آؤ ہم سنا کرتے تھے کہ شیطان نظر نہیں آتا مگر آج ہم نے دیکھ لیا کہ وہ ایسا ہوتا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے خاندان کے متعلق کیا الہام ہوا تھا؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو بتایا گیا کہ تیرے سوا اس خاندان کی نسلیں منقطع ہو جائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اب اس خاندان میں سے وہی لوگ باقی ہیں جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور باقی سب کی نسلیں منقطع ہو گئیں۔

سوال: الہام "تائی آئی" کس طرح پورا ہوا؟

جواب: حضور انور نے حضرت مصلح موعودؓ کے حوالے سے فرمایا کہ یہ آپؑ کی تائی تھیں۔ محمدی بیگم کی پیشگوئی کے زمانے میں وہ اشد ترین مخالف تھیں۔ اس الہام میں دراصل تین پیشگوئیاں ہیں۔ اوّل یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد میں سے خلیفہ ہوگا۔ دوم یہ کہ اس وقت تائی صاحبہ جماعت میں شامل ہوں گی۔ تیسرے تائی صاحبہ کی عمر کے متعلق پیشگوئی تھی۔ پس یہ ایک بہت بڑا نشان ہے۔ ان کا بیعت کرنا اور میرے زمانے میں کرنا۔ پھر حضرت مسیح موعود کے بیٹوں میں سے خلیفہ ہونا۔

سوال: تائی صاحبہ میں بیعت کے بعد کیا تغیر رونما ہوا؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: تائی صاحبہ نے بیعت کے بعد وصیت بھی کر دی تھی۔ پہلے تو وہ اس کی مخالف تھیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو آبائی قبرستان کے بجائے دوسری جگہ دفن کیا جائے۔ مگر پھر ان کی یہ حالت ہو گئی کہ خود وصیت کی اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔

سوال: دہلی میں حضرت مسیح موعودؑ نے اولیاء اللہ کے مزاروں پر کیا دعائیں کیں؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا، میں بہت چھوٹا تھا حضرت مسیح موعودؑ دہلی تشریف لائے۔ آپ یہاں کے اولیاء اللہ کے مزاروں پر گئے اور فرمایا میں دعا کرتا ہوں کہ ان بزرگوں کی روحیں جوش میں آئیں تا ایسا نہ ہو کہ ان لوگوں کی نسلیں اس نور کی شناخت سے محروم رہ جائیں جو اِس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔

سوال: حضور انور نے دہلی جماعت کو کس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، آج بھی دہلی جماعت کا فرض ہے کہ حکمت سے حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو پہنچائیں۔ یہ پیغام پہنچانے کی بہت ضرورت ہے۔ سب سے اہم بات جو ہے وہ دعا ہے۔ اس طرف بہت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح ناصری کے تین سو سال بعد عیسائیت کو ترقی نصیب ہوئی تھی لیکن ہمارے حالات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری کے زمانے سے بہت پہلے انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔

سوال: اس ترقی کے حصول کے لیے ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، اس کے لئے صرف ہم اپنے مبلغوں پر انحصار نہیں کر سکتے۔ اگر اس ترقی کا حصہ بننا ہے تو ہمیں بھی دعاؤں کی طرف اپنی توجہ پھیرنی ہوگی۔ اپنی روحانیت کو بڑھانا ہوگا۔ تعلق باللہ کو بڑھانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ مقام عطا فرمائے۔

......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام

"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

30 اکتوبر 2016 بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کے قبرستان Maple Cemetry تشریف لے گئے اور قطعہ موصیان میں ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب شہید کی قبر پر دعا کی۔ مرحوم نے 26 مئی 2014ء کو ربوہ میں مخالفین احمدیت کی طرف سے ایک قاتلانہ حملہ میں شہادت پائی تھی۔ بعدازاں مرحوم کا جسد خاکی ان کی فیملی اور تمام عزیز و اقارب کے کینیڈا میں مقیم ہونے کی وجہ سے کینیڈا لایا گیا تھا اور یہاں احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی تھی۔ یہ قبرستان مسجد بیت الاسلام سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس پیس ولیج اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 42 خاندانوں کے 215 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں بریمپٹن، پیس ولیج، بریڈفورڈ، مسی ساگا، وڈسٹاک، وڈبریج، ریکس ڈیل اور احمدیہ ابوڈ آف پیس سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ بیرونی ممالک شارجہ، پاکستان اور امریکہ سے آنیوالے بعض احباب اور فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی عاملہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی میٹنگ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ سابق صدر خدام الاحمدیہ کی امسال ٹرم مکمل ہو چکی تھی اور نئے صدر خدام کا تقرر ہو چکا تھا۔ نئے صدر کے ساتھ سابق صدر خدام بھی اس میٹنگ میں موجود تھے۔ حضور انور نے نئے صدر خدام سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ پرانے صدر کی جو اچھی باتیں ہیں ان کو اپنانے کی کوشش کریں اور جو کمزوریاں ہیں ان کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ حضور انور نے فرمایا: مجھے پتہ لگا ہے کہ یہاں رواج ہے کہ صدر صاحب سے ملنا ہو تو پہلے وقت لینا پڑتا ہے اور پہلے نام لکھوانا پڑتا ہے اگر ایسا رواج ہے تو اس کو ختم ہونا چاہئے۔ خادم کا مطلب خدمت کرنے والا ہے اور خدمت کے لئے آپ کے پاس جو کوئی آئے تو آپ کا فرض ہے کہ بلا تاخیر اس کو ملیں اور اس کی بات سنیں اور اگر فوری نوعیت کا کوئی کام ہے تو اسی وقت کریں۔ مجلس عاملہ کے ممبران، قائدین اور مہتممین سب کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو ہمہ وقت خدمت کے لئے تیار رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے یہ بھی شکایتیں آرہی ہیں کہ پیس ولیج اور احمدیہ ابوڈ آف پیس میں بعض لڑکوں کو نشہ کرنے کی عادت ہے۔ سگریٹ میں کوئی چیز ڈال لیتے ہیں یا marijuana پیتے ہیں اور یہ تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے مہتمم تربیت سے دریافت فرمایا کہ آپ کی کیا جاب ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ وہ بینک میں IT کے شعبہ میں کام کرتے ہیں۔ مہتمم تربیت کے ساتھ مربی سلسلہ حنان صاحب بیٹھے تھے۔ حضور انور کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ میرے پاس تعلیم کا شعبہ ہے۔ اس پر حضور انور نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ مہتمم تربیت کو مہتمم تعلیم بنائیں اور مہتمم تعلیم کو مہتمم تربیت بنائیں۔

حضور انور نے نئے مہتمم تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: آپ ایسے خدّام کا پتہ کریں جو نشہ کی برائی میں ملوث ہیں اور پھر ان کی تربیت کا پلان بنائیں۔ آپ مربی ہیں۔ آپ کا دینی علم بھی ہے اور آپ کی عمر بھی ایسی ہے کہ ان خدام سے رابطہ کر کے اپنے قریب لا سکتے ہیں۔ آپ پڑھے لکھے بھی ہیں اس لئے آپ کی اپروچ زیادہ بہتر ہو سکتی ہے۔ بعدازاں حضور انور نے نائب صدران سے باری باری ان کے سپرد کاموں اور شعبوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے معتمد صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ تو جاب کرتے ہیں۔ معتمد کو بڑا وقت دینا پڑتا ہے۔ کیا آپ دو تین گھنٹے روزانہ دے سکتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ اتنا وقت روزانہ دے سکتا ہوں۔ حضور انور کے استفسار پر معتمد صاحب نے بتایا کہ ہماری کل 87 مجالس ہیں اور سب مجالس ہر ماہ اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا ان رپورٹس پر تبصرہ کس طرح بھجوایا جاتا ہے؟ اس پر معتمد صاحب نے عرض کیا تمام مہتممین اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ بھجواتے ہیں۔

حضور انور نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے سالانہ اجتماع میں اور دوسرے تربیتی پروگراموں اور کلاسز میں خدام کے ساتھ سوال و جواب کی مجالس رکھا کریں جس میں جو نوجوان مربی ہیں وہ ان کے سوالوں کا جواب دیں۔ نوجوان مربیان یہاں کا ماحول نوجوانوں کے حالات اور ان کی زبان اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس پر صدر صاحب مجلس نے بتایا کہ اس قسم کے بعض پروگرام ہم نے چھوٹے لیول پر کئے ہیں۔ حضور انور نے سوالات کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کس قسم کے سوالات ہوئے ہیں؟ صدر صاحب نے جواب دیا کہ زیادہ تر ڈرگس، الکہل اور اسکول میں جو چیلنجز ہیں اس بارہ میں گفتگو ہوئی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ایسی مجالس سے ہی آپ کو پتہ لگ جانا چاہئے کہ کون نشہ کی برائی میں ملوث ہے۔ مہتمم مقامی کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنا نائب مہتمم جامعہ کے سینئر طلباء میں سے کسی کو بنائیں یا یہاں جو تین چار مربیان جماعتی دفاتر میں کام کر رہے ہیں ان میں سے کسی ایک کو بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا: پیس ولیج کی شکایت زیادہ ہے کہ یہاں بعض لڑکوں کو نشہ کی عادت ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ان کی تربیت ضروری ہے۔ اور پھر یہ ہے کہ اگر کوئی اس برائی میں ملوث ہے تو اسے مسجد آنے سے نہیں روکنا۔ اس کو تو قریب لانے کے لئے ضرور مسجد لائیں۔ لیکن اس کی نگرانی رکھیں کہ اس کی دوسرے لڑکوں سے دوستی نہ ہو جائے اور اس کی وجہ سے دوسرے نشہ کے عادی نہ بن جائیں لیکن اسے یہ کہنا کہ تم مسجد نہیں آسکتے تم نشہ کر رہے ہو۔ تو وہ باہر بیٹھ کر وہی کام کرتا رہے گا۔ مسجد آنے کے نتیجہ میں اس کی کم از کم کوئی Attachment تو جماعت کے ساتھ ہوگی۔ اب کل ہی مجھے مربیان کی میٹنگ میں ایک مربی نے بتایا کہ ایک لڑکے کو کہا کہ نماز پر مسجد چلو تو اس نے آگے سے کہا کہ مجھے Ban کیا ہوا ہے میں مسجد نہیں جا سکتا Ban کرنے کا تو کسی کو اختیار نہیں ہے۔ آپ نے تو ایسے لڑکوں کو قریب لانا ہے، نہ کہ ان کے مسجد آنے پر پابندیاں لگانی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں جب اکٹھے رہ رہے ہیں تو اکٹھے رہنے کے جو فوائد ہیں وہ زیادہ ہونے چاہئیں اور نقصان کم لیکن یہاں بعض دفعہ نقصان زیادہ ہو رہے ہیں۔ نعرے تو آپ بڑی بلند آواز میں لگاتے ہیں لیکن صرف نعروں سے دنیا فتح نہیں ہوا کرتی۔ عمل سے ہوتی ہے اور آپ نے اپنے اندر عمل پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

مہتمم مال سے حضور انور نے بجٹ کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ جس پر مہتمم مال نے بتایا کہ ہمارا ایک ملین ڈالرز کا بجٹ ہے۔ سات لاکھ دس ہزار ڈالرز ممبر شپ چندہ ہے اور ایک لاکھ 78 ہزار اجتماع کا چندہ ہے۔ باقی اطفال الاحمدیہ اور بعض دوسری مدّات کو شامل کر کے مجموعی طور پر ایک ملین ڈالرز بن جاتا ہے۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر خادم سے کوشش کر کے چندہ لیں خواہ کوئی تھوڑا دیتا ہے یا زیادہ، کچھ نہ کچھ ضرور دے اور ہر خادم کا خدام الاحمدیہ کے ساتھ جڑنا ضروری ہے۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے اطفال کی تجنید کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر مہتمم اطفال نے بتایا کہ مجالس کے لحاظ سے 1980 تجنید ہے جبکہ ہمارے مرکز کے ریکارڈ کے مطابق اطفال کی تجنید 2154 ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: مجالس کو کہیں کہ اپنی تجنید ٹھیک کرو۔ اپنی عاملہ میں تجنید کا کوئی ایسا سیکرٹری بنائیں جو مجالس کے پیچھے پڑا رہے اور تجنید ٹھیک اور مکمل کروائے۔

حضور انور نے مہتمم اطفال کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ بچپن میں جو 15،14 سال کی عمر ہے اس میں نشہ وغیرہ کی عادت پڑتی ہے۔ اس عمر میں آپ لوگ خاص طور پر نظر رکھیں اور باقاعدہ ایک پلان بنائیں کہ کس طرح ان کی تربیت کرنی ہے۔ اس کام کے لئے اپنے ساتھ عاملہ میں یا اپنے نائب کے طور پر نوجوان مربیان میں سے کسی مربی کو رکھیں۔ دو مربیان ہو جائیں تو بہتر ہے۔ پھر ان کے مجالس کے دورے بھی کروانے ہوں گے۔ خاص طور پر جو 13 تا 15 سال کے بچے ہیں ان کو سنبھالنا بہت ضروری ہے۔ آپ اطفال میں سنبھال لیں گے تو پھر خدام الاحمدیہ میں جا کر تربیت کے شعبہ کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔ محنت جو کرنی ہے بچپن میں کر دیں۔

مہتمم تعلیم کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اب چند دنوں تک خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو رہا ہے اس لئے اپنا نئے سال کا پلان جلد بنا لیں۔

مہتمم عمومی نے حضور انور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جماعتوں میں جو ہمارے سنٹرز ہیں، مساجد ہیں وہاں اکثر سنٹرز میں خدام سیکورٹی کی ڈیوٹی دیتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: جن جماعتوں میں بھی خدام موجود ہیں وہاں سنٹرز میں ڈیوٹی ہونی چاہئے۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو پلان پہلے بنا ہوا ہے وہ لے لیں اور اس میں مزید جو اضافہ کرنا ہے اور اپنے پروگرام کے مطابق اس میں جو شامل کرنا ہے وہ کر کے صدر صاحب سے منظوری لے کر کام شروع کریں۔ تربیت بڑی اہم چیز ہے۔ تربیت اگر ہو جائے تو پھر جو باقی شعبے ہیں، شعبہ مال، تبلیغ اور جو دوسرے شعبے ہیں ان سب کی مدد ہو جاتی ہے۔ تربیت کا شعبہ سب سے اہم ہے۔

مہتمم اشاعت نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ گزشتہ سال ہمارا خدام کا رسالہ تین بار شائع ہوا تھا۔ اس سال چھ رسالے شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اس کا مطلب ہے ہر دو ماہ بعد شائع ہوگا۔

مہتمم تبلیغ کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے ساتھ تبلیغ کے لئے ایک ٹیم بنائیں۔ ٹیم کے بغیر کام نہیں ہوتا۔ تربیت والوں کو بھی ٹیم بنانا ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ لڑکے تبلیغ کے پروگراموں میں شامل کریں۔

مہتمم تبلیغ نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ نے 43 بیعتیں کروائی تھیں ان میں سے 26 کے ساتھ بڑا اچھا رابطہ ہے جبکہ باقی کے ساتھ ابھی رابطہ نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جن لوگوں کے ذریعہ یہ بیعتیں ہوئی تھیں۔ ان کے ذریعے یہ رابطے قائم کریں۔ وہ بیعتیں کروانے والے انصار ہیں یا لجنہ ہے یا کوئی بھی ہے۔ ان کے ذریعہ رابطہ کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے مہتمم تربیت نو مبائعین سے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سال میں جو خدام کی بیعتیں ہیں وہ 54 ہیں۔ گزشتہ سال خدام کے ذریعہ جو 46 بیعتیں ہوئی ہیں ان میں سے خدام کی تعداد صرف آٹھ ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ان سب کے ساتھ آپ کا مستقل رابطہ رہنا چاہئے۔ ان کی تربیت کا ایسا پروگرام بنائیں کہ تین سال کے اندر یہ جماعت کی Main stream میں آجائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری تبلیغ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اپنا تبلیغ کا پلان بنائیں اور بڑا Ambitious پلان ہونا چاہئے اور اپنا بیعتوں کا ٹارگٹ کم از کم 100 رکھیں۔ مہتمم تبلیغ نے بتایا کہ ہم خدام کو تبلیغ کیلئے تیار کر رہے ہیں اور ایک پروگرام یہ ہے کہ خصوصی داعی الی اللہ تیار کریں انکی تعداد 260 ہے۔ اسی طرح ہم بعض سیمینارز کا بھی انعقاد کر رہے ہیں۔

محاسب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حسابات چیک کرتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: محاسب کا کام یہ ہے کہ ہر تیسرے مہینہ حسابات کا پورا آڈٹ کیا کرے اور جو بل ہیں وہ محاسب سے پاس ہو کر جانے چاہئیں۔

مہتمم خدمت خلق نے عرض کیا کہ ہمارا پروگرام یہ ہے کہ آئندہ سال ایک ہزار بلڈ ڈونر یونٹس اکٹھے کریں۔ حضور انور نے فرمایا: خدام اپنی چیریٹی واک آرگنائز کریں۔ انصار اللہ اپنی علیحدہ چیریٹی واک کرے۔ جماعتی نظام یا ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ جو چیریٹی واک ہوتی ہے وہ اپنی جگہ ہے لیکن خدام نے اپنی علیحدہ چیریٹی واک آرگنائز کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں خدام الاحمدیہ نے چیریٹی واک میں چار لاکھ پاؤنڈ کے قریب اکٹھا کر لیا تھا اور انصار اللہ نے اپنی چیریٹی واک میں قریباً پونے چار لاکھ پاؤنڈ اکٹھا کر لیا تھا۔ اگر یہاں بھی خدام کی اور انصار کی اپنی اپنی چیریٹی واک ہو تو بہت بہتر رزلٹ آسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جب چیریٹی واک کے ذریعہ یہ رقم اکٹھی ہو تو پھر لوکل چیریٹیز اور نیشنل چیریٹیز کو دیں۔ اس موقع پر پریس اور میڈیا کو بلائیں تا کہ لوگوں کو پتہ لگے کہ احمدی نوجوان دنیا کے لئے خدمت کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنی کوئی مشہوری نہیں کرنی اور نہ کوئی اپنا احسان جتانا ہے اور نہ یہ چرچا کرنا ہے کہ ہم نے یہ پیسے اکٹھے کئے ہیں۔ پریس اور میڈیا کو اس لئے بلانا ہے کہ اسلام کا جو نام بدنام ہو رہا ہے اس کی صحیح تصویر پیش کرنی ہے اور اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے نئے راستے کھلیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ان جگہوں پر بھی چیریٹیز کو رقم تقسیم کریں جہاں جماعت کا تعارف نہیں ہے اور جن جگہوں پر تعارف ہے وہاں بھی تقسیم کریں۔ حضور انور نے فرمایا: مختلف پروگراموں میں بہت سے لوگ آکر مجھے ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں اسلام کا پتہ نہیں ہے۔ یہ لوگ احمدیوں سے تعلقات کی وجہ سے فنکشن پر آتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے ان لوگوں کے ساتھ تعلقات ہیں وہ سطحی قسم کے ذاتی تعلقات ہیں۔ جو جماعت کا، اسلام کا تعارف ہے وہ آپ لوگ ان کو صحیح طرح نہیں دیتے۔ اگر صرف آپ کا ذاتی تعارف ہے تو کوئی فائدہ نہیں۔ اسلام کا تعارف اصل چیز ہے۔

مہتمم تجنید سے حضور انور نے تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف نے بتایا ہماری 4506 تجنید ہے۔

مہتمم مال نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ہمارے

ریکارڈ میں شعبہ تجنید کی نسبت پندرہ، سولہ سو کی کمی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ مجالس میں اپنے منتظم تجنید کو فعال کریں جو گراس رُوٹ لیول پر جا کر تجنید مکمل کرے اس طرح آپ کی تجنید بہت بہتر ہو سکتی ہے۔ نیز حضور انور نے فرمایا: آپ خود بھی مجالس کے دورے کریں۔ اسی طرح باقی ہر مہتمم بھی سال میں ایک یا دو دورے اپنی مجالس کے کرے اس طرح آپ کے منتظمین Active ہوں گے۔

مہتمم وقار عمل نے حضور انور کی خدمت میں اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا جو بھی جماعتی اِیونٹس ہوتے ہیں ان کی تیاری اور وائنڈ اَپ خدام کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ بریڈ فورڈ میں جو ہماری زمین ہے وہاں وقار عمل ہوتا ہے۔

مہتمم امور طلباء نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ طلباء کی تعداد 1209 ہے۔ یونیورسٹی میں 394 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ہائی سکول جانے والے طلباء کی تعداد سات سو ہے۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ طلباء کو Encourage کریں کہ یونیورسٹیوں میں جایا کریں۔ خاص طور پر پاکستان سے آنے والے جو وہاں میٹرک، ایف اے کر کے آرہے ہیں اور جو رفیوجیز بن کے آرہے ہیں ان کو بھی کہیں کہ پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔ اسی طرح یہاں گریڈ 12 کرنے کے بعد بعض طلباء آگے نہیں پڑھتے۔ انہیں بھی توجہ دلائیں کہ وہ پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔

مہتمم صنعت و تجارت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: اپنا پلان بنائیں اور جو خدام فارغ بیٹھے ہیں انہیں کام پر لگائیں۔ فارغ بیٹھے ہوئے انٹرنیٹ دیکھتے رہتے ہیں اور گپیں مارتے ہیں اور بعض نشہ بھی کرتے رہتے ہیں اس وجہ سے نشہ بھی بڑھ رہا ہے اور غلط قسم کی حرکتیں بھی بڑھ رہی ہیں اور اسی لئے شادیاں ہونے کے بعد رشتے بھی ٹوٹ رہے ہیں۔ جو سوچ ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ہر شعبہ اگر اپنا اپنا کام کر رہا ہو تو ہر شعبہ ہی تربیت کا شعبہ بن جاتا ہے۔

مہتمم صحت جسمانی نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ خدام باسکٹ بال اور کرکٹ وغیرہ کھیلتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام گیم کرتے ہیں۔ مجالس سے آپ کے شعبے کے حوالہ سے کیا رپورٹس آتی ہیں۔ آپ بھی نئے سال کا پلان بنائیں۔

مہتمم تحریک جدید کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ کے پاس کیا ریکارڈ ہے۔ خدام الاحمدیہ نے کتنا حصہ تحریک جدید میں ڈالا ہے۔ آپ نے کتنا مجموعی چندہ اکٹھا کیا ہے۔ جو آپ کا حصہ ہے۔ آپ کا Share ہے اس کا تو آپ کے پاس ریکارڈ ہونا چاہئے۔ بعد ازاں چار معاونین صدر نے باری باری اپنے سپرد کام کے بارہ میں بتایا۔ اس کے بعد قائدین علاقہ جات نے باری باری بتایا کہ ان کے سپرد کون کون سے علاقے ہیں اور کتنے ریجن اور مجالس ہیں۔ حضور انور نے قائدین علاقہ اور ریجنل قائدین سے فرمایا کہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ خدام کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ تربیت کر لیں تو باقی سارے کام آسان ہو جاتے ہیں۔

سوالات کے جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عاملہ کے ممبران کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ جو الیکشن کیمپینگ میں بعض سیاستدانوں کو سپورٹ کیا جاتا ہے ان میں سے بعض پولیٹیسین نے علی الاعلان کہا ہوتا ہے کہ ہم gay یا lesbian ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ ان کو ووٹ نہ دیں۔ آپ نہ تو ان کی مخالفت کریں اور نہ ہی انہیں سپورٹ کریں۔ ایسے کسی امیدوار کے مقابلہ پر کوئی اچھا کینڈی ڈیٹ آجاتا ہے جو شریف ہے تو پھر اس کی سپورٹ کرنی چاہئے۔ کسی کو سپورٹ کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے کی مخالفت ہو رہی ہے۔ دوسرے کی مخالفت کئے بغیر بھی سپورٹ ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر سارے ہی ایک جیسے ہیں تو پھر ہر ایک نے اپنا اپنا فیصلہ کرنا ہے۔ اس میں زیادہ involve ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب آپ زیادہ involve ہوتے ہیں تو نقصان ہی ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن لوگ سوال کرتے ہیں کہ کیا آپ ایسے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں؟ سویڈن میں بھی مجھ سے کسی نے یہی پوچھا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ میں ایسے لوگوں سے نفرت تو نہیں کرتا اور نہ ہی میں انہیں مسجد میں آنے سے روکتا ہوں۔ اگر کوئی نماز پڑھنے آتا ہے تو بیشک آئے۔ Love for all کا نعرہ یہی ہے کہ مجھے ان لوگوں سے ہمدردی ہے اور ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو اگلے جہان کے عذاب سے بچاؤں یا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچاؤں۔ لڑکے یہ سوال بھی کر دیتے ہیں کہ آپ کا تو نعرہ ہے Love for All Hatred for None پھر ان لوگوں سے نفرت کیوں کرتے ہیں؟ ڈنمارک میں بھی مجھ سے ایک جرنلسٹ نے یہی سوال کیا تھا۔ میں نے یہی کہا تھا کہ ہمیں ہر ایک سے ایک جیسا پیار نہیں ہو سکتا۔ ایک ماں کو جو اپنے بچہ سے پیار ہو سکتا ہے اس کو اپنے بھائی سے نہیں ہو سکتا۔ باپ سے جو پیار ہے وہ سسر سے نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہر ایک سے پیار کا اپنا اپنا معیار ہے۔

حضرت علیؓ کے بیٹے نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا آپ کو مجھ سے پیار ہے؟ اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ ہاں۔ بیٹے نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ سے بھی آپ کو پیار ہے؟ حضرت علیؓ نے کہا کہ ہاں۔ اس پر بیٹے نے کہا تو پھر دو پیار اکٹھے کس طرح ہو گئے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب اللہ کا پیار آئے گا تمہارا پیار پیچھے چلا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ بیٹے سے نفرت پیدا ہو جائے گی۔ تو اصل بات کو سمجھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ ہمارے پیار کا معیار یہ ہے کہ ہمیں ہمدردی ہے اور اس ہمدردی کی وجہ سے ہم نہیں چاہتے کہ ایک چیز جو ہمارے نزدیک بری ہے اسے دوسرے کے لئے پسند کریں۔ میرا تم سے پیار اور ہمدردی کا تقاضا یہی ہے کہ میں تمہیں اس چیز سے بچاؤں جو میرے نزدیک تمہیں نقصان پہنچائے گی۔ اور میرے ایمان کے مطابق تمہارا ان غلط حرکتوں میں ملوث ہونا تمہیں نقصان پہنچائے گا۔ یہ چیز اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو نہیں کہا تھا کہ آپ ان لوگوں کو ماریں اور قتل کریں۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو سفارش کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو چھوڑ دے۔ اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ کر دیا۔ لیکن جو بھی عذاب دیا اللہ تعالیٰ نے دیا تھا۔ یہ اللہ کا معاملہ ہے۔ ہمارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو بتائیں کہ یہ غلط چیز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے پتہ ہے کہ اکثر لوگ جب سے یہ قانون پاس ہونے شروع ہوئے ہیں صرف فیشن کے طور پر ایسے کلبوں میں جانے لگ گئے ہیں۔ انگلستان میں بھی انگریزوں کے کئی کیسز میرے سامنے آئے ہیں۔ خود بتاتے ہیں کہ پہلے اچھے بھلے شریف آدمی تھے لیکن جب سے کلب بنے غلط حرکتوں میں پڑ گئے حالانکہ شادی شدہ، بیوی بچوں والے ہیں۔ اسی طرح بعض احمدیوں میں بھی ایسے لڑکے تھے جن کو یہ بیماری تھی۔ میں نے پہلے ان کو سمجھایا اور پھر ان کا علاج کروایا تو وہ ٹھیک ہو گئے ہیں بلکہ ان کی شادی بھی ہو گئی اور میاں بیوی کے تعلقات بھی ٹھیک ہیں۔ لیکن وہ خود بھی determined تھے کہ ہم نے علاج کرانا ہے، ہم نے اپنے آپ کو ٹھیک کرنا ہے۔ تو اس کا نفسیات سے بڑا تعلق ہے۔ آپ لوگوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ بغیر شرمائے اس بات کو صحیح طرح لوگوں کے ذہنوں میں بٹھائیں۔ ہمارے لوگ فوراً شرمانے لگ جاتے ہیں۔ یا تو جواب نہیں دیں گے یا پھر سختی کریں گے۔ اس لئے آپ کو ایسی ٹیم بنانی پڑے گی جو نہ سختی کرنے والی ہو اور نہ شرمانے والی ہو۔ بیچ کا راستہ نکالنا ہوگا۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ خدام کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنے کا رجحان کم ہے۔ ہم نے کوشش تو کی ہے لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت ساروں میں رجحان نہیں ہے کیونکہ بعض کتابیں مشکل ہیں۔ ساری کتابیں انگلش میں ترجمہ بھی نہیں ہوئیں۔ اس لئے تعلیم کے شعبہ کو چاہئے کہ Essence of Islam میں سے مختلف ٹاپکس کے اوپر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات نکال کر اپنا ایک نصاب بنالیں۔ وہ لڑکوں کو پڑھنے کے لئے دیں تاکہ ان میں رجحان پیدا ہو۔ پھر انہیں بتائیں کہ یہ ریفرنس فلاں فلاں کتابوں میں مل سکتا ہے۔ تو اس طرح دلچسپی پیدا کرنے سے رجحان بڑھے گا۔ ہر ایک کے اپنے اپنے دلچسپی کے مضمون ہوتے ہیں۔ تو ہر ایک کو دیکھنا ہوگا۔ اگر ہر لیول پر کام ہو رہا ہو اور خدام الاحمدیہ گراس رُوٹ لیول پر بھی ایکٹو ہو تو ہر ایک زعیم یا منتظم یا ناظم اپنے خدام کے مطابق اقتباسات نکال سکتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہاں کے پڑھے لکھے لڑکوں کا رجحان کیا ہے؟ آپ لوگ ایک کتاب رکھ دیتے ہیں کہ اس کو پڑھ لو۔ ہم اس کا امتحان لیں گے۔ تو وہ پھر امتحان کی خاطر ہی پڑھتے ہیں، ان کو دلچسپی نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر طبقہ کو مدِنظر رکھ کر سلیبس بنائیں۔ بعض لوگ یہاں نئے آرہے ہیں۔ ان میں سے بعض پڑھے لکھے نہیں ہوتے۔ ان کو انگلش بھی نہیں آتی۔ تو ایسے لوگوں کو کوئی اَور کتاب دے دیں۔ ہر ایک کا اس کے لیول کے مطابق مختلف سلیبس ہو۔ پھر ان کے امتحان لیں گے تو دلچسپی بھی پیدا ہوگی اور فائدہ بھی ہو جائے گا۔ کچھ نہ کچھ دینی علم بھی بڑھے گا۔ بجائے اس کے کہ ایک کتاب لے کر اس کے پیچھے چل پڑیں، ہر ایک کی نفسیات کے مطابق اور اس کی علمی حیثیت کے مطابق سلیبس بنائیں تاکہ وہ اس کو پڑھے۔ یہاں آپ ایک ہی اصول نہیں چلا سکتے۔ پاکستان میں ایک اصول چل جاتا تھا کیونکہ وہاں سارے لوگ ایک ہی لیول کے ہیں۔ یہاں خدام کو زیادہ سے زیادہ involve کرنے کیلئے نئے نئے طریقے ایکسپلور کرنے ہوں گے۔ جو لڑکے یہاں پلے بڑھے ہیں ان سے مشورہ کیا کریں اور ان کو ٹیم میں شامل کریں۔ ان سے مشورہ کر کے پھر تعلیمی سلیبس اور امتحانوں کا طریقِ کار بنائیں۔ یہ نہ ہو کہ ہمارے بڑوں نے یہ مشورہ دیا تھا اس لئے ایسے ہی کرنا ہے۔ بڑوں کی سوچ اور ہے اور جو یہاں پیدا ہوئے ہیں یا جو پچیس تیس سال سے یہاں رہ رہے ہیں ان کی سوچ اور ہے۔ سات آٹھ سال کی عمر میں جو لڑکا آیا تھا اس کی سوچ اور ہوگی اور اس کے بڑے بھائی کی سوچ اور ہوگی چاہے دونوں خادم ہی ہوں۔ آپ بڑے بھائی کو اور طریق سے ڈیل کریں گے اور چھوٹے کو اور طریق سے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ ہم خدام کو پروگراموں میں شرکت کرنے کیلئے encourage بھی کرتے ہیں لیکن عموماً یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ پچاس فیصد تو شامل ہوتے ہیں لیکن باقی خدام ویسٹرن سوسائٹی میں بہت زیادہ indulge ہو چکے ہیں اور اپنی Jobs میں busy رہتے ہیں۔ اس حوالہ سے کیا کرنا چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کے interest کے لئے آپ کو کوئی نہ کوئی طریق نکالنا پڑے گا۔ بعضوں کو کھیلوں کے ذریعہ سے، بعضوں کو ٹورنامنٹس کے ذریعہ سے، بعضوں کو سائیکلنگ کے ذریعہ سے قریب لانا پڑے گا۔ یوکے والوں نے سائیکلنگ کلب اور اس طرح کی activities شروع کی ہیں۔ اس میں خدام کی involvement ہوئی ہے۔ پھر صدر مجلس اور نائب صدران کا بھی کام ہے وہ زیادہ سے زیادہ دورے کریں۔ اپنے ساتھ یہاں کے جامعہ کے سینئر سٹوڈنٹ یا یہاں کے پڑھے ہوئے مربیان کو لے کر جائیں۔ ان کے ساتھ سوال و جواب کی مجالس لگائیں۔ یہ تو ایک مسلسل کوشش ہے۔ ایک دن میں تو آپ کسی میں تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے۔

اسی خادم نے دوسرا سوال کیا کہ چونکہ یہاں نمازوں کے ٹائم frequently change ہوتے ہیں اسلئے پنج وقتہ نماز کی عادت کو قائم رکھنا بہت مشکل ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سردیوں میں تو ویسے ہی ظہر اور عصر جمع ہو جاتی ہے۔ اس کا تو ایک فکسڈ وقت ہوتا ہے۔ ایک بجے، ڈیڑھ بجے، دو بجے یا جو بھی آپ نے رکھنا ہے۔ فجر کا وقت تبدیل ہو رہا ہوتا ہے۔ پاکستان میں بھی خاص موسموں میں بڑی جلدی جلدی چینج ہو رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح عشاء کا وقت بھی فکس کر سکتے ہیں۔ ضروری تو نہیں کہ سردیوں میں جلدی ہی وقت رکھنا ہے۔ اتنی جلدی تو کسی نے جا کر سونا نہیں ہوتا۔ لندن میں بھی عشاء کا وقت عموماً آٹھ، ساڑھے آٹھ کے درمیان گھوم رہا ہوتا ہے۔ اگر 5 بجے سورج ڈوب گیا ہے تو ڈوبنے دیں۔ مغرب 5 بجے پڑھ لیں، عشاء 8 بجے پڑھیں۔ گرمیوں میں عشاء ساڑھے دس بجے ہوتی ہے تو صرف مئی اور جون کے دو ہی مہینہ ہوتے ہیں۔ آگے جولائی میں پھر تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ دو یا اڑھائی مہینے ہی ایسے ہوتے ہیں جہاں اوقات frequently change ہو رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نمازوں کے وقت تو ہم تبدیل نہیں کر سکتے۔ یہ تو ذمہ داری ہے۔ احساس پیدا کرنا پڑتا ہے جو آپ لوگوں نے پیدا کرنا ہے۔ اسی لئے تو خدام الاحمدیہ کی تنظیم بنائی ہے۔ یہ احساس پیدا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری پیدائش کا مقصد عبادت بتایا ہے۔ اس کو ہم نے سمجھنا ہے۔ بے شک دنیا میں بہت زیادہ ڈوب گئے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے اس مقصد کو اپنے سامنے رکھنا ہے۔ نوجوانوں کو یہ قیادت اسی لئے دی گئی تھی کہ نوجوان اپنے لڑکوں کو سنبھال سکیں۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ تربیتی اور تعلیمی حوالہ سے کافی مسائل ہیں لیکن خدام الاحمدیہ کی جو کریم ہے وہ جامعہ احمدیہ میں ہوتی ہے لیکن ان کا اپنا شیڈول بھی اتنا tight ہوتا ہے کہ ہمیں ان سے help لینے میں مشکل پیش آتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کے ویک اینڈ تو فارغ ہوتے ہیں۔ ویک اینڈ پر انہیں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہاں تو 40-35 مربیان ہو چکے ہیں۔ آپ ان کے پروگرام بنا سکتے ہیں۔ آج سے چار سال پہلے تو آپ کہہ سکتے تھے کہ یہاں مربیان کی کمی ہے۔ اب تو صرف بہانہ ہے۔ مربیان کو involve کریں۔ ان کو تو وقت دینا چاہئے اور جو نہیں دیتے ان کے بارہ میں مجھے لکھیں۔ اکثر مربیان جو یہاں یا یوکے یا جرمنی جامعہ سے پڑھے ہوئے ہیں میں ان کو کہتا ہوں کہ مہینہ میں بیوی بچوں کے لئے ایک ویک اینڈ لے گا۔ باقی تین ویک اینڈ بہرحال جماعت کو دینے ہیں۔ یہاں بھی دو بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بھی اپنے ساتھیوں کو جا کر بتا دیں گے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ کینیڈا میں جو مربیان ہیں وہ زیادہ مبلغ ہیں یا مربی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مربی اور مبلغ ایک ہی چیز ہے۔ جب وہ آپ کی اصلاح کر رہا ہے تو وہ مربی ہے۔ جب وہ باہر جا کے کسی کو تبلیغ کر رہا ہے، اسلام کے بارہ میں بتا رہا ہے تو وہ مبلغ ہے۔

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

ایک خادم نے سوال کیا کہ کئی نو مبائعین سے رابطہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن جن کے ذریعہ سے بیعتیں ہوتی ہیں وہ کام نہیں کرتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسے لوگ دس، پندرہ یا بیس percent ہوتے ہیں لیکن اکثریت تعاون کرتی ہے اور جواب دیتی ہے۔ آپ بھی ایک دو دفعہ کہتے ہیں اور پھر تیسری دفعہ کہتے ہیں کہ یہ تو مصیبت ہے، اب میں نہیں کہوں گا۔ حالانکہ خدام الاحمدیہ کا کام ہے کہ مستقل کوشش کرتے چلے جانا۔ کوشش کرتے رہیں۔ ان کو کہیں چلیں آپ نے رابطہ نہیں رکھنا تو ہمیں بتادیں، ہمیں اس کا نمبر دے دیں۔ ہم خود رابطہ رکھ لیں گے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور انور کی آمد سے کافی زیادہ نو مبائعین پروگراموں میں شامل ہوئے ہیں۔ تو درخواست ہے کہ اگر حضور انور ہر سال دورہ کریں تو آپ کی آمد کی وجہ سے کافی لوگ آجائیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سال میں 365 دن ہوتے ہیں اور 209 ملک ہیں۔ اگر میں ہر ملک میں ہر سال جاؤں تو پھر بیٹھ کر کوئی کام نہیں کروں گا۔ اس طرح تو میں 250 دن ملک سے باہر ہی رہوں گا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے اتنا بھی کوئی خاص اثر نہیں ہورہا۔ پیس ولیج میں 525 خدام اور 400 انصار ہیں جو کہ تقریباً 900 بن جاتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے یہاں اس مسجد میں 650 سے 700 نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ویسے آج ویک اینڈ کی وجہ سے حاضری کچھ بہتر تھی۔ تو اگر یہ سب لوگ آجائیں تو مسجد بھری ہونی چاہئے بلکہ overflow ہونا چاہئے۔ لیکن صبح فجر کی نماز پر آخری دو تین صفیں خالی ہوتی ہیں۔ تو میرے یہاں آنے سے کتنا فرق پڑا ہے؟ دو تین دن تک تو حاضری ٹھیک تھی پھر چوتھے دن لوگوں نے کہا کہ اب روز اتنا تردد کون کرے۔ اگر میں زیادہ دن یہاں رہوں تو میرا خیال ہے آہستہ آہستہ حاضری اور کم ہوجائے گی۔ تو یہ سوچ ہی غلط ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ سوچ پیدا کرنی چاہئے کہ نمازیں پڑھنی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی خاطر پڑھنی ہیں نہ کہ کسی شخص کی خاطر۔ ٹھیک ہے ایک attraction تو ہوتی ہے۔ لوگ باہر سے بھی آجاتے ہیں۔ جب میں جرمنی جاتا ہوں (حالانکہ وہاں زیادہ frequent جاتا ہوں) تو لوگ گرمیوں میں بھی چالیس چالیس کلومیٹر دور سے صبح فجر کی نماز پڑھنے آجاتے ہیں جب نماز بھی 4 بجے ہورہی ہوتی ہے اور رات کو دس، ساڑھے دس بجے عشاء کی نماز پڑھتے ہیں۔ پتہ نہیں انہیں سونے کا وقت ملتا ہے یا نہیں۔ لیکن یہاں کینیڈا میں تو قریب قریب کی جو جماعتیں یا مجالس ہیں وہاں سے بھی نہیں آتے۔ تو یہ تو سوچ کی بات ہے۔ یا تو یہ ہو کہ مجھے نظر آرہا ہو کہ آخر تک صفیں بھری ہوئی ہیں۔ لیکن آپ لوگ تو تین ہفتے میں بدل گئے۔ اگر سارے خدام آجائیں تو پھر آخری دو صفیں صرف خالی رہنی چاہئیں۔ اس لئے آپ لوگ خود بھی کوشش کریں۔ سارا کچھ مجھ پر نہ ڈال دیں۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ اگر کوئی خادم drug میں ملوث پایا جاتا ہے تو کیا کرنا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ ان کو قریب لانا چاہئے۔ اپنے خدام یا عہدیدار جو مضبوط کریکٹر کے ہیں اور جن کا اپنا ایمان بھی مضبوط ہے اور یہ بھی پتہ ہے کہ وہ ان کی دوستی میں نشہ میں نہیں چلے جائیں گے ان کو اس میں involve کریں، ٹیمیں بنائیں جو اُن کو قریب لانے کی کوشش کریں۔ لیکن ان کو انڈر آبزرویشن رکھنا ہے۔ پوری وِجلنس ہونی چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ وہ آکر چار اور لوگوں کو نشہ میں ڈال دے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ ہمیں parents کی طرف سے سپورٹ نہیں ملتی۔ جب انہیں بتایا جاتا ہے کہ آپ کا بیٹا نمازوں پر نہیں آرہا تو وہ صاف کہہ دیتے ہیں کہ لائف busy ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: والدین کے پاس جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر طفل ہے تو وہ اور بات ہے۔ پھر تو والدین سے ہی کہیں گے۔ لیکن اس کے بعد وہ parents کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ والدین نے کیا کرنا ہوتا ہے؟ انہوں نے تو اپنی شرمندگی بچانے کے لئے یہی کہنا ہے کہ life busy ہے۔ خدام کے ساتھ آپ کا اپنا personal contact ہونا چاہئے۔ یہ شکایتیں کرنے کی عادت چھوڑیں۔ جو شخص بیمار ہے اس کا علاج کریں۔ Parents کو صرف بتادیں کہ یہ مسئلہ ہے۔ باقی اُن سے یہ کہنا کہ تم اپنے بچوں کو کچھ کہو تو انہوں نے کوئی نہیں کہنا اور نہ وہ کہہ سکتے ہیں بلکہ آگے الٹے جواب دے دیتے ہیں۔ اگر سارے شریف ہوتے تو پھر آپ کی ضرورت کیا تھی؟ آپ سے مراد خدام الاحمدیہ کی تنظیم ہے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور ہم نے ایک ادارہ قائم کیا ہے جہاں ہم خدام کو certification وغیرہ کی ٹریننگ دیتے ہیں۔ اسے کس طرح مزید فعال بنایا جائے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے تو نہیں پتہ آپ لوگ کس طرح کام کر رہے ہیں۔ لیکن جیسے بھی کر رہے ہیں وہاں خدام کو ہر قسم کا ہنر سکھائیں۔ جو پڑھائی نہیں کرسکتے ان کو کوئی نہ کوئی skill سکھانی چاہئے تاکہ وہ کسی profession میں چلے جائیں۔ کارپنٹر ہے، پلمبر ہے، مکینک ہے، الیکٹریشن ہے یا آٹو مکینک ہے اس طرح کے ہنر سکھاتے رہیں تاکہ انہیں کوئی job ملے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ یہاں marijuana کو legalize کرنے لگے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امریکہ والے بھی marijuana کو legalize کرنے لگے ہیں اور یہاں بھی شاید کچھ کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ ہالینڈ میں بھی ساری drugs جائز ہی ہیں لیکن وہاں ہمارے لڑکے اتنے involve نہیں ہیں۔ شاید 10 فیصد ہوں لیکن 80% نہیں ہیں۔ یہ تو آپ لوگوں کو کوشش کرنی پڑے گی۔

اس کے بعد ایک خادم نے sex education کے حوالہ سے دریافت کیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک تو یہ ہے کہ پرائمری کے بچوں کو اتنا پتہ ہی نہیں ہوتا۔ وہ تو گھروں میں ماں سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ ماں کو اگر پتہ ہو تو جواب دے دیتی ہے کہ یہ غلط ہے۔ لیکن اکثر مائیں کہتی ہیں کہ چپ کر جاؤ، ہمیں نہیں پتہ۔ ایک تو جب تک مائیں educate نہیں ہوں گی اس وقت تک بچوں کو نہیں سنبھالا جاسکتا۔ باقی جہاں تک بڑے بچوں 13، 14 سال کی عمر کے بچوں کا سوال ہے تو آپ ان کو سیکس ایجوکیشن نہ بھی دیں تو جب وہ بالغ ہوتے ہیں تو یہاں ان کو ویسے ہی پتہ لگ جاتا ہے۔ تیرہ چودہ سال کی عمر میں اکثر بچے بالغ ہو جاتے ہیں تو جب یہاں سکولوں میں آپس میں ملتے جلتے ہیں تو انہیں ویسے ہی sex کا سارا پتہ ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس لئے بتاتے ہیں کہ اس کے نقصانات کا پتہ ہو۔ لڑکی کو کہہ دیتے ہیں کہ تم نے پریگننٹ نہیں ہونا۔ یہ نہیں کہتے کہ تم نے sex نہیں کرنا۔ صرف پریگننٹ نہیں ہونا باقی جو مرضی کرو۔ تو اس قسم کی باتوں کے حوالہ سے ان کی شروع میں ہی تربیت ہونی چاہئے۔ یہ ناصرات اور لجنہ کا بھی کام ہے اور خدام الاحمدیہ کا بھی کام ہے کہ بچوں کی شروع میں ہی تربیت کریں۔ اسی طرح گھروں میں ماؤں کا بھی کام ہے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ انہوں نے یہ آپشن دی ہوئی ہے کہ اگر آپ اپنے بچوں کو ان کلاسوں سے نکالنا چاہیں تو نکال لیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپشن ہے تو پھر آپ نکالنا چاہیں تو نکال لیں۔ جہاں کرسکتے ہیں وہاں کرلینا چاہئے۔ لیکن سارے والدین کو بھی تو ان باتوں کی awareness ہونی چاہئے۔ والدین بھی اور خدام الاحمدیہ بھی یہ awareness پیدا کریں۔ اکثر تو بچوں کو پتہ نہیں لگتا۔ ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ بلکہ انگریزوں کو بھی نہیں آرہی ہوتی۔ لیکن جب تیرہ چودہ سال کی عمر آتی ہے تو آپ ان کو نہ بھی پڑھائیں تو یہ اپنے دوستوں سے جن کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، فلمیں دیکھنے سے اور اب تو ہر ایک کے پاس سیل فون میں سب کچھ آرہا ہوتا ہے۔ تو وہ ان چیزوں سے پتہ کرلیتے ہیں بلکہ آپس میں discussion کرکے ہی ان کے خیالات بدل رہے ہوتے ہیں۔ اسی لئے تو آپ لوگوں نے زیادہ کوشش کرنی ہے۔ والدین کو بتائیں۔ جو والد خدام الاحمدیہ میں ہیں ان کو بھی بتائیں کہ اپنے بچوں کو اپنے ساتھ attach کریں اور انہیں بتائیں کہ یہ یہ برائیاں ہیں۔ اگر والدین ہی ان چیزوں میں ملوث ہیں تو بچوں کی کیا تربیت کریں گے؟ بڑوں اور چھوٹوں دونوں کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ یہاں marijuana کی دکانیں کھلنا شروع ہوگئی ہیں اور بآسانی مل جاتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دکانیں تو اب کھلیں گی۔ اسی لئے تو لڑکے زیادہ پی رہے ہیں۔ آپ نے لڑکوں کو سنبھالنا ہے۔ آپ دکانیں تو نہیں بند کرا سکتے۔ یہی کوشش کرنی ہے کہ سب کو بچپن سے سنبھالیں۔ میں نے یہی تو کہا ہے کہ بچپن سے کوشش کرتے چلے جائیں۔ اطفال الاحمدیہ میں بھی اور خدام الاحمدیہ میں بھی۔ اور والدین کو بھی اس کے نقصانات کے بارہ میں وقتاً فوقتاً سرکلر جاتا رہنا چاہئے۔ کوشش تو تب ہی ہوگی جب بار بار مختلف طرز پر یاد دہانیاں ہوں گی۔ اس کے باوجود اگر کوئی نشہ میں پڑے گا تو اسے خود ہی اس کے نقصانات کا پتہ لگ جائے گا۔ اب ہالینڈ میں بھی یہ کھلے عام ملتی ہے لیکن وہاں تو سارے نشہ نہیں کر رہے ہوتے۔ تو اس حوالہ سے آپ لوگوں نے کوشش کرنی ہے۔ ہر کیس کو دیکھ کر اصول بنالیں اور گائیڈ لائن draw کرلیں کہ اس کا کس کس پر اور کس طرح اطلاق کرنا ہے۔ یہ دیکھنا ہے کہ آپ نے ہر انفرادی کیس کو کس طرح deal کرنا ہے۔ اس کیلئے تربیت کے شعبہ کو بہرحال فعال ہو کر کام کرنا ہوگا۔

اس کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ کیا خدام الاحمدیہ کو dedicatedly کوئی مربی لینے کی اجازت مل سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کہ اگر خدام الاحمدیہ کو ضرورت ہے کہ وہاں کسی مبلغ کی appointment ہو تو باقاعدہ لکھ کردیں۔ اب میں نے یوکے میں وہاں اعتماد کے شعبہ کو ایک مربی دے دیا ہے۔ اجازت کا سوال نہیں ہے۔ اس کے لئے درخواست لکھیں کہ یہ ہماری درخواست ہے۔ آپ لکھ کردیں تو میں دیکھوں گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ دو بجکر تیس منٹ پر ختم ہوئی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

مختلف شعبہ جات کی حضور انور کے ساتھ تصویر

بعدازاں پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیڈا، جلسہ سالانہ کے شعبہ جات اور دوسرے مختلف جماعتی عہدیداران اور شعبہ جات نے درج ذیل 31 گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

قافلہ ڈرائیورز، GTA سیکشن، جلسہ سالانہ ناظمین، رابطہ ناظمین، خدمت خلق ناظمین، جلسہ گاہ ناظمین، مبلغین کرام، مشن ہاؤس سٹاف اور مختلف شعبہ جات کے کارکنان، نیشنل مجلس عاملہ جماعت کینیڈا، MTA اینڈ آڈیو ٹیم نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ، احمدیہ گزٹ ٹیم، پرائیویٹ سیکرٹری اینڈ تبشیر Correspondence ٹیم، مجلس عاملہ پیس ولیج، مجلس عاملہ جماعت Vaughan، مجلس عاملہ جماعت ویسٹن، مجلس عاملہ جماعت بریمپٹن، مجلس عاملہ جماعت مسی ساگا، احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن، مجلس انصار سلطان القلم، AMJ Inc، حفاظت خاص ٹیم، میڈیا ٹیم، قضا بورڈ، پچاس سالہ کھیلوں کے مقابلہ جات باسکٹ بال ونر ٹیم، فٹ بال ونر ٹیم، مختلف مقابلہ جات کے ونرز، نیشنل جنرل سیکرٹری ڈیپارٹمنٹ، رِفیوجی سیٹلمنٹ ٹیم، عمومی والنٹیئرز، خدمت خلق پارکنگ ٹیم، خدمت خلق سیکیورٹی ٹیم۔

فیملی ملاقاتیں

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لے آئے۔ جہاں فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں بارہ خاندانوں کے 52 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان سبھی افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ کا آغاز ہوا۔

نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنرل سیکرٹری صاحب سے جماعتوں کی تعداد کے بارہ میں

کلامُ الامام

”کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

دریافت فرمایا۔ جس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ کینیڈا میں کُل 45 جماعتیں ہیں اور 8 امارتیں ہیں اور سب جماعتوں سے باقاعدہ رپورٹیں آتی ہیں۔

اس کے بعد کینیڈا کے نائب امیر خلیفہ عبدالعزیز صاحب نے حضورانور کے استفسار پر بتایا کہ ان کے سپرد دفتری، تبلیغ اور فائنانس کا کام ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے معاونین بھی ہیں؟ جس پر انہوں نے بعض نام بتائے اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو سب بوڑھے ہیں۔ آپ نے سارے ایسے ہی رکھے ہوئے ہیں؟ نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ: ان کو تین نائبین دیں جن کی عمر چالیس اور پینتالیس کے درمیان ہو۔ مجھ سے منظوری لیں۔ سیکنڈ لائن تیار کریں۔ یہ کوئی کمال نہیں کہ ہم بڑا کام کررہے ہیں۔ کمال یہ ہے کہ اپنے پیچھے ٹرینڈ لوگ چھوڑ کر جائیں۔ جو آپ سے زیادہ کام کرنے والے ہوں۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کے سیکرٹری تبلیغ سے استفسار فرمایا کہ آپ نے تبلیغ کا پلان کیا بنایا ہے؟ اس پر سیکرٹری صاحب تبلیغ نے عرض کیا کہ ہر پاکستانی کو ایک ہفتہ تبلیغ کے لئے کہا گیا ہے۔ حضورانور کا ارشاد تھا کہ جو امیگرنٹ ہیں یا جو رفیوجی ہیں وہ شکرانے کے طور پر ایک ہفتہ تبلیغ کیلئے صَرف کریں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستانی اور غیر پاکستانی کی پابندی کیوں ہے؟ شکرانہ تو ہر ایک نے دینا ہے چاہے وہ امیگرنٹ ہے یا کسی skill labour کی کیٹگری میں آیا ہے، یا رِفیوجی بن کر آیا ہے۔ شکرانہ تو ہر ایک کو ادا کرنا پڑے گا۔ کون ہے جس کو حکومت کینیڈا نے دعوت نامہ بھیجا کہ تم یہاں آجاؤ ہم تمہارے بغیر چل نہیں سکتے۔ آدھے امیگرنٹس تو وہ کام ہی نہیں کرتے جس کام کی وجہ سے انہیں امیگریشن ملی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر، انجینئر یا کسی اور کام کی امیگریشن لے کر آتے ہیں لیکن یہاں آکر ٹیکسیاں چلاتے ہیں اور اس میں بھی ٹیکس بچاتے ہیں۔ انہیں تو شکرانہ ادا کرنا چاہئے۔ اس لئے ان کو بھی تبلیغی پروگراموں میں شامل کریں۔ میں نے دیکھا ہے یہاں دنیاداری زیادہ ہوگئی ہے۔ دنیاداری کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ایک طرف آپ لوگ اچھے اچھے بلند آواز میں نعرے لگا رہے ہوتے ہیں دوسری طرف جو عملی کام ہے اس میں کافی سستی ہے۔ تین چار سال پہلے آپ نے تبلیغ کا ایک مرتبہ پلان بنایا تھا۔ میں نے دو چار دفعہ آپ کی تعریف بھی کردی کہ دور دراز علاقہ میں گئے اور چرچوں میں جاکر پروگرام کئے۔ مگر چرچوں میں ایک دو دفعہ گئے اور مخالفت ہوئی تو آپ لوگوں نے تبلیغ کا پروگرام ختم کردیا۔ اس پر سیکرٹری صاحب تبلیغ نے عرض کیا کہ اب اسے پھر شروع کیا ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تین سال تو یہ معاملہ ٹھنڈا رہا۔ اگر کیا بھی ہے تو کم از کم مجھے رپورٹیں نہیں آئیں۔ اس سے پہلے غالباً زیادہ رپورٹیں آتی رہی ہیں۔ نارتھ میں بھی چلے گئے۔ دور دور تک سفر بھی کرلئے۔ بعض چرچوں میں بھی چلے گئے۔ لیکن اس کا follow up کوئی نہیں ہوا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تبلیغ کا تو تبھی فائدہ ہے جب باقاعدہ ہو۔ افریقہ میں مبلغین تھے وہ جب ایک جگہ جاتے تھے اور وہاں جماعت قائم کرتے تھے تو پھر وہاں پیدل جایا کرتے تھے اور مستقل رابطے رکھتے تھے۔ اب ہم نے بہت سی بیعتیں اس لئے ضائع کی ہیں کہ وہاں follow up کوئی نہیں۔ اب وہاں follow up شروع ہوا ہے اور دوبارہ رابطے بننے شروع ہوئے ہیں، جماعتیں بننا شروع ہوئی ہیں۔ ہر جگہ یہی حال ہے۔ یہ اصول تو ہر جگہ چلے گا۔ تبلیغ کا ایسا پروگرام بنائیں کہ ہر کوئی لیفلیٹس تقسیم کرے جس سے جماعت کا تعارف بڑھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ ایک دفعہ جماعت کے پیغام کا ابتدائی لیفلیٹ دے دو کہ ہم جماعت احمدیہ کا یہ پیغام دیتے ہیں۔ بلکہ اس کے بعد ایک اور لیفلیٹ آنا چاہئے تھا جس میں مزید تعارف ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر آنا چاہئے تھا۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ مختلف علاقوں کے لئے، مختلف نوعیت کے لوگوں کے لئے، ان کی نفسیات کو دیکھ کر لیفلیٹ بنانے چاہئیں۔ پھر دوسرے پروگرام بھی ہیں اور دوسرے Brochure ہیں وہ شائع ہونے چاہئیں۔ ہر ایک کو ملنے چاہئیں۔ تبلیغ میں صرف مذہب کو سامنے رکھ کر تبلیغ نہ کریں۔ اب تو دہریوں کی تعداد مذہب والوں سے زیادہ ہوگئی ہے۔ ان کو سامنے رکھ کر تبلیغ کے پروگرام بنائیں۔ دہریہ کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ آپ پکے مسلمان ہیں یا نہیں؟ یا آپ کا اللہ سے تعلق ہے یا نہیں؟ آپ خدا پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں؟ یا عیسائیت یا اسلام سچا ہے یا نہیں؟ اس کو تو اس سے غرض ہے کہ خدا ہے یا نہیں۔ اور ہم نے یہی چیز اس کو بتانی ہے۔ اس لئے مختلف طبقوں کے لحاظ سے تبلیغی پروگرام بنائیں۔ آپ لوگ ایک پمفلٹ کو لے کر اس کو تقسیم کرتے گئے۔ تین لاکھ، چار لاکھ، پانچ لاکھ، ایک ملین کرلیا۔ اس کے بعد میں نے جو کہا تھا کہ اگلا پمفلٹ آنا چاہئے، وہ آیا نہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے یہی کہا تھا کہ کچھ لیف لیٹس امن اور اسلام کے بارہ میں ہونے چاہئیں اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بارہ میں ہوں تا کہ لوگوں کو توجہ پیدا ہو۔ یہ لوگ جو نہیں مانتے، وہ اس لئے نہیں مانتے کیونکہ ان کو اللہ کی ذات کا کچھ تجربہ نہیں۔ غالباً Ottawa میں کوئی شخص آیا ہوا تھا جس نے کہا کہ مجھے خدا پر کوئی یقین نہیں۔ لیکن میری باتیں سننے کے بعد کہنے لگا کہ مجھے یہ توجہ پیدا ہوگئی ہے کہ شاید خدا ہو۔ اس طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ آخر وہ لوگ جو وہاں آئے وہ کسی کے رابطے کی وجہ سے ہی آئے تھے۔ تو ان رابطوں کو بڑھانا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ ان کو اسلام کا پتہ ہی نہیں باوجود اس کے کہ وہ احمدیوں کو بھی جانتے ہیں۔ یہ تو پتہ ہے کہ کس کو لے کر آنا ہے۔ لیکن اس بندے کو یہ نہیں پتہ تھا کہ احمدیت کیا ہے۔ یہی تبلیغ کا کام ہے کہ جو بھی آپ کا رابطہ ہو چاہے وہ سیاست دانوں سے ہو یا خارجیہ کے شعبہ کے ذریعہ سے ہو، امورِ عامہ کے ذریعہ سے ہو یا کسی بھی شعبے کے ذریعے سے ہو۔ جس سے بھی رابطہ ہوا سے احمدیت کا تعارف بھی ہونا چاہئے کہ احمدیت کیا چیز ہے تا کہ پیغام آگے پہنچے۔ اگر انصار اللہ یو کے ایک لاکھ کی تعداد میں کتاب لائف آف محمدؐ اور ایک لاکھ سے زائد پمفلٹ لوگوں کو دے سکتی ہے تو آپ لوگ بھی جماعتی طور پر دے سکتے ہیں۔ انصار اللہ کی تعداد تو جماعت سے کم ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر یہ بھی ہے کہ آپ کتابیں لفافے میں بند کرکے دے دیتے ہیں۔ آپ کو پتہ نہیں کہ اس شخص نے پڑھی ہے یا نہیں۔ اس لئے اس کتاب کو فروخت کریں۔ جو شخص ایک چیز خریدتا ہے تو وہ پڑھتا بھی ہے۔ بے شک معمولی سی قیمت ہو۔ چاہے ایک ڈالر کی بیچیں۔ جو خریدے گا وہ پڑھے گا۔ میں Boris Johnson جو لندن کا میئر تھا اس کے آفس گیا تھا۔ اس سے قرآن کریم کی باتیں ہو رہی تھیں۔ میں نے اس کے شیلف پر دیکھا کہ ایک قرآن کریم پڑا ہوا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ اسے پڑھا بھی ہے؟ تو کہتا ہے جب سے آیا ہے نہیں کھولا۔ ان کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ جاکر رکھ دیتے ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ اس کو تھوڑا سا پڑھو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ جب تک مستقل رابطہ نہیں ہوگا، اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کچھ لوگ ٹارگٹ کرنے چاہئیں، ان کے پاس بار بار جانا چاہئے۔ کچھ سیاست دان، کچھ بڑے لوگ، کچھ پروفیسر ٹارگٹ کرلیں۔ یہ سب آپ کے مستقل رابطے میں ہوں۔ یہ نہیں کہ کینیڈا ڈے ہوگا تو ان سے رابطہ کریں گے یا کرسمس پر کیک بھیج دیں گے۔ ویسے بھی سارا سال رابطہ رہنا چاہئے۔ سیکرٹری امورِ خارجہ ان لوگوں سے رابطہ بڑھائیں۔ سال میں دو چار دعوتیں ہوجائیں تو رابطہ ہوجاتا ہے۔ پریس کے لوگوں کے ساتھ بھی رابطہ ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی مدد کرتا ہے۔ یہ جو میڈیا اور پریس میں جماعت کے حق میں ایک ہوا چلی ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اب آپ اسی بات پر خوش رہیں گے کہ Peter Mansbridge کا ایک انٹرویو ہوگیا تو کافی ہوگیا۔ ہم نے جو حاصل کرنا تھا، کرلیا۔ ابھی تو آپ نے صرف سیڑھی کے کونے پر پاؤں رکھا ہے۔ ابھی تو بہت زیادہ سیڑھیاں چڑھنی ہیں۔ صرف ایک Mansbridge نہ ہو بلکہ سینکڑوں، لاکھوں Mansbridge ہوں۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری صاحب تبلیغ نے بتایا کہ پچھلے سال میں چار لاکھ اکاون ہزار فلائر تقسیم ہوئے۔ اس میں امن کے موضوع سے تعلق رکھنے والے بھی شامل تھے اور بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور لائف آف محمد پر بھی فلائر شامل ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جن لوگوں سے رابطہ کرتے ہیں ان سے بعد میں مستقل رابطہ ہونا چاہئے۔ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ سے بھی یہی تاثر ملا ہے کہ تبلیغ کے شعبہ میں جو بیعتیں ہوتی ہیں ان میں سے آدھوں سے اس لئے رابطے ختم ہوجاتے ہیں کہ جس contact کے ذریعہ سے بیعت ہوئی ہوتی ہے وہ آگے active نہیں ہوتا۔ حالانکہ تین سال بہرحال اس کو تربیت نومبائعین کے تحت رکھ کر اپنے ساتھ چلانا ہوگا۔ جس احمدی کے ذریعہ سے بیعت ہوئی اس کو بھی احساس دلانا ہوگا کہ تم نے یہ بیعت کرالی اور اب یہ نہ سمجھو کہ تم نے اپنا مقصد حاصل کرلیا۔ جب تک اس بیعت کو main stream کا حصہ نہیں بناتے تب تک فائدہ نہیں۔ ایسی netting کا کوئی فائدہ نہیں کہ پرندہ ہاتھ میں پکڑا اور اس کے بعد اُڑ گیا۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری تربیت نومبائعین سے استفسار فرمایا: گزشتہ تین سالوں میں آپ کی جتنی بیعتیں ہوئی تھیں ان میں سے کتنے قائم ہیں؟

اس پر سیکرٹری صاحب تربیت نومبائعین نے بتایا کہ کل تعداد 204 ہے جس میں سے 120 سے ساتھ رابطہ ہے۔ باقیوں کے ساتھ کوشش کررہے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: 120 کے ساتھ رابطہ ہے تو اس کا مطلب ہے 84 آپ کے رابطہ میں نہیں ہیں۔ تو اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جن کے ذریعہ سے یہ بیعتیں ہوئی تھیں ان کے نام آپ کے پاس ہیں؟ ان سے رابطہ کریں۔ آپ تو جوان آدمی ہیں۔ جوانوں کی طرح کام کریں۔

سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ ان میں سے بعض شادی والی بیعتیں ہوتی ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو شادی والی بیعتیں ہوتی ہیں تو کیا شادی کے بعد ان سب کی طلاق ہوجاتی ہے؟ جو شادی والی بیعتیں ہیں وہ احمدی تو ہیں۔ آپ سے لڑکا یا لڑکی نکاح فارم پر دستخط کروانے آتے ہیں تو ان سے کہو کہ پہلے تم یہ لکھ کردو کہ تین سال اپنے خاوند یا بیوی کو مسجد میں لے کر آؤ گے۔ کوئی نہ کوئی شرط تو لگائیں۔ بلاوجہ اجازت دینے کیلئے مجھ سے دستخط کروالیتے ہیں۔ پھر میں نے خطبہ میں یہ بھی کہا تھا کہ جو لوگ شادی کی غرض سے بیعتیں کروالیتے ہیں یا بعض ویسے بھی اجازت لے لیتے ہیں۔ تو اگر یہ احمدی نہیں بھی ہیں تو کم از کم ان خاندانوں کو تبلیغ کی طرف لائیں۔ تم ایک ایسا احمدی لڑکا بناؤ جو احمدی لڑکی سے شادی کرے۔ میرے ہر خطبہ میں کوئی نہ کوئی پوائنٹ ہوتا ہے۔ ہر شعبہ کو چاہئے کہ پوائنٹ نکال کر اس پر عمل شروع کردیا کرے۔ اگر سارے سال کے پوائنٹس نکالے جائیں تو بے شمار پوائنٹس آپ کو مل جائیں گے۔

اس کے بعد ایک نائب امیر نے عرض کیا کہ ان کے پاس نیشنل موسک فنڈ کا شعبہ ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیلگری والے کہتے ہیں کہ ہمیں ایک بڑی مسجد بنادی ہے، اگر چھوٹی مسجدیں بنائی ہوتیں تو زیادہ اچھی تربیت ہوسکتی تھی۔ چھوٹی مسجدیں مزید بنیں تو تربیت کا کام اور جماعتی نظام بہتر ہوسکتا ہے۔ چھوٹی مساجد بنائیں تو اس طرح ہر جگہ تعارف ہوجائے گا۔ سو سو ڈیڑھ سو لوگوں کے لئے ایک مسجد بن جائے تو کافی ہے۔ چھوٹی مساجد کیلئے ایک نقشہ بنوائیں۔ احمدی آرکیٹکٹس اور لوگوں سے مشورہ لیں۔ نقشے بنانا بھی جائیداد کا کام ہے۔ مختلف قسم کے نقشے بنوا کر رکھیں۔ آپ کے ہاں آرکیٹکٹ سٹوڈنٹ بھی ہیں۔ ان طلباء کا آپس میں مقابلہ کروائیں۔ ان سے کہیں کہ مسجد بنانے کے لئے ہمیں مشورہ دیں جو ہر علاقے کے موسم کے لحاظ سے سوٹ کرتا ہو۔ ان آرکیٹکٹ سٹوڈنٹس سے نقشے بنوانے کے لئے خدام الاحمدیہ سے کام لیں۔ جرمنی میں پڑھنے والے طالبعلموں نے بڑے اچھے اچھے نقشے بنا کر دیئے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بھی مسجد بنانی ہے وہ کہاں بنانی ہے؟ کتنی بڑی بنانی ہے یا کیسے بنانی ہے اس کی عاملہ میں بھی ڈسکشن ہونی چاہئے۔ باقیوں کی رائے بھی سامنے آنی چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ اگلے سال کی شوریٰ کے ایجنڈے میں بھی یہ شامل کریں کہ جماعت کو مسجدیں بنانے کے لئے کیا کوششیں کرنی چاہئیں۔ اس کے لئے جماعتیں کوئی لائحہ عمل اور تجاویز پیش کریں۔ جماعتوں کو شامل کریں گے تو پھر ان سے مساجد کے لئے فنڈ بھی لے سکیں گے۔ ویسے تو جب آپ لوگ جاتے ہیں تو لوگ اللہ کے فضل سے ماسک فنڈ میں قربانیاں کرتے ہیں، پیسے بھی دیتے ہیں۔ مجھے بھی لکھتے ہیں کہ مبارک نذیر صاحب آئے تھے اور انہوں نے ایسی دھواں دھار تقریر کی کہ ہم نے اتنا فنڈ

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

اکٹھا کرلیا۔ آپ کی تقریروں سے لوگ پیسے تو دے دیتے ہیں لیکن اب تقریریں یہ بھی کریں کہ مسجدوں کو آباد کریں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری وقفِ جدید نے بتایا کہ امسال کے ٹارگٹ میں سے اب تک سات لاکھ کے قریب جمع ہو چکے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ سے تعاون کی درخواست کریں۔ ان کو یاددہانی کروایا کریں۔ لجنہ اور ناصرات کو بھی یاددہانی کروائیں۔ سال میں ایک دفعہ ریمائنڈر بھیجنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ ہر مہینہ جانا چاہئے۔ سال میں بارہ ریمائنڈر جانے چاہئیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ ہم نے تو کام کر دیا تھا لیکن انہوں نے بات نہیں مانی۔ اگر ایسی بات ہو تو میں سال میں 52 خطبوں کی بجائے ایک ہی خطبہ دیا کروں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تربیت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: تربیت کا شعبہ بڑا اہم شعبہ ہے۔ تربیت کا شعبہ اگر فعّال ہوجائے تو تبلیغ کا شعبہ بھی ٹھیک ہوجائے گا، مال بھی ٹھیک ہوجائے گا، امورِ عامہ کا شعبہ بھی ٹھیک ہوجائے گا، تحریک جدید اور وقفِ جدید کے شعبے بھی ٹھیک ہوجائیں گے۔ جنرل سیکرٹری کو رپورٹیں بھی آنے لگ جائیں گی۔ تو شعبہ تربیت کیا کر رہا ہے؟

اس پر سیکرٹری صاحب تربیت نے عرض کیا کہ حضور انور کا جو خطبہ آیا تھا کہ انفرادی بیماریاں، قومی بیماریوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں اور نقصان پہنچاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں تعلق باللہ اس کا حل ہے۔ اس کے اوپر ہماری شوریٰ کی ایک تجویز تھی۔ اس پر کام ہوا ہے۔ خاکسار چالیس جماعتوں میں اجلاس عام میں گیا ہے اور ان کے ساتھ interactive style discussion کی ہیں۔ ان پروگراموں میں پانچ ہزار سے زائد لوگ آئے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تربیت کا یہ حال ہے کہ آپ کے پیس ویلج میں دو ہزار سے زیادہ لوگ ہیں۔ پانچ سو خدام ہیں۔ چار سو سے زیادہ انصار ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ میرے آنے کی وجہ سے لوگوں میں بہت بیداری ہے اور بڑی تبدیلی آئی ہے۔ اب جبکہ لمبی راتیں بھی ہیں لیکن اس کے باوجود فجر کی نماز میں پچھلی دو تین صفیں خالی ہوتی ہیں۔ میں نے باقی میٹنگز میں بھی کہا ہے اور آپ کو بھی بتا رہا ہوں کہ میں جب جرمنی جاتا ہوں تو گرمیوں میں بھی جب نمازِ فجر صبح چار بجے اور نمازِ عشاء رات کو دس، ساڑھے دس بجے ہوتی ہے لوگ پچیس تیس کلومیٹر کا سفر کر کے آئے ہوتے ہیں۔ وہاں کی مسجد میں بھی سات آٹھ سو کی capacity ہے۔ وہ پوری طرح بھری ہوتی ہے بلکہ باہر کی طرف over flow ہوتا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ دنیاداری کا رجحان چھوڑیں۔ یہاں یہ رجحان زیادہ ہو رہا ہے۔ ہر ملک میں ہو رہا ہے، یورپ میں بھی ہو رہا ہے لیکن پھر بھی لوگ کم از کم ان دنوں میں سفر کر کے آتے ہیں۔ اور یہاں گھر بیٹھے ہوئے ہیں، سامنے مسجد ہے پھر بھی دو تین صفیں خالی ہیں۔ تربیت کا یہ بہت بڑا کام ہے۔ نمازوں کی عادت نہیں ڈال رہے تو کیا فائدہ؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نوجوانوں میں مارِجُوانا اور دوسرے نشوں کی عادت بڑھ رہی ہے۔ اس کے لئے انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کو involve کریں۔ یہ آپ کے رعب سے، دبکے سے، ڈرانے سے ٹھیک نہیں ہوگا۔ اس کے لئے آپ کو انہی لوگوں میں سے مضبوط ایمان والے، مضبوط کیریکٹر والے لوگ تلاش کرنے ہوں گے جو نوجوانوں کے ساتھ دوستی کر کے ان کو آہستہ آہستہ اس کے نقصان بتائیں۔ ہالینڈ کی طرح امریکہ میں بھی مارِجُوانا لیگل ہو رہی ہے اور شاید یہاں بھی ہوجائے۔ جب یہ لیگل ہوگئی تو نشے کا اور بھی زیادہ امکان ہے۔ پیس ویلج اور ابوڈ آف پیس کی شکایتیں زیادہ ہیں۔ باقی جگہ بھی ہوں گے لیکن وہاں احمدی پھیلے ہوئے ہیں۔ یہاں لوگ آتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ لڑکے گروپ بنا کر بیٹھے ہوتے ہیں اور نشہ کر رہے ہوتے ہیں اور بڑے وہاں سے آنکھیں جھکا کر گزر جاتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک اپنے اپنے طور پر اگر سمجھانے کی کوشش کرے تو سمجھایا جا سکتا ہے ایک جذباتی approach بھی ہوتی ہے۔ ان کو کہو کہ تم احمدی ہو، تو احمدیت کیا کہتی ہے؟ اسلام کیا کہتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کیا کہتا ہے؟ تربیت کا کام ہے کہ ان کو یہ realize کروائیں کہ تم کون ہو، اور تم سے کیا توقعات ہیں اور پھر scientifically بھی ثابت کریں کہ اس کے کیا کیا نقصانات ہیں۔ کوئی کہہ دیتا ہے کہ میری کمر میں درد ہے اس لئے پیتا ہوں۔ کوئی کہہ دیتا ہے کہ میری فلاں تکلیف ہے اس لئے پیتا ہوں۔ میرے خیال میں مرکزی عاملہ میں تو کوئی نہیں پیتا ہوگا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر نیشنل عاملہ کے ممبران، اور خدام انصار اور اطفال کی عاملہ کی نمازوں پر حاضری پوری ہو تو 150 تو اسی سے پورے ہوجاتے ہیں۔ سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ بعض اوقات میٹنگ رات دیر تک چلی جاتی ہے جس کی وجہ سے بعض ممبران کہتے ہیں کہ فجر کی نماز پر آنا مشکل ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ کیا ساری رات میٹنگز چلتی ہیں؟ عاملہ کے ممبران ساری رات بھی جاگیں تو اُن کا فرض ہے کہ فجر کی نماز پڑھ کر سوئیں۔ اور اگر نیند نہیں آتی تو نہ سوئیں۔ یہ تو بہانے ہیں۔ یہ سب flimsy excuses ہیں۔ ایسے لوگ جو یہ کہتے ہیں، چاہے وہ لوکل عاملہ کے ممبر ہیں یا ریجنل عاملہ یا مرکزی عاملہ کے ان کو دو دفعہ وارننگ دیں کہ یہ کوئی بہانہ نہیں ہے اور تیسری دفعہ امیر صاحب کو خط لکھیں اور اس کی کاپی مجھے بھیج دیں۔ ایسا شخص پھر عاملہ کا ممبر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہہ دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا کہ اللہ کو تیرے کام تیری نمازوں سے زیادہ پسند آئے یا اسی قسم کے الفاظ ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے تھا، میرے اور آپ کے لئے نہیں تھا۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ جماعت میں بعض مرتبہ homosexuality جیسے معاملات سامنے آجاتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے خدام الاحمدیہ کو بھی کہا تھا کہ ایسے issues کو تحمل سے دیکھنا چاہیے اور سننا چاہیے۔ اول تو یہ برائی اس وقت بڑھتی ہے جب کھلی اجازت دے دی جائے۔ میں جانتا ہوں بہت ساری انگریز عورتوں نے بھی بیان کیا ہے کہ ہمارے گھر اچھے بھلے تھے۔ ہم میاں بیوی رہ رہے تھے لیکن جب یہ کلب بن گئے ہیں یا قانون پاس ہوگیا ہے تو لوگ ایک enjoyment کے لئے یا یہ دیکھنے کے لئے ایسے لوگ کیا کرتے ہیں کلبوں میں جانے لگ گئے ہیں۔ بعد میں وہ اُن لوگوں والی حرکتیں شروع کر دیتے ہیں۔ تو یہ تو بتانا پڑے گا۔ باقی جو واقعی Homosexual ہیں ان کو نفسیاتی طور پر بیماریاں ہیں جس کا علاج ہوسکتا ہے۔ میں نے بعضوں کے علاج کروائے ہیں اور وہ ٹھیک ہوگئے ہیں۔ انہوں نے شادیاں بھی کرلیں۔ خود یہ لوگ کہتے ہیں کہ حکومت نے تو ایک بہانہ بنا دیا کہ تم اس کے خلاف بولو گے تو یوں ہوجائے گا اور ایسا ہوجائے گا۔ اس وجہ سے لوگ زیادہ encourage ہونے لگے ہیں کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لندن میں ایک انگریز ہے وہ پہلے خود اس میں مبتلا تھا لیکن اب اس نے اپنے آپ کو ٹھیک کیا ہے اور اب دوسروں کے بھی علاج کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس کے 90 فیصد کیسز کامیاب ہو رہے ہیں۔ اس لئے ایسے کیسوں کو خدام الاحمدیہ کے تعاون سے اور اگر لڑکیوں میں ہیں تو لجنہ کے تعاون سے دیکھنا ہوگا۔ سکولوں میں، کالجوں میں صرف آپس میں گھلنے ملنے سے اور باتیں کرنے سے یہ برائیاں پیدا ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا علاج کرنا ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر کرنا ہوگا۔ جو آپ کی تربیت کی روٹین کی سکیم ہے اس سے کام نہیں چلیں گے۔ ہر طبقہ کے لئے آپ کو ایک سکیم بنانی پڑے گی۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ان کیسز میں کس قسم کی approach ہونی چاہئے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نرم رویہ رکھنا چاہئے اور زیادہ aggressive نہیں ہونا چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ہم یہ نہیں کہتے کہ انہیں ماریں یا ان کا سر پھوڑیں یا ان سے نفرت کرنا شروع کر دیں۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام چونکہ بہت نرم دل تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے قومِ لوط کے حوالہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں سزا نہ دے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اے ابراہیم! تُو اس بات سے کنارہ کرلے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو تباہ کر دیا۔ سزا دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ وہ اس دنیا میں دے یا اگلے جہان میں۔ لیکن ہم دین سے ہٹ کر کام نہیں کر سکتے۔ میں کئی جگہ لوگوں کو یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر ایک قوم کو اس لئے تباہ کیا گیا کہ اس میں یہ بھی بہت بڑی برائی تھی تو آج اگر یہی برائی قومی بن جاتی ہے تو کیا اللہ تعالیٰ ان کو تباہ نہیں کرے گا؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر ان میں سے ایک بھی نیک ہوگا تو میں تباہ نہیں کروں گا۔ اس لئے جب تک آپ لوگوں میں نیکیاں ہیں تو اس وقت تک لوگ تباہ نہیں ہوں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ عذاب کیوں نہیں آتا؟ اس لئے نہیں آتا کیونکہ اللہ نے ایک شرط یہ بھی لگائی تھی کہ کوئی ایک نیک ہوگا، کچھ نیک لوگ ہوں گے تو بچ جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مضمون بڑا کھول کر لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا تھا کہ اگر ایک بھی نیک ہوگا تو میں تباہ نہیں کروں گا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ ساری قوم ہی بگڑ گئی تھی۔ اور جس طرف یہ جا رہے ہیں لگتا ہے کہ ساری قوم کو ہی بگاڑ دیں گے۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ بعض سیاست دان ایسی برائیوں میں مبتلا ہیں کیا ہم نے ان کو الیکشن میں جماعتی طور پر سپورٹ کرنا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ایسے سیاستدان جن کے بارہ میں واضح پتہ ہے کہ یہ اس قسم کے ہیں ان کی نہ ہم نے سپورٹ کرنی ہے اور نہ مخالفت۔ لوگوں کو freedom دیں۔ وہ جو چاہیں کریں۔ جماعتی طور پر اس کی کوئی پالیسی نہیں ہونی چاہئے۔ اس کے مقابلہ پر دیکھیں کہ دوسرا کس قسم کا ہے۔ اگر دونوں ایسے ہیں تو انہیں چھوڑیں۔ اگر ایک بہتر ہے اور وہ بھی آپ کے پاس آتا ہے تو ٹھیک ہے آپ اس کی سپورٹ کر دیں لیکن دوسرے کی مخالفت نہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ایسے لوگوں کے لئے ہمارے پاس سافٹ کارنر یہی ہے کہ ان سے ہمدردی رکھیں، ان کو تباہی سے بچائیں۔ ہمیں اگر ان سے محبت ہے تو محبت کے مختلف معیار ہوتے ہیں۔ ہر جگہ ایک جیسے معیار نہیں ہوتے۔ ماں کی بچے کے ساتھ، خاوند کی بیوی کے ساتھ، بہن کی بھائی کے ساتھ، ماموں کی بھانجے کے ساتھ، یا مختلف رشتوں کی محبت میں فرق ہوتا ہے۔ جو رشتوں میں فرق ہے، وہی محبت میں فرق ہے۔ محبت کی definition ہر جگہ بدل جاتی ہے اور اس کا معیار بھی بدل جاتا ہے۔ ہمارا ان لوگوں سے محبت کا یہ معیار ہے کہ ہم ان قوموں کو بچانے کیلئے ان کو بتائیں۔ اگر یہ نہیں مانتے تو ان کا اپنا مسئلہ ہے۔ ہاں اگر آپ کا ان سے تعلق ہے اور ان میں سے اگر کوئی مسجد میں آجائے تو کیا آپ اسے روک دیں گے؟ نہیں! سویڈن میں ایک پریس والے نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا ایسا شخص مسجد میں آسکتا ہے؟ میں نے یہی کہا تھا کہ اگر کوئی آتا ہے اور نماز پڑھتا ہے یا پڑھتی ہے تو ٹھیک ہے نماز پڑھے اور چلا جائے۔ لیکن اس کا یہ فعل بہرحال ناپسندیدہ ہوگا۔ اس کو ہم سمجھانے کی اس لئے کوشش کریں گے کہ ہمارے دین کے مطابق یہ غلط چیز ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس غلطی کی وجہ سے اس کو سزا نہ ملے۔ اس کو سزا سے بچانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے لوگوں سے تعلقات ختم کرنے کی وجہ سے ہم isolate ہوجائیں گے تو اگر آپ اللہ کی خاطر

ہوں گے تو اللہ اس سے بہتر سامان پیدا کر دے گا۔اس لئے اس چیز کو دماغوں سے نکال دیں کہ کینیڈا میں جماعت احمدیہ کی ترقی کسی پارلیمنٹ کے ممبر سے ہونی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے۔ جہاں آپ سمجھیں گے کہ ہمارا ان کے بغیر گزارا نہیں وہیں آپ سمجھیں کہ آپ ختم ہو گئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہاں جو پہلے پرائم منسٹر تھا اس کے دَور میں یہ قانون بن رہا تھا۔میں اس سے ملا تھا اور اس کو میں نے بڑے واضح طور پر کہا تھا کہ اس چیز کو نہ چھیڑو۔ کتنے لوگوں کی خاطر یہ قانون بنا رہے ہیں؟اس نے کہا صرف پانچ سو ہیں ۔اب قانون بننے کے بعد پانچ سو کے پچاس لاکھ ہو گئے ہوں گے یا شاید اس سے بھی زیادہ ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہاں ہمارے مشن ہاؤس کے قریب ہماری مسجد کے سامنے ہی دوسری طرف ایک انگریز عورت رہتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ میرے خاوند کا ایک دوست تھا جس کا میرے خاوند کو پتہ تھا کہ اسے عورت میں کوئی interest نہیں ہے۔اسلئے جب میرا خاوند باہر دورے پر جاتا تو اپنے اس دوست کو کہہ جاتا کہ Mary کا پتہ کرتے رہنا۔لیکن جب سے یہ قانون پاس ہوا ہے اور باقاعدہ کلب بن گئے ہیں اس نے میرے خاوند کو بھی کہنا شروع کر دیا کہ چلو آ ؤ چلیں enjoyment کریں۔تم صرف دیکھنا کہ ہم وہاں کیا کرتے ہیں۔کلبوں میں جانے کی وجہ سے اس نے پچاس ساٹھ سال کی عمر کو پہنچنے والے مرد کو گندی عادت ڈال دی۔ یہ تو حالات ہیں۔ یہ قومیں تباہی کی طرف جا رہی ہیں۔ محبت یہی ہے کہ ان کو تباہی سے بچائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہاں یوکے میں مَیں نے دیکھا ہے کہ لوگوں نے آوازیں اٹھانا شروع کر دی ہیں۔ ان کو خود ہی احساس پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے کہ آہستہ آہستہ ان کی نسل ختم ہو جائے گی۔ جب نسل ختم ہو گئی تو یہی تباہی ہے۔ اسلئے ہماری approach یہ نہیں ہے۔ ہر احمدی کا اپنا ووٹنگ کا right ہے جسے وہ جہاں چاہتا ہے استعمال کرے۔ جماعتی طور پر کوئی effort نہیں ہونی چاہئے۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ کچھ قرآن کریم کی آیات اور احادیث بھی میاں بیوی کے تعلقات کے بارہ میں ہیں۔ اِس وقت ہمارے سکولوں کے گریڈ 9 اور 10 میں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اس میں سے کسی کا بھی یہ حصہ نہیں ہے۔ انہیں معلوم نہیں کہ اس بارہ میں اسلامی احکام کیا ہیں؟ کیا ہم اس کا سلیبس بنالیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ باتیں تو بڑی عمر کے بچوں کو پتہ ہونی چاہئیں۔ چھوٹے بچوں کو تو ویسے ہی پتہ نہیں ہوتا۔ میں نے کئی بچوں کو جو پرائمری میں پڑھتے ہیں ان سے پوچھا ہے۔ وہ تو ویسے ہی پریشان ہو جاتے ہیں، انہیں پتہ نہیں لگتا کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ تیرہ چودہ سال کی عمر میں آ کر بچے لڑکے اور لڑکیاں دونوں اپنے دوستوں کی وجہ سے خراب ہوتے ہیں۔ اُس وقت ماں باپ کا بھی کام ہے کہ ان کو بتائیں کہ برا اور بھلا کیا ہے۔ اس بارہ میں اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ ماں باپ کو واضح طور پر بتانا چاہئے۔ ماں باپ جھجکتے رہتے ہیں۔ پھر باہر کے ماحول کے زیرِ اثر لڑکے اور لڑکیاں جو سیکھتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ اس لئے یہ تو بہرحال پتہ ہونا چاہئے۔ آخر پرانے زمانے میں بارہ تیرہ سال کی عمر میں شادیاں ہو جاتی تھیں بلکہ اس سے پہلے بھی ہو جاتی تھیں۔ پرانا زمانہ کیا؟ آج سے اسّی سال پہلے ہی چودہ چودہ سال کی عمر میں بچے ہو جاتے تھے۔ سب کچھ پتہ ہوتا تھا تو ہی بچے ہوتے تھے۔ پس جب یہ جوانی کی عمر آ جاتی ہے تو یہ ساری باتیں پتہ ہونی چاہئیں۔ ہمارے ماحول میں بارہ سے تیرہ، چودہ پندرہ سال کی عمر میں جوانی آ جاتی ہے۔ اس عمر میں اچھے برے کی تمیز ہونی چاہئے۔ لڑکیوں اور لڑکوں کو پتہ ہونا چاہئے۔ پھر ماں باپ کی نگرانی بھی ہونی چاہئے کہ رات کو کیا فلم دیکھ رہے ہیں۔ بعض دفعہ آپ بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ یہاں تو پتہ نہیں وہاں یوکے میں تو لکھا ہوتا ہے کہ فلاں پروگرام یا فلمیں بچوں کو نہ دکھاؤ۔ اس میں مختلف قسم کی فلمیں ہوتی ہیں۔ اگر باپ سارا دن بیٹھ کر اس کی ریکارڈنگ دیکھتا رہے گا تو بچوں پر کیا اثر ہوگا۔ کئی عورتیں شکایت کرتی ہیں کہ ہمارے خاوند اس طرح بیٹھ کر یہ فلمیں دیکھتے رہتے ہیں اور بچوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ گھر کے ماحول میں میاں بیوی دونوں کو اکٹھے کوشش کرنی ہوگی۔ مشترکہ کوشش ہونی چاہئے کہ بچوں کو جو کچھ سکولوں میں بتایا جاتا ہے اس کے علاوہ بھی ہم نے ان کو بتانا ہے۔ ماں باپ کو کہنا ہے کہ شرمانا نہیں بلکہ اس ماحول میں آپ کو بتانا ہوگا۔ پھر اب بہت سارے رِفیوجی آ رہے ہیں، gay asylum seekers آ رہے ہیں۔ ماں باپ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ جب بچے نو گریڈ، دس گریڈ میں جائیں گے تو ایک سال میں سب ان کو پتہ لگ جائے گا۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ کیا اس مضمون کو ہم اپنی کلاسوں میں بھی cover کریں یا صرف ماں باپ کے ذریعہ ہی cover کروائیں؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک تو ماں باپ کے ذریعہ سے بھی کریں اور پھر کلاس میں صرف ان لوگوں کی کلاس ہو جو اس عمر کے گروپ کے ہوں۔ ان سے پوچھا جائے کہ تم سکول میں کیا پڑھ رہے ہو؟ دیکھیں کہ انہیں سکولوں میں کیا پڑھایا جا رہا ہے۔ پھر ان کو بتائیں کہ اسلامی طریق کیا ہے۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے بتایا کہ pre-marital کونسلنگ بھی جاری ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن اس کے باوجود مجھے یہاں بہت سی لڑکیاں ملی ہیں جن کو ان کے خاوندوں نے چھوڑ دیا ہے۔ اصلاحی کمیٹیوں کو دوبارہ بنائیں۔ زیادہ effective ہونی چاہئیں۔ اس کے بعد سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ ان کے ریکارڈ کے مطابق ایلیمنٹری سکول میں 976 لڑکے اور 601 لڑکیاں ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تعلیم کا شعبہ صرف دینی تعلیم کا ہی نہیں بلکہ آپ نے ہر قسم کے اسٹوڈنٹس کا ریکارڈ رکھنا ہوتا ہے۔ آپ کے پاس دو تین ہزار اسٹوڈنٹس ہیں۔ تعلیم کے شعبہ کو چاہئے کہ سٹوڈنٹ کو encourage کریں کہ سائنس میں آگے جائیں۔ میں نے کل اسٹوڈنٹس کی کلاس میں بھی کہا تھا کہ زیادہ سے زیادہ سٹوڈنٹس اور لڑکے خاص طور پر سائنس میں جائیں۔ یورپ میں تو سائنس میں آگے جانے کا رجحان پیدا ہو رہا ہے لیکن یہاں نہیں ہے۔ لڑکیوں میں بھی نہیں ہے۔ یہ رجحان لڑکیوں میں بھی پیدا کرنا چاہئے۔

بعدازاں سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ وہ احمدیہ گزٹ شائع کرتے ہیں ۔ اسی طرح وکالت اشاعت سے کتابیں منگوانا بھی ان کی ذمہ داری ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس دفعہ کے احمدیہ گزٹ کے ٹائٹل پیج پر میری تصویر لگائی ہوئی ہے۔ میں نے تو رسائل کے ٹائٹل پیج پر تصویر دینے سے منع کیا ہوا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جتنی بھی کتب قادیان میں چھپی ہیں ان کی لسٹیں منگوائیں اور جو کتابیں اس وقت آپ کے پاس نہیں ہیں انہیں منگوائیں اور بیچیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں 'لائف آف محمدؐ' کم قیمت پر شائع ہو سکتی ہے۔ اس کا جائزہ لیں کہ اگر کم قیمت پر شائع ہو سکتی ہے تو شائع کر لیں۔ بلکہ جو بھی کم قیمت پر ہوتی ہے اس کو شائع کر لیں۔

اس کے بعد سیکرٹری سمعی بصری صاحب نے بتایا کہ اس وقت کینیڈا میں چار پروگراموں کی ریکارڈنگ کی جا رہی ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: زیادہ پروگرام ہونے چاہئیں۔ آپ کے پاس potential زیادہ ہے۔ کینیڈا کے مختلف علاقوں سے کروائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ نے بتایا کہ ان کے سال میں اوسطاً 17 رشتے ہوتے ہیں۔ اس وقت 376 لڑکیاں اور 288 لڑکوں کے کوائف موجود ہیں۔ ان کی لسٹ تبشیر لندن بھی بھجوائی تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ہر مہینہ ان سے پوچھا کریں کہ کتنے رشتے کروائے ہیں؟ جہاں یہ سست ہیں وہاں آپ ان کو تیز کریں اور جہاں آپ سست ہیں یہ آپ کو تیز کریں گے۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری امورِ عامہ سے استفسار فرمایا کہ آپ کے شعبہ کے بارہ شکایتیں آتی رہتی ہیں۔ ابھی کل ہی ایک درخواست آئی تھی کہ میں بہت دفعہ امور عامہ کو کہہ چکا ہوں لیکن وہ فیصلہ implement نہیں کروا رہے۔

حضورانور نے فرمایا اصل میں یہاں اعتماد نہیں ہے۔ لوگوں کو امورِ عامہ پر اعتماد ہونا چاہئے۔ لوگوں میں یہ تأثر پیدا ہو گیا ہے کہ یہاں favourtism بہت چلتی ہے۔ کہتے ہیں مردوں کی باتیں زیادہ سنی جاتی ہیں عورتوں کی کم۔ یا اگر دوست آ جائیں تو ان کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے اور دوسروں کو کم۔

حضورانور نے فرمایا جہاں لڑکیوں کے مسئلے ہو رہے ہیں تو آپ سیدھی طرح کہا کریں کہ تم عدالت میں جاؤ۔ اگر ڈومسٹک violence کے کیس ہوتے ہیں، دو دفعہ سے زیادہ شکایت ہو تو تیسری دفعہ لڑکی سے کہو کہ تم پولیس کے پاس جاؤ۔ چند لوگوں کو پولیس اندر کرے گی تو خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔ اگر جماعت کی بدنامی ہوتی ہے، بیشک ہوتی رہے۔ اگر کوئی دو دفعہ ہاتھ اٹھاتا ہے، abuse کرتا ہے تو تیسری دفعہ لڑکی کو کہیں کہ اگر وہ چاہتی ہے تو پولیس میں چلی جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ چندہ دہندگان کی تعداد 5490 ہے اور نادہندگان کی تعداد ایک ہزار بارہ ہے۔ اس کے علاوہ موصیان کی تعداد 5991 ہے۔ اس میں 1818 پاکٹ منی والے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصیان اور چندہ عام ادا کرنے والوں کے معیار کا تفصیل سے جائزہ لیا اور فرمایا: موصیان کا معیار چندہ عام ادا کرنے والوں سے بہتر ہے۔ اس میں ویسے مزید بہتری لائی جا سکتی ہے۔ لیکن، اگر چندہ عام دینے والے لوگ اپنے حالات کی وجہ سے نہیں دے سکتے یا کم شرح پر دینا چاہتے ہیں تو آپ کو پتہ ہونا چاہئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان پر زبردستی بوجھ ڈالیں لیکن ان کو بھی علم ہونا چاہئے اور آپ کو بھی کہ وہ اپنے حالات کی وجہ سے پورا چندہ نہیں ادا کر رہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو سیکرٹریانِ مال ہیں اور ریجنل سکریٹریان ہیں وہ ground level پر دورے کریں اور اچھا کام کرنے والے ہوں تو کام میں مزید بہتری آ سکتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تعلیم القرآن نے اپنے شعبہ کی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ہم نے پچاس سالہ جشن کے سلسلہ میں 313 واقفینِ عارضی کا پروگرام بنایا تھا۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اب آپ 313 پر نہ رہیں، اب تو تین ہزار 313 ہونے چاہئے تھے۔ آپ کی جماعت کی تعداد 12 ہزار سے زیادہ ہے اور اس میں صرف 313 کا ٹارگٹ ہے۔ آپ ٹارگٹ ہی تھوڑا رکھتے ہیں۔ بوڑھوں والا ٹارگٹ نہ رکھیں، جوانوں والا رکھیں۔ کم سے کم ایک ہزار کا ٹارگٹ رکھیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تحریکِ جدید نے بتایا کہ تازہ رپورٹ کے مطابق ان کی ٹارگٹ سے زیادہ وصولی ہو چکی ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

اس کے بعد سیکرٹری جائیداد سے مخاطب ہوتے ہوئے حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ: میں نے کہا ہے کہ آرکیٹیکٹ تلاش کریں جو آپ کو مسجدوں کے نقشے بنا کر دیں۔ low cost مسجدیں ہوں اس سے یہ مراد نہیں کہ material کم استعمال کرنا ہے یا گنجائش کم رکھنی ہے۔ 150 سے 200 نمازیوں کے لئے مسجدیں بنوانے کا مقابلہ کروائیں۔ دوسری بات آپ اپنا سارا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جو جماعتی طور پر گھر خریدتے ہیں اور جو مشن ہاؤس، مسجدیں اور دوسری جگہیں ہیں ان سب کی تین سال بعد رِپیئر ہونی چاہئے۔ ہم لوگ ایک دفعہ پراپرٹی بنا لیتے ہیں، اس کے بعد بھول جاتے ہیں۔ اور آئندہ سے مشن ہاؤس اور عمارتوں کے نقشے اس طرح بنائیں جو یہاں کا architecture اور یہاں کی سہولتیں اور ضروریات کے مطابق بھی ہو اور جماعتی ضروریات کے مطابق بھی ہو۔ یہ نہیں کہ چونکہ اس طرح کا نقشہ بنانے کا رواج ہے اس لئے ویسا بنایا جائے۔ مشنری کا اگر گھر بنانا ہے، مشن ہاؤس بنانا ہے، اس میں پردہ کا انتظام ہونا چاہئے۔ کچن باپردہ ہو۔ ڈرائنگ روم میں اگر کوئی مہمان آتا ہے تو اسے کچن سے الگ ہونا چاہئے۔ lounge کا بھی پتہ ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ اگر مرد مہمان آتے ہیں تو عورت کچن یا کمرہ میں بند ہو جائے یا پھر کھلے طور پر سامنے آنا شروع ہو جائے اور بے پردگی ہو۔ ایسی باتوں کو ذہن میں رکھ کر نقشے بننے چاہئیں۔ کم از کم دو بیڈروم ہونے چاہئیں اور واش روم بھی دو ہونے چاہئیں۔ ٹبوں کا رواج بالکل ختم کر دیں۔ صرف شاور ہونا چاہئے۔ کسی کو ٹب استعمال کرنا آتا نہیں ہے لیکن پھر بھی گھروں میں لگا لیتے ہیں۔ اب کسی کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ Jacuzzi اور ٹب میں بیٹھ کر نہائے۔ یہ صرف فیشن ہے۔ بھیڑ چال نہیں ہونی چاہئے بلکہ اپنی سہولت دیکھنی چاہئے۔ تو اس حساب سے گھروں کے اور مشن ہاؤسز کے نقشے بنوانے چاہئیں۔ میں جہاں بھی رہتا ہوں جیسے سرائے محبت ہے اس میں کافی نقص ہیں۔ پتہ نہیں کس نے بنایا ہے۔ میں آپ کو بتاؤں گا وہ سارے نقص کیسے دور کرنے ہیں۔

اس کے بعد سیکرٹری جائیداد نے بعض پراپرٹیز کے حوالہ سے presentation دی۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Durham میں خریدی گئی عمارت کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: یہاں کوشش کریں کہ مشنری ہاؤس بھی ہو۔ مسجد بغیر امام کے کوئی چیز نہیں ہے۔ اس عمارت میں کمرے کافی ہیں اور غسل خانے بھی ہیں۔ اس میں مبلغ کی رہائش بن سکتی ہے۔

سیکرٹری وقفِ نو سے مخاطب ہو کر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وقفِ نو کے حوالہ سے دس پندرہ باتیں تو میں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

نے خطبے میں بتادی ہیں۔ اور سپیشل ہونے کے لحاظ سے لائحہ عمل میں نے آپ لوگوں کے سامنے رکھ دیا ہے۔

اس پر سیکرٹری صاحب وقفِ نو نے عرض کیا کہ سب سے پہلا پلان یہی ہے کہ وہ خطبہ سارے والدین تک پہنچایا جائے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر آڈیٹر نے بتایا کہ 67 جماعتوں کا ریگولر آڈٹ کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعتی پراجیکٹس کے اکاؤنٹس آپ کے پاس ساتھ کے ساتھ آنے چاہئیں تاکہ آپ کو پتہ لگے کہ صحیح خرچ کر رہے ہیں یا نہیں؟ پروجیکٹ کے ہر phase کا پتہ ہونا چاہئے کہ اب تک اتنا خرچ ہو چکا ہے اور اتنا estimate تھا اور اس سے زیادہ خرچ ہوا۔ آپ کے پاس پوری تفصیل ہونی چاہئے۔ مختلف stages میں جو بھی construction ہو رہی ہے اس کا پتہ ہونا چاہئے کہ یہ بنے گا اور یہ خرچ ہوگا۔ آپ دیکھیں کہ وہ اس کے مطابق ہو رہا ہے کہ نہیں۔ آپ آڈیٹر ہیں یہ تو آپ کو پتہ ہونا چاہئے۔ آپ نے وہ کام کرنا ہے جو آڈیٹر کا کام ہے۔ آڈیٹر ہر تیسرے مہینے مختلف stages کے اخراجات کا حساب دیکھتا ہے کہ وہ حساب سے چل رہے ہیں یا نہیں اور محاسب نے اکاؤنٹ کو رجسٹر کرنا ہوتا ہے۔ محاسب نے بس یہاں تک رہنا ہے۔ اس پر اعتراض نہیں کرنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر امیر صاحب نے بتایا کہ فنانس کمیٹی میں آڈیٹر صاحب بطور ممبر شامل نہیں ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: فنانس کمیٹی میں بھی آڈیٹر ہونا چاہئے۔ آپ کے قوانین میں اگر یہ نہیں ہے تو ہونا چاہئے۔ آپ تو یہیں رہتے ہیں اس لئے وقت بھی دے سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جو مختلف شعبہ جات خرچ کرتے ہیں ان کا بھی آڈٹ کرتے ہیں؟

اس پر آڈیٹر صاحب نے بتایا کہ ان شعبہ جات کی financial statement کو review کرتا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا کام دیکھنا یہ ہے کہ سارے بجٹ صحیح چل رہے ہیں یا نہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ تبلیغ سے استفسار فرمایا کہ آپ کے پاس اپنے بجٹ کا پورا access ہے؟ جتنا چاہے خرچ کر سکتے ہیں؟

اس پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ انہیں بجٹ مل جاتا ہے اور اس کے خرچ میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن جب پانچ ہزار سے زائد خرچ ہو تو ہم finance department کو کہتے ہیں کہ اس کو review کر لیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے اگر بجٹ بنا کر دے دیا کہ یہ یہ خرچ ہوگا اور پھر عاملہ اور شوریٰ نے اس کو پاس کر دیا تو اس کے بعد آپ نے صرف یہ دیکھنا ہے کہ میں نے کام کرنا ہے اور کر کے دکھانا ہے۔ اس پر پیسے مل جانے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ آپ نے لٹریچر شائع کرنا ہے۔ مثلاً آپ نے بجٹ دیا کہ آپ نے پچاس ہزار کی تعداد میں کتاب لائف آف محمدؐ شائع کرنی ہے اور یہ عاملہ اور شوریٰ نے پاس کر دیا۔ تو اس کے بعد finance کمیٹی کے ریویو کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے تو finance کمیٹی کو شروع میں بتا دیا کہ اس کام کے لئے اتنا بجٹ ہے تو پھر finance کمیٹی کا کوئی کام نہیں کہ اس میں روک ڈالے۔

اس پر امیر صاحب کینیڈا نے عرض کیا کہ آمد ساتھ ساتھ آ رہی ہوتی ہے اس لئے اگر کوئی department شروع میں ہی اپنا سارا بجٹ لینا چاہے تو مشکل ہو جاتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک department نے سال کے شروع میں ہی خرچ کرنا ہے اور اسی میں ان کا فائدہ ہے تو پھر آپ ان کو کس طرح روک سکتے ہیں؟ اس لئے آپ کے پاس ایک reserve ہونا چاہئے۔ ایک تو ہر شعبے کے نارمل اخراجات ہوتے ہیں لیکن اگر شعبہ تبلیغ نے یہ پلان بنایا کہ یہ کتاب لائف آف محمدؐ شروع میں ہی شائع کرنی ہے اور اتنی تعداد میں کرنی ہے اور انہوں نے تین مہینے میں یہ کتاب فلاں فلاں جگہ دینی ہے تو ان کی ڈیمانڈ پوری ہونی چاہئے۔ اس طرح کی چیزیں تو اس وقت review کرنی چاہئیں جب شروع میں بجٹ بنتا ہے۔ فنانس کمیٹی کا یہ کام نہیں ہے کہ آخری وقت میں روکیں ڈالنا شروع کر دے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کینیڈا جماعت ہر چیز آخری وقت میں پلان کرتی ہے۔ پہلے سے کوئی پلاننگ نہیں ہوتی۔ جب آخری وقت آتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ بھی کر دو، وہ بھی کر دو۔ اس لئے فنانس کمیٹی کا کام ہے کہ شروع میں شعبہ جات کے بجٹ ریویو کرے اور ان سے پوچھے کہ تم لوگوں نے یہ بجٹ بنا کر دیا ہے اور اس کو کس کس مہینہ میں خرچ کرنا ہے؟ اور اس کے بعد آپ کے reserve میں allocation ہونی چاہئے کہ اس میں سے اتنا تبلیغ کو دیا، اتنا اشاعت کے لئے ہے۔ مثلاً اگر اشاعت والے اگر کوئی کتاب شائع کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ظاہر ہے ایک ہی وقت میں رقم کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے فنانس کمیٹی شروع میں ہی اس کے مطابق دیکھا کرے اور شروع میں ہی شعبوں کو بتا دیں کہ تم یہ چیز فلاں مہینہ شائع نہیں کر سکتے۔ تمہیں فلاں مہینے میں بجٹ ملے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب آپ نے ایک مرتبہ بجٹ شوریٰ میں بھی discuss کر لیا اور منظور کر کے مجھے بھیج دیا تو اس کے بعد فنانس کمیٹی کا کوئی حق نہیں بنتا کہ اس میں روکیں ڈالے۔ ہاں اگر کوئی شعبہ اپنے بجٹ سے زائد جانا چاہتا ہے یا اس میں تبدیلی کرنا چاہتا ہے تو تب اس کو فنانس کمیٹی میں discuss کریں۔

اس پر آڈیٹر نے عرض کیا کہ پلاننگ میں واقعی کمی ہے۔ جب کوئی چیز فوری لینی پڑتی ہے تو مہنگی ملتی ہے۔ اس میں بہتری لانے کی ضرورت ہے اور اس میں ہر شعبہ کی مدد چاہئے ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی: ہر شعبہ کو باقاعدہ پلاننگ کر کے بجٹ منظور کروانا چاہئے۔ اگر ماہوار نہیں بھی دیا تو quarterly پلان دینا چاہئے۔ اگر پلاننگ کریں تو پھر مسائل نہ ہوں۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 41 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیز ایان احمد، مطہر احمد، عروب احمد، محمد ڈروس، جالب احمد آصف، محمود حاشر، کاشف احمد، ثمر محمود، چوہدری نعمان طارق، اوصاف احمد مرزا، عاشر احمد، عمران احمد چوہدری، حسن انعام رانا، عابد بلال اعجاز، سمیر احمد، افضل داؤد، طیب محمود۔

عزیزہ غزالہ رضوان، لائبہ احمد، زوبیہ عرفان، عائشہ احمد، علیشا احمد، فدیل ڈروس، نیہا شکیل راجپوت، فاتحہ صبوح، زارہ احمد، ماہا احتشام، ماہ رخ بٹ، تہمینہ رسول، نوال اعلیٰ، عاصمہ ماہرین طارق، عائشہ جہاں زیب، وردہ ارشد، مناہل شیراز، فرزانہ خالد، احمد اعجاز، ضحیٰ فاطمہ چوہدری، عطیۃ السلام کنول، عائزہ احمد، جویریہ احمد، جاذبہ گھمن۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

لیڈیز ٹیچر کی ضرورت ہے!

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے تحت تعلیمی ادارہ جات قادیان میں خدمت کی خواہش مند خواتین کی اطلاع کے لیے تحریر ہے کہ: (1) امیدوار کی عمر 18 سال سے زائد اور 37 سال سے کم ہونا ضروری ہے۔ تعلیم کم از کم 2+10 ہو اور مجموعی طور پر کم از کم 50 فیصد نمبر حاصل کیے ہوں۔ اگر 2+10 میں 50 فیصد سے کم نمبر ہوں تو اس سے زائد تعلیم گریجوئیشن یا پوسٹ گریجوئیشن میں 50 فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔ (2) 2+10 یا اس سے زائد اعلیٰ تعلیم کے تمام سمسٹر اور ہر سال کے مارک شیٹ و ڈگری نیز اس کے بعد ٹیچر ٹریننگ و دیگر سندات کے سرٹیفکیٹ کی اٹسٹڈ کاپیز درخواست کوائف فارم کے ساتھ نظارت دیوان کو بھجوائیں۔ (3) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والی امیدوار کا ہی انٹرویو ہوگا۔ صرف وہی امیدوار بطور ٹیچر خدمت میں لیے جانے پر غور ہوگا جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کی طرف سے لیے جانیوالے امتحان و انٹرویو میں پاس ہوں گی (4) امیدوار کی انگریزی کا معیار بلند ہونا ضروری ہے۔ (5) ہفت روزہ بدر میں اعلان کے دو ماہ بعد امتحان کی تاریخ سے مطلع کر دیا جائے گا۔ (6) تحریری امتحان و انٹرویو میں کامیاب ہونے کے بعد امیدوار کو نور ہسپتال سے طبی معائنہ کروانا ہوگا۔ صرف وہی امیدوار بطور ٹیچر خدمت کرنے کی اہل ہوں گی جو نور ہسپتال قادیان کی طبی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گی۔ (7) اگر کسی امیدوار کی کسی ٹیچر کی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ (8) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ہوں گے۔ (9) مجوزہ درخواست کوائف فارم برائے آسامی ٹیچر نظارت دیوان سے ملیں گے۔ درخواست فارم مکمل پُر ہو کر آنے کے بعد حسب طریق و قواعد کارروائی ہوگی۔ (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

رابطے کے لئے: موبائل: 09815433760، دفتر: 01872-501130

E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com

ارشاد حضرت امیر المومنین

"ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

MBBS IN BANGLADESH
Your Safe & Affordable Destination For Pursuing MBBS Is Bangladesh
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016
BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.
Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 20

کر کے گواہ نہیں بن سکتا۔

(صحیح مسلم کتاب الھبات باب کراھیة تفضیل بعض الاولاد فی الھبة، حدیث 4073)

پس جب کوئی اپنی اولاد میں سے کسی پر دوسری اولاد کی نسبت برابری کا سلوک نہیں کرتا اور کسی دوسری اولاد پر احسان کرنا چاہتا ہے اور ایک کو محروم کرنا چاہتا ہے تو اسلام کہتا ہے کہ یہ احسان نہیں کیونکہ احسان تو عدل کے بعد آتا ہے۔ جس نے عدل قائم نہیں کیا اور دوسری اولاد کو محروم رکھا اس کا احسان اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی نیکی کا درجہ نہیں رکھتا۔ اور یہ وہ اصول ہے جو گھروں میں بھی اور ایک معاشرے میں بھی امن اور سلامتی کی بنیاد ڈالتا ہے۔

پھر اسلام میاں بیوی کے تعلقات کی بات کرتا ہے۔ اگر گھروں میں امن وسکون نہ ہو اور میاں بیوی کے اختلافات ہوں تو یہ بھی بچوں کی تربیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔ (سنن ترمذی کتاب الرضاع باب ماجاء فی حق المرأة علیٰ زوجھا۔ حدیث 1162)

آپ کے اس ارشاد نے جہاں عورتوں اور بیویوں کا وقار قائم کیا ہے وہاں گھروں میں عدل، انصاف، احسان اور احسان سے بڑھ کر حسن سلوک کی بنیاد ڈالی ہے۔ یاد رکھیں میاں بیوی کے آپس کے پیار محبت کے تعلقات یا اختلافات صرف اس گھر تک محدود نہیں رہتے بلکہ دونوں طرف کے قرابت داروں، ماں باپ، بہن بھائی کے تعلقات اور امن اور سکون پر بھی یہ اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں۔ ان تعلقات کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا کہ:

''یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیز ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں نہیں۔ ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور اچھی معاشرت نہیں وہ نیک کہاں''۔ فرمایا کہ ''بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 147، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا: ''فحشاء کے سوا باقی تمام کج خُلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکر یہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 1، ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پھر اسلام کے معاشرے کے ایک اور طبقے کے حقوق قائم کرنے کی تعلیم ہے جو معاشرتی تحفظ کے لحاظ سے کمزور طبقہ ہے یعنی یتامیٰ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْیَتٰمٰی بِالْقِسْطِ (النساء:128) اور تم یتیموں کے حق میں انصاف کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہو جاؤ اور پھر جب تمام معاشرے کے مختلف طبقوں کے حقوق قائم فرمائے اور احسان کا سلوک کرنے کا حکم دیا تو اس میں یتامیٰ اور مسکینوں کو بھی شامل کیا۔ فرماتا ہے۔ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (النساء:37) کہ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو۔

پہلے فرمایا کہ یتیموں کے حق میں انصاف کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ پھر فرمایا کہ جب والدین سے احسان کا حکم ہے سو درجہ بدرجہ یہ احسان کا حکم یتیموں اور مسکینوں پر بھی حاوی ہے بلکہ رشتہ دار ہمسایوں اور دوسرے ہمسایوں سے یتیموں اور مسکینوں کو پہلے رکھا ہے۔ اور ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس تواتر اور شدت سے یہ حق قائم کرنے کے بارے میں حکم ہوا کہ مجھے خیال ہوا کہ انہیں وراثت میں بھی شاید حق دار نہ بنا دیا جائے۔

(بخاری کتاب الادب باب الوصاة بالجار، حدیث 6014)

پس یتیموں کے حق کا اس سے پتا چلتا ہے کہ کتنا بڑا حق ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ ان پر رحم کرتے ہوئے انہیں دو، اُن کا خیال رکھو۔ بلکہ یہ فرمایا کہ ان کے حق قائم کرنے کے لئے انصاف کے ساتھ مضبوطی سے قائم ہو جاؤ۔ پس انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو معاشرے میں ایسا مقام ملے جو ان کے یتیمی کے غم کو دور کر دے اور یہ من حیث المجموع معاشرے کی ذمہ داری تو ہے ہی، انفرادی طور پر بھی اگر تم ان کو اپنا حصہ دار بنا لو تو یہ ان لوگوں کے ساتھ قریبیوں کی طرح سلوک کے برابر ہو جائے گا اور اس طرح تم اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے والے ہو گے۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جنہیں ابتلا میں ڈالا یا سزا دی ان کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے یہ سلوک کیا اس کی ایک وجہ یہ بھی بتاتا ہے کہ کَلَّا بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ (الفجر:18) خبردار تم یتیم کی عزت نہیں کرتے تھے اس وجہ سے سزا کے مورد بنے۔

یتیم کے ساتھ حسن و احسان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں اور یتیم کی پرورش کرنے والا شخص اس طرح ہوں گے جس طرح دو انگلیاں جوڑی جاتی ہیں۔ آپ نے شہادت کی انگلی کو اور درمیانی انگلی کو جوڑ کر بتایا۔ (ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی رحمة الیتیم و کفالتہ حدیث 1918) پس یہ معاشرے کے محروم ترین طبقے کے ساتھ اسلام کی تعلیم ہے۔

پھر یتیم کے حوالے سے سورة نساء کی جو آیت ابھی مَیں نے پڑھی ہے اس میں معاشرے کے ہر طبقے کا ذکر ہے اور یہی چیز ہے جو ہر طبقے کے ساتھ عدل احسان اور قریبیوں کی طرح سلوک کو اپنے اعلیٰ معیاروں تک لے جا کر معاشرے کا امن وسکون قائم کرتی ہے۔

پھر عدل وانصاف قائم کرنے کے لئے ایک حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے کہ بعض یتامیٰ تو غریب اور مسکین اور محروم ہیں لیکن بعض امیروں کی اولاد بھی یتیم ہوتی ہے اور ان کی دولت پر لالچی لوگ قبضہ بھی کر لیتے ہیں یا قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے بھی حقوق قائم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کی بلوغت کی عمر تک پہنچنے تک ان کے مال کی حفاظت کرنا جو اس یتیم کا نگران مقرر کیا گیا ہے، جو اس کی نگرانی کر رہا ہے اس کا فرض ہے۔ اس کا قرآن کریم میں کئی جگہ ذکر ہے۔ سورة الانعام میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ۔ وَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ۔ لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی۔ وَبِعَھْدِ اللّٰہِ اَوْفُوْا ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ (الانعام:153) اور سوائے ایسے طریق کے جو بہت اچھا ہو یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے اور ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے کیا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتے۔ اور جب بھی تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو خواہ کوئی قریبی ہی کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

پھر کاروبار میں، ماپ تول میں عدل و احسان کی طرف توجہ دلائی کہ لین دین میں بھی کسی قسم کا دھوکہ نہ ہو۔

پھر یہ اصولی بات بھی کی کہ ایک مومن کی بات، ایک مومن کی گواہی، اگر وہ گواہی دے رہا ہے تو عدل اور انصاف پر منحصر ہونی چاہئے خواہ اس کی وجہ سے ہمارا کوئی قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ متاثر ہوتا ہو۔ پس یہ انصاف کی معراج ہے اور یہ حکم اللہ تعالیٰ نے مختلف حوالوں سے قرآن کریم میں اور جگہ بھی بیان کیا ہے۔ لیکن بہرحال یہ اصولی بات بیان فرمائی کہ عدل کے تقاضے پورے کرنے کے لئے ہر رشتہ سے بالا ہو کر سوچنا چاہئے۔ جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں خود دھوکے دیتے ہیں اور اپنی گواہیوں اور فیصلوں کی بنیاد عدم انصاف پر رکھتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے اپنے عہد کو پورا کرتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا سخت حکم ہے کہ عدل اور انصاف سے اِدھر اُدھر بالکل نہیں ہونا۔

یہ اسلامی عدل اور انصاف اور حقوق کے قائم کرنے بلکہ حق سے بڑھ کر سلوک اور نیکیوں کے اعلیٰ معیار تک پہنچانے اور امن اور سلامتی پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنے کے، مَیں نے معاشرے کے مختلف طبقوں کے حوالے سے قرآن کریم کے چند احکامات پیش کئے ہیں۔

اب اس بارے میں چند باتیں پیش کرتا ہوں کہ قوموں کے درمیان اور قبیلوں کے درمیان سلوک کے کیا معیار ہیں اور ہونے چاہئیں اور کیا تقاضے ہیں اور پھر بین الاقوامی امن قائم کرنے اور عدل و انصاف کے قیام کی اسلام کی کیا بنیادی تعلیم ہے۔ اس بارے میں چند احکامات پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (الحجرات:14) اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

پس یہ تعلیم واضح کرتی ہے کہ اگر حقیقی عدل دنیا میں قائم کرنا ہے تو نسل پرستی کی ہر صورت کو ختم کرنا ہوگا۔ بیشک قومیں اور قبائل تو پہچان کے لئے ہیں اور رہیں گی لیکن اس بنیاد پر کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں ہوسکتی۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر تمہاری برتری کسی بات پر ہوسکتی ہے تو تمہاری نسل اور رنگ پر نہیں، تمہارے کسی خاص قوم کے ہونے میں نہیں بلکہ تقویٰ پر۔ اس بات پر کہ تم کس حد تک خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کر رہے ہو اور کس حد تک اس کی مخلوق کے حقوق ادا کر رہے ہو۔ مخلوق کے حقوق کی چند مثالیں مَیں پہلے پیش کر آیا ہوں۔ یہ آیت آپس کی محبت و پیار کے تعلقات اور برابری پیدا کرنے کے لئے ایک عظیم اعلان ہے اور عدل وانصاف قائم کرنے کے لئے ایک ایسی بنیاد ہے جس سے دنیا میں حقیقی امن و سلامتی اور عدل کا قیام ہوسکتا ہے۔ اس آیت نے اس غلط اور احمقانہ تصور کی نفی کی ہے اور اسے شدت سے ردّ کیا ہے کہ کسی انسان کو دوسرے انسان پر اس لئے برتری حاصل ہے کہ اس کی قوم بہتر ہے۔ پس قومی یا نسلی تکبر اسلام کے نزدیک نہ صرف کوئی اہمیت نہیں رکھتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اعلان کی ایک حقیقی مسلمان کی نظر میں وہ اہمیت ہے جو کسی اور چیز کی نہیں کہ تم عورت اور مرد کے ملاپ سے پیدا کئے گئے ہو اور اس لحاظ سے تم خدا تعالیٰ کی نظر میں برابر ہو چاہے وہ کسی یورپین مرد اور عورت کے ملاپ سے پیدا ہوا ہے یا افریقن مرد اور عورت کے ملاپ سے پیدا ہوا ہے یا ایشین کے یا جزائر کے رہنے والے سے پیدا ہوا ہے۔ انسان کا مقام اس کے جلد کے رنگ سے نہیں ہے یا دولت کی فراوانی سے نہیں ہے یا معاشرے میں اس کے بلند مقام سے نہیں ہے یا کسی خاص خاندان یا جو دنیادار ہیں انہوں نے کہا ہے کہ مارشل ریس ہیں وہ ان کے معیار نہیں ہیں بلکہ اس کے اخلاقی معیاروں کی برتری سے ہے۔ اور یہ وہ حقیقی معیار ہے جو دنیا میں محبت، بھائی چارہ اور عدل اور انصاف قائم کرسکتا ہے۔

اس کی نصیحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجة الوداع کے موقع پر اپنے خطبہ میں فرمائی تھی۔ یہ وہ الفاظ ہیں جنہوں نے نسلی اور قومی امتیاز کے خاتمہ اور عدل و انصاف پیدا کرنے کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور ایک دوسرے کے بارے میں احساس برتری یا احساس کمتری کے جذبات رکھنے کی جڑیں اکھیڑ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک تھا۔ تم تمام انسان خواہ کسی قوم اور کسی حیثیت کے ہو انسان ہونے کے لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو۔ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ان کی انگلیاں ملا دیں۔ (یوں کر کے) اور فرمایا جس طرح یہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں برابر ہیں تمام بنی نوع انسان برابر ہیں۔ تمہیں ایک دوسرے پر درجہ اور فضیلت ظاہر کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں ہے اور عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 760، رجل من اصحاب النبیؐ حدیث 23885 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998)

پس یہ ہے وہ عظیم اعلان جو عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے اور صلح وامن پیدا کرنے میں کردار ادا کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور اعلان نہیں ہے۔ اسلام نسلی امتیاز کی نفی اور خاتمے کا سب سے بڑا علمبردار ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھک کر اور اس کی بات مان کر ہی دنیا میں عدل وانصاف قائم کیا جاسکتا ہے۔ مسلمان بھی اگر خدا تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم پر چلیں گے تو انصاف اور امن قائم کرسکیں گے ورنہ اگر اس پر عمل نہیں کرتے اور ظلم وتعدی کے بازار گرم کرتے ہیں تو ان سے زیادہ گناہگار اور اپنے جرموں کی سزا بھگتنے والا اور کوئی نہیں ہوگا۔ دوسرے جن تک خدا تعالیٰ کی تعلیم نہیں پہنچی ہے یا انہوں نے مانا نہیں ان کو تو کم سزا ملے گی، مسلمان پھر زیادہ گناہگار ٹھہریں گے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ جب نسلی برتری اور قومی برتری کا احساس پیدا ہوتا ہے تو پھر انسان ایسی حرکتیں کرتا ہے اور اپنے سے کمتر سمجھنے والے سے ایسی باتیں کہہ دیتا ہے یا ایسے بیان دے دیتا ہے جو دوسرے کے جذبات کو انگیخت کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے

ایسی باتوں سے اپنے آپ کو روکو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡهُنَّ ۚ وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝ (الحجرات: 12) اور اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم میں سے کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور نہ عورتیں عورتوں سے تمسخر کریں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کا نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو۔ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے۔ اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

قوموں قوموں کی اس حوالے سے جو مثالیں دنیا میں ملتی ہیں اور جن کی وجہ سے معاشرے کا اور دنیا کا امن تباہ ہو رہا ہے وہ تو ہے ہی لیکن اس زمانے میں یہ استہزاء اور حقیر رنگ میں مذہب کا بھی ذکر ہونے لگ گیا ہے۔ کسی کے مذہب پر خاص طور پر اسلام پر استہزاء کیا جاتا ہے۔ اور اسی کی وجہ سے پھر دنیا کا امن بھی تباہ ہو رہا ہے۔ ایسے لوگ جن کا نہ خدا پر یقین ہے، نہ مذہب پر اخباروں میں اسلام کے بارے میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمسخرانہ رنگ میں یا کسی بھی طرح کوئی بات لکھ دیں گے یا خاکے بنا دیں گے اور پھر مسلمانوں کے ردّ عمل کی وجہ سے جو بیشک اسلامی تعلیم کے مطابق غلط ردّ عمل ہی ہو، معاشرے کا امن برباد ہوتا ہے۔ اب ان لکھنے والوں یا خاکے بنانے والوں سے کوئی پوچھے کہ تم نے کہاں سے اور کتنا اسلام کا مطالعہ کیا ہے جو تم اسلام پر اعتراض کر رہے ہو۔ جو بانیٔ اسلام اور قرآن کریم پر اعتراض کرتے ہو یا استہزاء کرتے ہو۔ یہ کونسا انصاف اور کون سا عدل ہے۔ ویسے تو ان کے بڑے دعوے ہیں۔ مسلمانوں پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے عمل بھی تو دیکھیں۔ اگر چند گروہوں یا لوگوں کا اسلام کے نام پر غلط رویّہ ہے تو کیا غیر مسلموں کو یہ حق مل جاتا ہے کہ وہ ان تمام مسلمانوں کے اور ہم احمدی جو اسلام کی امن پسندی اور عدل پر مبنی تعلیم کا پرچار کرتے ہیں ہمارے دل بھی زخمی کریں صرف اس لئے کہ اس وقت مسلمانوں کی اکثریت یا ایشیائی ہے یا افریقی ممالک میں ہے۔

پس دنیا کے امن کے لئے ہمیں تو یہ انصاف پر مبنی تعلیم قرآن کریم نے دی ہے کہ نہ کسی پر قومی تمسخر کرنا ہے، نہ مذہبی تمسخر کرنا ہے، نہ بلا وجہ ایک دوسرے پر عیب لگانے ہیں، نہ کسی کے نام اور کردار کو بگاڑنے کی کوشش کرنی ہے۔ قرآن کریم تو ان جھگڑوں کو ختم کرنے اور امن کے قائم کرنے کے لئے یہاں تک کہتا ہے کہ بتوں کو پوجنے والوں کے بتوں کو بھی برا نہ کہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عدل سے بڑھ کر احسان کی کیا مثالیں قائم فرمائیں۔ ایک صحابی ایک یہودی کے یہ کہنے پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ سے افضل ہیں اور اس بات پر اس یہودی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت لے کر آنا کہ میرے جذبات کو ٹھیس لگی ہے اور آپؐ کا اس پر یہ ردّ عمل دکھانا کہ صحابی کو بلایا اور فرمایا کہ کیونکہ یہ کہتے ہیں ہمارے جذبات کو ٹھیس لگی ہے یا اس کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے، ان کو تکلیف پہنچتی ہے اس لئے ان یہودیوں کے سامنے مجھے موسیٰ سے افضل نہ کہو۔ باوجود اس حقیقت کے کہ حضرت موسیٰ پر آپ کو فضیلت ہے۔

(بخاری کتاب الخصومات باب ما یذکر فی الاشخاص والخصومة بین المسلم و الیهود، حدیث 2411)

پس یہ عمل ہیں جو عدل سے بڑھ کر احسان کے نمونے دکھاتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ دنیا کا امن برباد نہ ہو۔ فسادوں کو ہوا دینے کی بجائے فسادوں کو دبایا جائے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا وہ اعلیٰ معیار ہے جو احسان کرتے ہوئے امن اور سلامتی کو یقینی بناتا ہے۔ لیکن جن کی اٹھان ہی اس تربیت کے ساتھ ہو رہی ہو کہ تمہاری آزادی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ آزادیٔ رائے اور آزادیٔ اظہار کو انسانوں نے غلط معنی پہنا کر دنیا کا امن برباد کر دیا ہوا ہے۔ جب کہو کہ کسی کا تمسخر یا کسی کے بزرگ کا تمسخر اڑا کر یا کسی کے پیارے کا تمسخر اڑا کر تم دنیا میں فساد پیدا کرتے ہو تو کہہ دیتے ہیں کہ برداشت ہونی چاہئے۔ حالانکہ ان کے اپنے بعض ایسے قوانین ہیں جو یہ روکتے ہیں کہ فلاں کام نہیں کرنا۔ اس وقت ان کی برداشت کہاں جاتی ہے۔ اور کہہ دیتے ہیں تم برداشت کرو ہم تو اس طرح ہی کرتے رہیں گے۔ بعض جگہ سکولوں میں استاد یہ کہتے ہیں کہ مسلمان بچوں کے سامنے ان کے دین کا مذاق اڑایا جائے یا بچوں کو کہہ دیتے ہیں کہ ان کا مذاق اڑاؤ اور ان کے دین کو برا کہو یا ایسے رنگ میں بات کرو جو مسلمان بچے کو بری لگے اور اگر مسلمان اس پر ردّ عمل دکھائے تو کہو کہ یہ شدت پسند ہے۔

پس ماحول کو ٹھیک کرنے کے لئے دونوں فریقوں کو کوشش کرنی ہوگی۔ مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے فتنہ اور فساد کو روکنے کے لئے عدل سے بڑھ کر احسان کرنا ہوگا اور غیر مسلموں کو، مقتدر لوگوں کو، حکومتوں کو کم از کم عدل کے معیار قائم کرنے ہوں گے تب دنیا سے فساد مٹ سکتے ہیں اور یہ جھگڑے جو ہیں اور جذبات کو انگیخت کرنے کی باتیں جو ہیں یہ اب چھوٹے جھگڑے جو تھے یہ بین الاقوامی جھگڑوں کی صورت میں بدلتے جا رہے ہیں۔ پہلے جب میں کہتا تھا کہ اس قسم کی باتیں اور عدل سے ہٹے ہوئے رویے جنگ کی طرف لے جا رہے ہیں اور کوئی بعید نہیں کہ ایٹمی جنگ کی طرف بھی لے جا سکتے ہیں تو ان کے اکثر حکومتی سربراہ اور تجزیہ نگار اور سیاستدان کہا کرتے تھے، آج بھی انہوں نے اظہار کیا کہ بڑی دُور کی کوڑیاں ملا رہا ہے، بڑی مایوس قسم کی باتیں کرتا ہے، ایسی بھی کوئی آفت نہیں آئی ہوئی کہ جنگ ہو جائے۔ اور اب خود یہ لوگ بیان دینے لگ گئے ہیں کہ ایٹمی جنگ ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ لیڈر کہتے ہیں کہ اگر ضرورت پڑی تو ہم سرخ بٹن دبا دیں گے۔ یعنی ایٹمی حملہ شروع ہو سکتا ہے۔

لکھنے والوں کی مثال دیتا ہوں۔ ایک صاحب ہیں ولیم جے پیری، جو کلنٹن حکومت میں ڈیفنس سیکرٹری ہوتے تھے انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے 'اے سٹارک نیوکلیئر وارننگ' جس میں وہ لکھتے ہیں کہ آج ایٹمی تباہی کا خطرہ اس سے بہت بڑھ کر ہے جو 'کولڈ وار' کے دوران تھا اور لوگوں کی اکثریت خوش فہمی میں پڑی ہوئی اس خطرے سے بے خبر ہے۔

اسی طرح نیویارک ٹائمز نے بھی لکھا اور اس طرح کے بہت سے تجزیہ نگار ایسی خبریں دینے لگ گئے ہیں۔ بہر حال یہ تو ظاہر ہے کہ جس خوش فہمی میں دنیا پہلے پڑی ہوئی تھی اب ان کو نظر آنا شروع ہو گیا ہے کہ خطرے کی گھنٹیاں بجنی شروع ہو گئی ہیں۔ اگر مسلمان ممالک اس کی وجہ بن رہے ہیں تو یہ بھی اسلام کے احکامات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے اور بڑی طاقتیں اس امن کو برباد کرنے کی وجہ بن رہی ہیں۔ اگر بڑی طاقتیں عدل سے کام لیں تو یہ حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔

قرآن کریم دنیا کی حکومتوں اور قوموں کے جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے کیسی عادلانہ اور منصفانہ تعلیم دیتا ہے۔ آجکل بین الاقوامی جھگڑوں کو ختم کرنے کیلئے یہی تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَهُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰىهُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ۝ (الحجرات:10) اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

یہاں بیشک مومنوں کو مخاطب کر کے بات کی گئی ہے لیکن جو باتیں ہیں ہر عقلمند کہے گا کہ ایسی باتیں ہیں جو یقیناً انصاف پر قائم رہتے ہوئے امن کی ضمانت بن جاتی ہیں اور اگر مسلمان عقل کریں تو اس پر چل کر دنیا کے سامنے نمونہ بن جائیں۔ یقیناً یہ نمونہ دنیا کو امن کی طرف کھینچنے والا ہوگا۔ اگر کوئی ملک لڑے اور اصلاح کے باوجود اثر نہ ہو تو پھر صرف دکھاوے کے لئے ریزولیوشنز اور نصیحتیں کام نہیں آتیں بلکہ فرمایا کہ سب مل کر جو قوم زیادتی کر رہی ہے اس کے خلاف لڑو اور جب امن قائم ہو جائے، صلح ہو جائے پھر بہانے تلاش کرتے ہوئے پابندیاں نہ لگاؤ۔ بعض حقوق سے دوسروں کو محروم نہ کرو بلکہ قائم کرو۔ اب ہو کیا رہا ہے۔ اس کے بالکل الٹ۔ گزشتہ دنوں خبر تھی کہ مغربی ممالک نے کئی بلینز ڈالر کا اسلحہ سعودی عرب کو بیچا ہے۔ یہاں ایک انگریز بھی لکھنے والے ہیں، میرا خیال ہے سیاستدان ہی ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ یہ جو (اسلحہ) بیچا گیا ہے یمن کے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔ اگر اس میں سے بہت کم رقم سعودی عرب یمن کی ترقی کے لئے خرچ کرتا تو جنگ بھی نہ ہوتی اور تباہی بھی نہ ہوتی۔ تو اس طرح باقی ملکوں اور جگہوں کا حال ہے۔ اگر مسلمان ممالک عدل پر قائم رہتے ہوئے اس طرح امن قائم کرنے کی کوشش کریں جس طرح اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اور ترقی یافتہ ممالک عدل سے کام لیتے ہوئے اسلحہ بیچ کر اپنا فائدہ اٹھانے کی بجائے امن کے قیام کی کوشش کرتے تو آج کل کی جو بھیانک صورتحال ہے جس کا تجزیہ نگار نقشہ کھینچ رہے ہیں وہ اس سے بالکل مختلف ہوتی۔ لیکن ذاتی مفادات نے ہر ایک کو اندھا کر دیا ہے اور یہی کچھ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے کہ یا تو انصاف نہ کرتے ہوئے ہاری ہوئی قوم کو سزائیں دو یا انصاف کے خلاف چلتے ہوئے اپنی مرضی کے سربراہوں اور حکومتوں کی مدد کرتے رہو۔ جنگ عظیم دوم کے بعد سے یہی کچھ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے تیسری جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے۔ پس اگر اس سے بھی بچنا ہے تو وہ طریق اختیار کرنا ہوگا جو اسلام ہمیں بتاتا ہے، جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے عدل سے بڑھ کر احسان اور پھر ایتائ ذی القربیٰ کے نمونے دکھاتا ہے۔

پس یہ ہے قرآن کریم کی تعلیم۔ یہ ہے اسلام کی تعلیم۔ جو مسلمان ہو کر اس پر عمل نہیں کرتا یہ اس کا قصور ہے، نہ کہ تعلیم کا۔ یہ بات بہر حال یقینی ہے کہ جب بھی دنیا میں امن قائم ہوگا اس تعلیم پر عمل کرنے والوں کے ذریعہ سے ہی ہوگا۔ دنیاداروں کی کوئی کوشش اور کوئی نظام دائمی اور انصاف کے معیاروں کو چھونے والا عدل قائم نہیں کر سکتا۔ ہمارے جو وسائل اور طاقت ہے اس کو استعمال کرتے ہوئے ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ کس طرح اسلام کی صحیح تعلیم کا عمل ہے جس سے تم بھی فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو عقل بھی عطا کرے۔

اللہ کرے کہ اب جلسے کے بعد آپ لوگ خیریت سے بحفاظت اپنے اپنے گھروں کو جائیں اور وہاں بھی ہمیشہ خیریت سے رہیں۔ ہر شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ آپ سب کو محفوظ رکھے اور یہاں سے جو باتیں آپ نے سیکھی ہیں ہمیشہ ان پر عمل کرنے والے بھی ہوں، ان کو زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں۔ اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ آمین۔ اب دعا کرلیں۔ دعا۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 10 فروری 2017)

۞...۞...۞

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

کلامُ الامام

''کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو
بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔''
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ
اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

★ جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں مورخہ 13 دسمبر 2016 کو مکرم مجیب احمد سندی صاحب صدر جماعت ساونت واڑی کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سکندر احمد سندی صاحب زعیم انصار اللہ نے کی۔ مکرم عطاء السلام صاحب سیکرٹری مال تحریک جدید نے ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا منظوم کلام ''بدرگاہِ ذی شان خیر الانام'' خوش الحانی سے سُنایا۔ بعدہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم سید اظہر انور صاحب نے کی اور دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر عبد الشکور صاحب نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیزم محفوظ احمد سندی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ پڑھ کر سُنایا۔ خاکسار نے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا پس منظر بیان کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبد الستار، مربی سلسلہ ساونت واڑی وگووا)

★ جماعت احمدیہ محبوب نگر میں مورخہ 13 دسمبر 2016 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ خاکسار نے ''آنحضور ﷺ کے مقام عبودیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں بھی جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نذیر احمد صاحب نے کی۔ مکرم شجاعت احمد احسن صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم بشیر احمد طاہر صاحب، مکرم مولانا نصیر احمد خادم صاحب اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ جماعت احمدیہ وڈمان میں بھی جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت اور نعت کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ (طیب خان، مبلغ انچارج محبوب نگر تلنگانہ)

★ جماعت احمدیہ شاہ پور ضلع یادگیر کرناٹک میں مورخہ 12 دسمبر 2016 کو مکرم عبد الغفور صاحب صدر جماعت شاہ پور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نعت عزیزم سرفراز احمد لاڈجی، ہاشم احمد، عبد المالک کاشف اور محمد اکبر نے خوش الحانی سے پڑھی۔ خاکسار نے آنحضورؐ کی سیرت پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ایم مقبول احمد مبلغ سلسلہ شاہ پور، یادگیر)

★ جماعت احمدیہ فرشا کندی میں مورخہ 14 دسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد خاکسار نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔

★ جماعت احمدیہ اوکھرا باری، ویسٹ گارو ہل میں مورخہ 13 دسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت ونعت کے بعد مکرم افضال الحق صاحب اور مکرم عزیز الحق صاحب نے آنحضور ﷺ کی سیرت پر تقریر کی۔

★ جماعت احمدیہ بھورار بھیٹا، ویسٹ گارو ہلز میگھالیہ میں مورخہ 12 دسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد مکرم ظل الرحمن صاحب نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ (بانس علی، مبلغ انچارج ویسٹ گارو ہلز، میگھالیہ)

★ جماعت احمدیہ کولکاتا میں مورخہ 18 دسمبر 2016 کو مکرم ظفر احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ضیاء الحق صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ مکرم طاہر احمد بانی صاحب نے نعت پڑھی۔ بعد ازاں مکرم اقبال کریم صاحب، مکرم ناصر محمود صاحب اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(داؤد احمد خان، سیکرٹری اصلاح وارشاد کلکتہ)

★ جماعت احمدیہ مالا پورم کی 9 جماعتوں میں مورخہ 12، 13 دسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ پتا پورم کے جلسہ سیرت النبیؐ میں علاوہ مسلم مقررین کے غیر مسلم دوستوں نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ جماعت احمدیہ پندل منا میں مسجد کے علاوہ پبلک پلیس میں بھی ایک جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا جہاں تقریباً 50 لوگوں نے تقریر سنی۔ (غلام احمد اسمٰعیل مربی سلسلہ)

★ جماعت احمدیہ نارتھ بالکوری میں مورخہ 17 دسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبد البارق احمد صاحب نے کی۔ نعت مکرم رفیق احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم عبد البارق احمد صاحب نے ''آنحضور ﷺ کے پاکیزہ سوانح'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب مکرم یوسف علی صاحب نے کیا اور دعا کروائی۔

★ جماعت احمدیہ مندیر میں مورخہ 16 دسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم الماس علی صاحب نے کی۔ نعت مکرم رقیب الحسین صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شیخ عبد الجلیل صاحب نے حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب مکرم بلائت حسین صاحب نے کیا اور دعا کروائی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ تپا جولی، بارپٹہ جوتی، گروئی ماری، ملی جولی، بگوری گوری اور کھولہ بندہ میں بھی جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ (ضیاء الرحمن، مبلغ انچارج)

★ جماعت احمدیہ نزار بھیٹا میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ مکرم عبد الاوّل ملّا صاحب، مکرم عبد الحق صاحب، مکرم امان علی صاحب اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ 500 سے زائد افراد نے جلسے میں شرکت کی۔ (رحیم بادشاہ، مبلغ انچارج بون گائی گاؤں آسام)

★ جماعت احمدیہ منجیری میں مورخہ 13 دسمبر 2016 کو مکرم پی پی حسن کویا صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید ھائی تنگل صاحب نے کی۔ مکرم طٰہٰ صاحب صدر جماعت منجیری نے افتتاحی تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم محمد اشرف صاحب، مکرم نصیر الدین صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (کے وائی شمس الدین، معلم سلسلہ منجیری، مالا پورم کیرالہ)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8121: میں فہیمہ صالحہ سلیم زوجہ مکرم شہزادہ احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، خانہ داری، عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن سعودی عرب مستقل پتا بیت المحمود کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 ستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے زیور طلائی: 200 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 100SR ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شاہ الحمید فیصل   الامۃ: فہیمہ صالحہ سلیم   گواہ: ضیا احمد خان

مسل نمبر 8122: میں بشیر الدین محمود احمد ولد مکرم یو کے عبد الشفیع صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ کاروبار، عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن سعودی عرب مستقل پتا بیت سرور باپو جی نگر تھرڈ کراس، شموگہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 ستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار 1800 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شاہ الحمید فیصل   العبد: بشیر الدین محمود احمد   گواہ: ضیا احمد خان

مسل نمبر 8123: میں جاوید احمد ولد مکرم بشیر الدین محمود احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن سعودی عرب مستقل پتا بیت سرور باپو جی نگر تھرڈ کراس، شموگہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 ستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3000 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۰ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شاہ الحمید فیصل   العبد: بشیر الدین محمود احمد   گواہ: ضیا احمد خان

مسل نمبر 8124: میں عمر عبد الرشید چکوڑی ولد مکرم بشیر احمد چکوڑی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن سعودی عرب مستقل پتا 2/2995، کھوڈے بازار، بیلگام کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5787 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیر الدین محمود احمد   العبد: عمر عبد الرشید چکوڑی   گواہ: جاوید احمد

مسل نمبر 8125: میں نجم الھدیٰ بنت مکرم قمر الھدیٰ صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ کاروبار، عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن پوسٹ سملیہ، تھانہ راتو، ضلع رانچی جھارکھنڈ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 ستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شکور عالم مبلغ سلسلہ   الامۃ: نجم الھدیٰ   گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 8126: میں غلام احمد ریاض ولد مکرم غلام احمد چاند صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن چنتہ کنٹہ، محبوب نگر، تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7؍دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان تقریباً ایک صد گز جس کی قیمت تقریباً ڈھائی لاکھ روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمال احمد شریعت خان　　العبد: غلام احمد ریاض　　گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 8127: میں آر۔ امۃ المتین زوجہ مکرم ایس۔ ایس۔ ایچ محمد لیبائی صاحب، قوم احمدی مسلمان، خانہ داری، عمر 59 سال پیدائشی احمدی، ساکن 295 ترونل نگر ترونل، ویلی 7 مستقل پتا 2/406 پی اینڈ ٹی کالونی، 4rth سٹریٹ، 3rd mile، ٹوٹی کورین، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26؍نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) ٹوٹی کورین میں ایک رہائشی گھر جسکی قیمت تقریباً 40 لاکھ روپے ہے۔ (2) سینگولم گاؤں میں ایک پلاٹ قیمت سوا لاکھ روپے۔ (3) قادیان ننگل میں ایک پلاٹ قیمت 3.6 لاکھ روپے۔ (4) زیور طلائی 166 گرام۔ میرا گزارہ آمد از پینشن ماہوار 18000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم یوسف احمد　　الامۃ: آر۔ امۃ المتین　　گواہ: ایس۔ ایس۔ ایچ محمد لیبائی

مسل نمبر 8128: میں ایس۔ ایس۔ ایچ محمد لیبائی ولد مکرم ایس۔ ایس۔ ایم حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان، عمر 62 سال، تاریخ بیعت 1976 ساکن 295 ترونل نگر ترونل ویلی 7 مستقل پتا 2/406 پی اینڈ ٹی کالونی، 4rth سٹریٹ، 3rd mile، ٹوٹی کورین، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16؍نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 4.4 سینٹ زمین جس میں آٹھ سو سکوائر فٹ کا رہائشی مکان ہے، قیمت اندازاً 23 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 41000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم یونس احمد　　العبد: ایس۔ ایس۔ ایچ محمد لیبائی　　گواہ: محمود احمد

مسل نمبر 8129: میں ناظمہ کلیم زوجہ مکرم ایم کلیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن سورب ضلع شموگہ، صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1؍دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی آدھا تولہ۔ حق مہر 21000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد　　الامۃ: ناظمہ کلیم　　گواہ: کلیم احمد

مسل نمبر 8130: میں نور الدین دیّا ولد مکرم صدیق صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 23 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن حلقہ دارالفضل قادیان، ضلع گورداس پور، پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6؍دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 250 مربع گز زمین مع مکان بمقام جیند ہریانہ۔ یہ زمین دو بھائیوں میں مشترک ہے قیمت اندازاً 3 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: محمد انور احمد　　العبد: نور الدین دیّا　　گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8131: میں شیخ ادریس ولد مکرم شیخ اسرائیل صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن بیتیا بہار، مستقل پتا محمود آباد، کیرنگ، اُڈیشہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1؍جنوری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 7852 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر الدین　　العبد: شیخ ادریس　　گواہ: اختر الدین خان

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جنوری 2017 بروز بدھ نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ نسرین کوثر رحمٰن صاحبہ (اہلیہ مکرم حبیب الرحمٰن صاحب ہونسلو، ساؤتھ یوکے) 22 جنوری 2017ء کو 61 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت نیک، دیندار، صابرہ و شاکرہ، اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ ذاتی ضروریات پر جماعتی کاموں کو ہمیشہ ترجیح دیتیں۔ اپنے بچوں کی تربیت کا بھی خیال رکھتیں اور علاقہ کے دوسرے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے باقاعدہ سفر کر کے کلاسیں لینے جایا کرتی تھیں۔ خلافت سے اخلاص ووفا کا گہرا تعلق تھا اور واقفین زندگی کا بہت احترام کرتی تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1) **مکرم رشید احمد صاحب (آف افغانستان)** 10 جنوری 2017ء کو 53 سال کی عمر میں اچانک ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ تقریباً تین سال سے خادم مسجد کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ شعبہ ضیافت میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ امانتداری اور صداقت آپکے نمایاں اوصاف تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم رسول محمد صاحب (صدر جماعت) کے بہنوئی تھے۔

2) **مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری اعجاز احمد بسرا صاحب۔ ٹورانٹو، کینیڈا)** 11 دسمبر 2016ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 67 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے پاس کوئی تنظیمی عہدہ تو نہیں تھا لیکن پھر بھی آپ ہمیشہ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتی تھیں۔ خلافت کی سچی مطیع، ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، خاموش طبع، خدمت گذار، بہت نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

3) **مکرم عبدالسلام ٹاک صاحب (سرینگر، کشمیر)** 27 دسمبر 2016ء کو 96 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ مرحوم کے والد حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب آف یاری پورہ، کشمیر کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1906ء میں بیعت کی۔ بچپن میں ہی والد صاحب کی وفات ہوگئی لیکن نامساعد حالات کے باوجود انہوں نے اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ کچھ عرصہ برٹش انڈین آرمی میں بھی رہے۔ آپ نے لمبا عرصہ بطور امیر اور زونل امیر سری نگر خدمت کی توفیق پائی۔ سب کے ساتھ بہت شفقت اور پیار کے ساتھ پیش آتے۔ مرحوم بہت سادہ اور عاجز شخصیت کے مالک تھے اور ہر ایک میں خوبیاں تلاش کیا کرتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ باقاعدگی سے تہجد ادا کرتے۔ آپ کو قرآن مجید کے کشمیری ترجمہ میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت بھی پائی۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

4) **مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب (آف منگورہ سوات، حال تلونڈی بھنڈراں ضلع نارووال)** 13؍اکتوبر 2016 کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو مسلسل 24 سال صدر جماعت سوات کے طور پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ بہت مخلص احمدی تھے۔ خدمت خلق کے کاموں میں اور مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ بڑی ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔ 1998 میں جماعتی مقدمات کا بھی سامنا رہا جن کا ثابت قدمی سے مقابلہ کیا۔

5) **مکرمہ محمد بیوی صاحبہ (اہلیہ مکرم عمر حیات صاحب آف ادرحماں ضلع سرگودھا)** 24؍اگست 2016ء کو 48 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نہایت سادہ مزاج اور اچھے اخلاق کی مالک، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے نمازیں ادا کرتی تھیں اور خلافت کے ساتھ بہت گہرا محبت کا تعلق تھا۔

6) **مکرمہ محمودہ ریاض صاحبہ (اہلیہ مکرم سید ریاض احمد ناصر صاحب، سرگودھا)** 15 مارچ 2016ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ موصوفہ کے دادا مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی اور نانا مکرم ڈاکٹر مرزا احمد افضل بیگ صاحب آف لائل پور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ نمازوں کی پابند، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی اور کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والی نیک مخلص خاتون تھیں۔

7) **مکرمہ فرحت جبین صاحبہ (اہلیہ مکرم سعید احمد وسیم صاحب، دارالنصر وسطی ربوہ)** 31 جولائی 2016ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کی پابند، جماعتی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے والی، غرباء سے ہمدردی اور حسن سلوک رکھنے والی بہت مخلص خاتون تھیں۔ چِپ بورڈ فیکٹری جہلم میں بطور نائب صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔

8) **مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب۔ دارالصدر غربی ربوہ)** 5 دسمبر 2015ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ جماعتی خدمات اور مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

9) **مکرمہ زاہدہ سلطانہ ہاشمی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد اکرم خانصاحب، دارالصدر شرقی ربوہ)** 12 ستمبر 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ فضل عمر اسکول کی ریٹائرڈ ٹیچر تھیں۔ بیماری میں بڑے صبر اور حوصلہ سے زندگی گزاری۔ آپ کے خاوند سلسلہ کے پرانے کارکنوں میں سے ہیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

10) **عزیزم حمدان محسن (ابن مکرم محسن بشیر صاحب۔ ساکن بیت التوحید، نظر محلہ، لاڑکانہ)** نومولود 15؍اکتوبر 2016ء کو پیدائش کے 2 دن بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نومولود کے والد قائد مجلس لاڑکانہ شہر اور نائب قائد ضلع رہ چکے ہیں۔ ان کا سارا خاندان ہمیشہ سلسلہ کی خدمت میں پیش پیش رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 1

آ جائیں تو اکسیر ہے۔

پس استغفار بھی دعا ہی ہے اور جب انسان اپنے گناہوں سے اور اپنی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے دعا کرتا ہے تو ایک رقت اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ صرف منہ سے استغفر اللہ استغفر اللہ کہنے اور توجہ اللہ تعالیٰ کی بجائے کہیں اور رہنے سے مقصد پورا نہیں ہوتا۔ پس اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور صدقات کو جو بے چینی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قبول کرتا ہے اور جب بندہ یہ عہد بھی کرتا ہے کہ آئندہ میں اپنی کمزوریوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کا رحم جذب کرنے کی کوشش کرے تو پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہمیں یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ میرے بندوں کو بتا دو کہ اگر میرا بندہ میری طرف ایک قدم چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دو قدم چل کر آتا ہوں اگر میرا بندہ تیز چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کے رحم کی کوئی انتہا نہیں۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کا حال جانتا ہے اس لئے ہمارے دکھاوے کے عمل اس کے ہاں قبول نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ تو اس قدر مہربان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اتنی کشائش نہ رکھتے ہوں کہ صدقہ دے سکیں تو معروف باتوں پر عمل کرنا اور بری باتوں سے رُکنا ہی ان کو صدقہ کا ثواب دے دے گا۔

پس مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی عبادتوں اور اپنی دعاؤں کو خالص کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں استغفار پر زور دیں صدقہ اور خیرات کی طرف توجہ کریں۔ استغفار کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بدثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوۃ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے۔ گناہ ہم سے سرزد ہی نہ ہوں اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں۔ فرمایا کہ یہ وقت بڑے خوف کا ہے اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات وخیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزولِ عذاب۔ مگر جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا۔ پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی تو یہ چھوٹی سی مشکلات ہیں لیکن جس طرف دنیا جا رہی ہے، جس طرح انسان بے لگام ہو رہا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے سامان ہو رہے ہیں، تو انسان اس تباہی کی طرف جا رہا ہے جو انسان کے اپنے ہاتھوں سے ہونی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو بھڑکا رہی ہے یہ دنیا۔ پس ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والوں کا یہ کام ہے کہ جہاں ہم اپنے آپ کو بد اثرات سے بچانے کے لئے توبہ اور استغفار پر زور دیں وہاں عمومی طور پر بھی دنیا کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: دعا بہت بڑی سِپر، کامیابی کے لئے ہے۔ یونس کی قوم گریہ وزاری اور دعا کے سبب آنے والے عذاب سے بچ گئی۔ اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ رونا دھونا اور صدقات فردِ قرار دادِ جرم کو بھی ردّی کر دیتے ہیں۔ علم تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے اس لئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے۔ انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق و ثبات دکھاتا ہے۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل و قال سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے۔ فرمایا کہ صدقہ اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جیسے درختوں اور کھیتوں کو اگر پورا پانی نہ دیا جائے تو وہ پھل نہیں لاتے اسی طرح جب تک نیکی کا پانی دل کو نہ دیا جائے تو وہ بھی انسان کے لئے کسی کام کا نہیں ہوتا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: گھروں میں نیکیوں کے ذکر چلتے رہنے چاہئیں تا کہ دعاؤں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی رہے استغفار کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی رہے باقی نیک اعمال کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی رہے اور یہی پانی ہے جس سے نیکی کا پودا پروان چڑھتا ہے، ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے عبادتوں کی پابندی جہاں ضروری ہے وہاں ہر قسم کے ظلم و زیادتی سے بچنا بھی ضروری ہے اور لوگوں کے کام آنا بھی ضروری ہے۔ گھروں میں بجائے زیادہ وقت دُنیاوی شغلوں میں گزارنے کے نیکی کی باتیں کرنے کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ ایسی مجلسوں سے بچنے کی ضرورت ہے جہاں صرف ہنسی ٹھٹھہ ہو رہا ہو۔ دوسروں کا مذاق اڑایا جا رہا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا: تمام مذاہب کے درمیان یہ امر متفق ہے کہ صدقہ وخیرات کے ساتھ بلا ٹل جاتی ہے اور بلا کے آنے کے متعلق خدا تعالیٰ پہلے سے خبر دے تو وہ وعید کی پیشگوئی ہے۔ پس صدقہ وخیرات سے اور توبہ کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے وعید کی پیشگوئی بھی ٹل سکتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جب فرماتا ہے کہ میں صدقات قبول کرتا ہوں تو وہ ایسی صورت میں بھی قبول کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے جس کے بارے میں وہ بعض اوقات اپنے انبیاء اور فرستادوں کے ذریعہ سے بتا بھی دیتا ہے کہ ایسا ہوگا۔ انذار کی پیشگوئی بھی ہو جاتی ہے جیسا کہ یونس کی قوم کے بارے میں تھا اور اس کی قوم دعا اور صدقہ اور رونے دھونے سے بچ گئی اور جو تباہی کی پیشگوئی تھی وہ ٹل گئی۔ پس جب انبیاء کی پیشگوئیاں بھی صدقہ وخیرات سے ٹل سکتی ہیں، تو پھر جو مشکلات انسان کے اپنے عملوں کے نتیجہ میں سامنے آتی ہیں خدا تعالیٰ کو بھولنے کے نتیجہ میں سامنے آتی ہیں وہ کیوں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے، استغفار اور توبہ کرنے سے، اور صدقات کرنے سے، نہیں ٹل سکتیں۔ یقیناً ٹل سکتی ہیں بشرطیکہ ہمارا رونا دھونا دُعا کرنا صدقات کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ صدقہ خدا تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور برائی کی موت کو دُور کرتا ہے پھر فرمایا کہ صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی توفیق ہو۔ پس ان باتوں کو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ دل سے نکلی ہوئی استغفار آئندہ گناہوں سے بھی بچاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے رحم کو بھی جوش میں لاتی ہے اور اس کا قرب بھی دلاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا: اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہے اس میں سب سے زیادہ اس سے عافیت طلب کرنا اُسے محبوب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا اس ابتلاء کے مقابلے پر جو آ چکا ہو، اس کے مقابلے پر جو ابھی نہ آیا ہو نفع دیتی ہے۔ فرمایا: اَے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دُعا کرنے کو اختیار کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یاد رکھو غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ یہ گناہ زہریلہ اور قاتل ہوتا ہے توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ جس نے سچی توبہ کی، استغفار کیا، اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگی، آئندہ گناہوں سے بچنے کا عہد کیا، اس طرح ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ دعا کی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے ہوں۔ استغفار کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اپنے پچھلے گناہوں کی بخشش اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے طلب کرنے والے ہوں۔ اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا عہد کر کے پھر اس کی بھرپور کوشش کرنے والے ہوں۔ بلاؤں کو دُور کرنے کے لئے ایسے صدقات ادا کرنے والے ہوں جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے۔ دشمن اور ہر مخالف کے ہر حملے سے ہمیں محفوظ رکھے اور ان کے حملے ان پر الٹائے۔ ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ کے اُن بندوں میں شمار ہوں جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے ہم وارث ہوں اور ان سے حصہ لینے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ سعدہ برتاوی صاحبہ کا ہے مری برتاوی صاحبہ کی اہلیہ ہیں۔ کوش عرب دمشق میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

......☆......☆......☆......

شکریہ احباب اور درخواست دُعا

خاکسار کی اہلیہ محترمہ طاہرہ اقبال صاحبہ کی وفات پر دُور و نزدیک سے بہت سے عزیزوں اور دوستوں نے زبانی اور بذریعہ خطوط وٹیلیفون ہمدردی وتعزیت کا اظہار کیا ہے۔ خاکسار ان سبھی کا اجتماعی طور پر شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعاؤں کی درخواست کرتا ہے۔ (مظفر احمد اقبال قادیان)

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

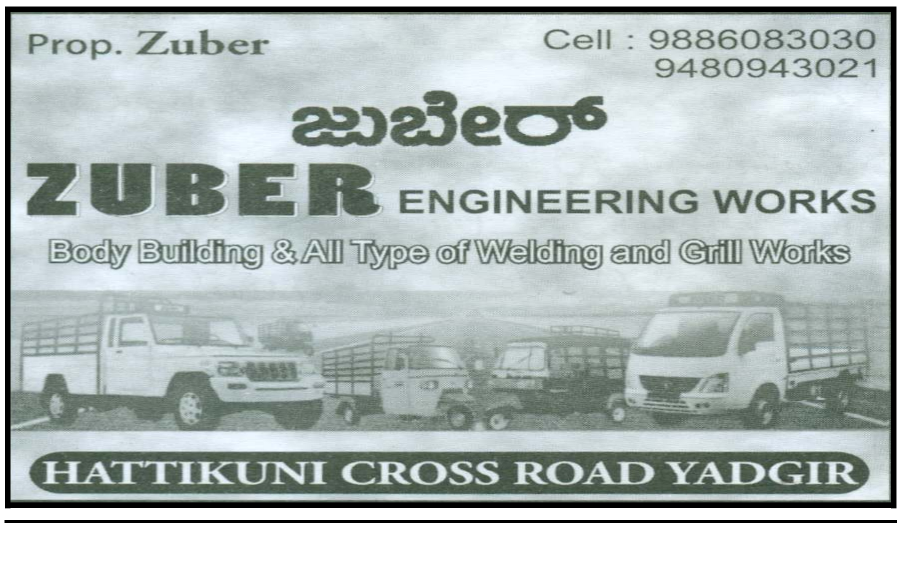

Satnam Singh Property Dealer
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 2 March 2017 Issue No. 9

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

اللہ تعالیٰ نے صرف اولاد کو ہی پابند نہیں کیا بلکہ باوجود ماں باپ کے اپنے بچوں کے لئے بیشمار حسن سلوک کے ماں باپ کو بھی پابند کیا ہے کہ ان پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کی ادائیگی انہیں عدل وانصاف اور احسان کرنے والا بناتی ہے

اللہ تعالیٰ کے قانون میں دخل اندازی اور اپنی لاعلمی اور رزق کے خوف سے اولاد کا قتل معاشرتی اور قومی تباہی کا باعث بنتا ہے

میاں بیوی کے تعلقات میں اور یتامیٰ اور مساکین کے ساتھ بھی عدل واحسان سے کام لینے کی اسلامی تعلیمات کا تذکرہ

اگر حقیقی عدل دنیا میں قائم کرنا ہے تو نسل پرستی کی ہر صورت کو ختم کرنا ہوگا۔ بیشک قومیں اور قبائل تو پہچان کیلئے ہیں اور رہیں گی لیکن اس بنیاد پر کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں ہوسکتی۔ اسلام نسلی امتیاز کی نفی اور خاتمے کا سب سے بڑا علمبردار ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھک کر اور اس کی بات مان کر ہی دنیا میں عدل وانصاف قائم کیا جاسکتا ہے۔ مسلمان بھی اگر خدا تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم پر چلیں گے تو انصاف اور امن قائم کرسکیں گے ورنہ اگر اس پر عمل نہیں کرتے اور ظلم وتعدی کے بازار گرم کرتے ہیں تو ان سے زیادہ گناہگار اور اپنے جرموں کی سزا بھگتنے والا اَور کوئی نہیں ہوگا۔

مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے فتنہ اور فساد کو روکنے کیلئے عدل سے بڑھ کر احسان کرنا ہوگا اور غیر مسلموں کو، مقتدر لوگوں کو، حکومتوں کو کم از کم عدل کے معیار قائم کرنے ہوں گے تب دنیا سے فساد مٹ سکتے ہیں قوموں سے قوموں کے معاملات میں عدل سے کام لینے کی اسلامی تعلیم پر عمل کے ذریعہ ہی عالمی امن قائم ہوسکتا ہے

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر 14 اگست 2016ء بروز اتوار سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں اختتامی خطاب

قسط 2 آخری

قرآن کریم میں اور بھی آیات ہیں جو والدین کے ساتھ حسن سلوک اور انکے حق ادا کرنے کی طرف اس بات کے حوالے سے توجہ دلاتی ہیں کہ والدین کے تمہارے پر بے شمار احسانات ہیں ان کو ادا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے بہت بڑا فضل نیک اور خیال رکھنے والی اولاد ہے۔ پس جب نسلوں میں یہ حسن سلوک جاری ہوجائے تو عدل و انصاف اور پیار ومحبت کا معاشرہ قائم ہوجاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے صرف اولاد کو ہی پابند نہیں کیا بلکہ باوجود ماں باپ کے اپنے بچوں کے لئے بیشمار حسن سلوک کے ماں باپ کو بھی پابند کیا ہے کہ ان پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کی ادائیگی انہیں عدل وانصاف اور احسان کرنے والا بناتی ہے۔ اس لئے اولاد کی پیدائش سے پہلے ہی اس دعا اور خواہش کی طرف توجہ دلائی کہ اے اللہ مجھے پاک اولاد بخش فرمایا رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً (آل عمران:39) پس پاک اولاد کی خواہش اس لئے ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والی ہو، نظام عدل کو قائم کرنے والی ہو، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والی ہو۔ دنیا کے فتنہ وفساد کو دور کرنے والی ہو۔

پھر اس پر بس نہیں بلکہ یہ دعا کرتے رہنے کی تلقین فرمائی کہ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ (الاحقاف:16) اور میری اولاد میں نیکی قائم کر۔ پس دعا کے ساتھ عملاً بھی اس ذمہ داری کو نبھانا ہے کہ اولاد کی نیکی اور اصلاح کی طرف توجہ رہے ورنہ وہ عدل اور احسان اور ایتائ ذی القربیٰ کا جو نظام اسلام قائم کرنا چاہتا ہے، جو حقوق کے مستقلاً قائم کرنے کی ضمانت ہے، لاگو نہیں ہوسکتا۔

اس حق کو جو اولاد کا والدین پر ہے کچھ تفصیل سے اس طرح ذکر فرمایا کہ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ (الانعام:141) یقینا بہت نقصان اٹھایا ان لوگوں نے جنہوں نے بیوقوفی سے بغیر کسی علم کے اپنی اولاد کو قتل کردیا اور انہوں نے اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہوئے اس کو حرام قرار دے دیا جو اللہ نے ان کو رزق عطا کیا تھا۔ یقینا یہ لوگ گمراہ ہوئے اور ہدایت پانے والے نہ ہوئے۔

پھر فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ (الانعام:152) کہ رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔

اب بتائیں کہ کیا کوئی ہے جو اولاد کو قتل کرتا ہے؟ ماں باپ تو اولاد کے لاڈ پیار میں بعض دفعہ اس حد تک غلو کرتے ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کے مقابلے پر بھی لے آتے ہیں۔ اس کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس لئے نیک اولاد اور صالح اولاد کی دعا بھی سکھادی۔

قتل اولاد سے مراد ایک تو یہ ہے اور والدین کے لئے بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت ہو اور وہ سب سے پہلے اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے والے ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ کو پہچانے بغیر، اس کی عبادت کا حق ادا کئے بغیر نہ ہی عدل قائم ہوسکتا ہے، نہ احسان کی طرف توجہ ہوسکتی ہے، نہ ایتائ ذی القربیٰ کا حق ادا ہوسکتا ہے۔ مسلمان کہلا کر بھی جو مسلمان غیر اسلامی افعال میں ملوّث ہیں یہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی نہ حقیقی پہچان انہوں نے کی ہے، نہ اس کی عبادت اور بندگی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ پس اولاد کی زندگی کے سامان والدین اس وقت کرتے ہیں جب انہیں حقیقی عبد بنانے کیلئے تربیت کرتے ہیں اور پھر ان کو معاشرے کے حق ادا کرنے والا بناتے ہیں۔ معاشرے کے امن وسکون کو قائم کرنے والا بناتے ہیں۔

پس یہ جو اسلام کے نام پر بلا وجہ قتل و غارت کر رہے ہیں اور خودکش حملے کرکے مر بھی رہے ہیں یہ بھی والدین کا بچوں کے معاملات میں عدم توجہگی اور عدم تربیت کا نتیجہ ہے۔ ماں باپ دولت کمانے کی دوڑ میں گھروں پر توجہ نہیں دیتے۔ عام دینی تربیت سے بھی بچے بے بہرہ ہیں۔ یہ سب قتل اولاد کے زمرہ میں آتا ہے۔

پھر جہاں اولاد کو حکم ہے کہ والدین کی خدمت کرو اس لئے کہ انہوں نے تمہیں بچپن میں پالا پوسا ہے تو اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ بیان فرمایا کہ باپ بچے کی خدمت کے لئے ماں کو آزاد کرتا ہے اور اس طرح باپ بھی ماں کی خدمت کی مہمات میں شامل ہوتا ہے تو اس میں یہ نکتہ بھی بیان ہوگیا کہ جو باپ اس حق کو ادا نہیں کر رہے اور گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ماؤں پر ہی ہر قسم کا بوجھ ڈالے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ماں باہر نوکری بھی کرتی ہے اور جو وقت میسر ہو اس میں بچے کو بھی پالتی ہے تو اس صورت میں باپ کا اپنی ذمہ داری ادا نہ کرنا اور اس وجہ سے ماں کا بچے کی طرف کم توجہ دینا باپ کی طرف سے بچے کے قتل کے مترادف ہے۔ پس بچوں کو چاقو چھری بندوق اور پستول سے کوئی قتل نہیں کرتا۔ ان کی تربیت کی طرف توجہ نہ دینا ان کے قتل کے برابر ہے۔

پھر اس زمانے میں حکومتوں کی پالیسیاں اور قانون بنانے والے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی عقل بڑی اعلیٰ مقام پر پہنچی ہوئی ہے اور بڑی اچھی قانون سازی کرسکتی ہے اور جو یہ قانون سازی کرلیں وہ وقت کا بہترین حل ہے اور اس وجہ سے یہ قانون بناتے ہیں اور اس پر بڑا زعم ہوتا ہے۔ انہوں نے اکثر ملکوں میں قانون بنایا کہ بچے زیادہ نہ پیدا ہوں اور اس کے بعض دفعہ ایسے بھیانک حالات سامنے آتے ہیں کہ حکومت کے خوف سے بچے کو پیدائش کے بعد بعض لوگوں نے قتل کردیا یا بچہ کو پیدائش سے پہلے ہی ضائع کروادیا۔ حکومتوں نے یہ پالیسی اس لئے بنائی کہ زیادہ بچے ان کی معیشت کی ترقی پر اثر انداز ہوں گے۔ لیکن بیس تیس سال گزرنے کے بعد انہی ملکوں نے یہ کہنا شروع کردیا ہے کہ یہ پالیسی غلط تھی کیونکہ عمریں بڑھنے اور موت کی شرح کم ہونے کی وجہ سے بوڑھوں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے اس لئے ہماری معیشت پر بوڑھوں کا بوجھ زیادہ ہوگیا ہے اور کام کرنے والوں کی کمی ہوگئی ہے۔ اس لئے اب ہمیں بچے پیدا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے ورنہ لیبر فورس کے لئے دوسروں کا مرہون منت ہونا پڑے گا۔

بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانون میں دخل اندازی اور اپنی لاعلمی اور رزق کے خوف سے اولاد کا قتل معاشرتی اور قومی تباہی کا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے بشرطیکہ تم اللہ تعالیٰ کے نظام عدل کے مطابق چلو۔ اس لئے وہ بھی جو دولت کمانے کے لئے اپنی اولاد کو نظر انداز کر رہے ہیں اور وہ بھی جو فیملی پلاننگ رزق کے خوف سے کر رہے ہیں ان کو سوچنا چاہئے۔

اور پھر اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے نظام عدل سے بغاوت کرتے ہوئے جو غیر فطری شادیوں کے قانون یہاں ان لوگوں نے بنالئے ہیں اب ہر ملک اس بات پر فخر کرتا ہے کہ ہم جنسوں کی شادیاں ہوسکتی ہیں یہ غیر فطری شادیاں ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کے اثرات ایک علیحدہ خوفناک نتیجہ ظاہر کریں گے تب ان کو پتا لگے گا۔ چند سالوں بعد اثرات ظاہر ہونا شروع ہوجائیں گے اور پھر یہ لوگ اپنا سر پیٹیں گے اور اس ذریعہ سے یہ نہ صرف ممکنہ اولاد قتل کر رہے ہیں بلکہ قومی تباہی کے سامان بھی کر رہے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اولاد سے سلوک میں بھی عدل کرو اور جو یہ عدل نہیں کرتے وہ دیکھ لیتے ہیں کہ بھائیوں بھائیوں اور بہنوں بہنوں میں والدین کے بعد رنجشیں پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہیں۔ ان کے بارے میں ہم یہ دیکھتے ہیں۔ خاص طور پر جب جائیداد کے معاملے میں انصاف نہ کیا گیا ہو۔ اس لئے روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد سے انصاف اور مساوات کا سلوک کرو۔

(صحیح مسلم کتاب الھبات باب کراھیۃ تفضیل بعض الاولاد فی الھبۃ، حدیث 4072)

ایک دفعہ جب ایک باپ نے اپنے ایک بیٹے کو اپنی ایک جائیداد ہبہ کرنی چاہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ گویا تم مجھے اس پر گواہ بنانا چاہتے ہو۔ میں ہرگز تمہارے اس ظلم کی حمایت

باقی خطاب حضور انور صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad